One second of latitude equals 30.78m
08
07
06
05
04
03
02
97
96
95
92
91
1142
1384
1404
1300
1041
1062
589
624
616
376
728
900
800
700
600
500
400
meh-ye

Marfat.com

2228

بسمہ تعالےٰ

تمہید

یہ مختصر کتاب کالج کے طلباء کی ضرورت کو مدِّنظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔ میرا خیال تھا کہ اس کو انگریزی کے قالب میں ڈھالتا تاکہ طلبا کو یہی باتیں زیادہ دلپذیر صورت میں بہتر رہتیں مگر بدیں وجہ باز رہا کہ اُردو میں لکھنے سے اگرچہ انگریزی کے شیفتہ آجکل کے جدّت پسند نوجوان اسکو اسی اہمیّت کی نظر سے نہ دیکھینگے جیسے وہ کسی کم مفید وکم مایہ انگریزی میں لکھی ہوئی کتاب کو دیکھتے ہیں۔ تاہم فقط مشرقی السنہ کے طالبعلموں کا فریق محروم تو نہ رہ جائیگا۔

سرسری ملاحظہ سے معلوم ہوگا کہ فارسی انشا پر اس طرز کی کوئی کتاب جہانتک مجھے علم ہے ابھی تک نہیں لکھی گئی۔ اس میں اگرچہ انگریزی سوابق کا کسی حدتک تتبع کیا گیا ہے۔ لیکن یہ کوشش کی گئی ہے کہ فارسیت کا انداز اپنی اصلی آب و تاب نہ کھو بیٹھے۔

ایران میں جو زبان آجکل مروج ہے وہ سعدی حافظ وغیرہم کی زبان سے بہت تفاوت رکھتی ہے نہ صرف اس لحاظ سے کہ یورپ کی مختلف السنہ کے متعدد الفاظ و اصطلاحات اسمیں سرایت کر گئے ہیں بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ بعض الفاظ کے سابقہ معانی میں قابل غور انقلاب واقع ہوچکا ہے گرامر میں بعض لازمی تبدیلیاں ہوگئی ہیں۔ اور کل کا کل انداز بیان کسی حدتک پلٹ گیا ہے۔ اس کتاب میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ اس نئے انداز کو حتی المقدور ترجیح دی جائے۔ مختلف تغیرات کو دوران کتاب میں حواشی کے ذریعے سے بوقت ضرورت جتلا دیا گیا ہے۔ اسی مقصود کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک فہرست جدید الفاظ محاورات اور اصطلاحات کی کتاب کے آخر میں لگادی گئی ہے۔ تاکہ متعلّم کو ترجمے میں مدد مل سکے۔

آخر میں مجھ کو اپنے اُستاد مولانا اصغر علی صاحب روحی پروفیسر اسلامیہ کالج کا شکریہ ادا کرنا ہے جنہوں نے مجھ کو کئی ایک لغزشوں پر مطلع فرماکر ممنون فرمایا۔ خدا ایسے ادب پرور فاضل کو حیات دراز ارزانی کرے۔ جن کی نسبت یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ ان کی معلومات زیادہ ہمہ گیر ہیں یا مذاق زیادہ سلیم۔

اور میں اپنے مکرم مہربان قاضی افضل حق صاحب ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج کا بھی تہِ دل سے مشکور ہوں۔ انکے ایما پر میں نے اسباق کی تعداد میں اور امثلہ مشقی میں کسیقدر اضافہ کیا ہے۔ اگرچہ "انگریزیت" کے عنصر کو باوجود فرمائش آنجناب کم نہ کرسکا۔ خاکسار کی رائے میں یہی امر اس کتاب کا مابہ الامتیاز ہے۔ محمد علم الدین لدھیانہ ۲۱ سنہ ۱۹ء

Marfat.com

دیباچہ دُوسرا ایڈیشن

الحمد للہ کہ یہ کتاب مفید ثابت ہوئی اور اس کے پبلشر شیخ مُبارک علی صاحب کو دُوسرے ایڈیشن کی فرمائش کرنی پڑی۔ اس ایڈیشن میں معتدبہ اضافات کئے گئے ہیں۔ جو کتاب کے حجم کو ثلث سے زیادہ بڑھا دیں گے۔ اور توقع ہے کہ متعلمین کا گروہ ان کو بنظر استحسان دیکھے گا۔

گورنمنٹ کالج لدھیانہ میں تین سال کام کرنیکے بعد مجھ کو تلخ تجربہ ہُوا کہ چونکہ میں نے عربی فارسی سے شغف پیدا کیا اور دُوسرے مضامین انگریزی، ہسٹری، علم الاقتصاد وغیرہ سے انحراف کیا۔ مجھ کو اپنے قدامت پسند انتخاب کا لازمی خمیازہ اٹھانا پڑے گا۔ چنانچہ مجھ کو یقین دلا دیا گیا کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ مجھ کو اور میرے ہم رُتبہ شرکائے کار کو پراونشل عہدۂ ملازمت میں بھی کبھی لینے کو تیار نہیں۔ اور ہم کو سررشتہ تعلیم کے اسفل ترین طبقہ میں ملازمت میں زندگی بسر کرنا ہے۔ تعلیمی شغل بہت محبوب ہے مگر نہ جب کہ پیٹ پر آرے چل رہے ہوں۔ بکراہت مجھ کو آل انڈیا امپیریل کسٹم سروس کے مقابلہ کے امتحان میں شریک ہونا پڑا اور آخر تقدیر کی کشائش مجھ کو یہاں کھینچ لائی۔ مجھ کو دیکھ کر میرے ہم نفس ایک پروفیسر سنسکرت بھی تبعاً مقابلہ کے امتحان میں بیٹھے اور کامیاب ہُوئے۔ وہی مشرقی زبان جو سررشتہ تعلیم میں مجھ کو کس مپرسی کے عالم میں رکھنے کا موجب تھی اس ترقی کے حاصل کرنے میں میری معاون بنی۔ یہاں تعلیمی مشغلہ نہیں۔ مگر مذاق باقی ہے۔ اور گاہے گاہے کوئی ایرانی تاجر آفس میں آ نکلتا ہے یا کسی مجلس میں تکلّم کا موقع ملتا ہے۔ تو فارسی کے شیریں کلمات رُوحانی بالیدگی کا باعث ہوتے ہیں۔

خاکسار علم الدین

اسسٹنٹ کلکٹر آف کسٹم بمبئے

۱۵ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۸ء

۷۸۶
22224

فصل اوّل

بحث فعل

ماضی مطلق

فارسی ترجمہ	فقرے
در اندک وقت آفتاب پیدا شد	۱۔ تھوڑی دیر میں آفتاب نکل آیا۔
برف از حرارت آفتاب آب شد	۲۔ دھوپ کی گرمی سے برف پگھل گئی۔
یک فنجان قہوہ خوردم و پا شدم	۳۔ میں نے قہوہ کی پیالی پی اور اٹھ کھڑا ہوا۔
ہر کسے را دیدند بکشتن دادند۔	۴۔ جس کو دیکھا قتل کروا دیا۔
چون بروئیش نگاہ کرد بے اختیارانہ بخندہ درآمد	۵۔ جب اسکی صورت دیکھی تو وہ بے اختیار ہنس پڑا
ہمہ مردم از دُود زغال رُو سیاہ گشتند۔	۶۔ کوئلے کے دھوئیں سے سب کے منہ سیاہ ہو گئے
ایں ہر دو کتابہا در قرن ششم عیسوی نوشتہ شد	۷۔ یہ دو کتابیں چھٹی صدی عیسوی میں لکھی گئیں۔
توی تماشا خانہ جمعیت زیادی بُود۔	۸۔ تھیٹر کے اندر بہت ہجوم تھا۔

مذکورہ بالا فقروں میں جو صیغے فعل کے لائے گئے ہیں۔ وہ سب کے سب ماضی مطلق کے ہیں جیسے خوردم۔ دادند۔ بُود۔ شد وغیرہ اور مصدر کی علامت نون اور اسکے ماقبل کی حرکت کو گرا کر بنائے گئے ہیں۔ خندیدن کا نون گرایا اور دال کی زبر کو بھی۔ خندید رہ گیا۔ ماضی مطلق مجہول

Marfat.com

کے لئے ماضی مطلق کے اخیر میں ہائے سکتہ زیادہ کر کے شد۔شدند لگا دیتے ہیں۔ جیسے نوشتن سے نوشتہ شد۔ لکھا گیا۔ اسی سیدھے قاعدے کے مطابق ماضی مطلق کے صیغے بنا کر ذیل کے فقروں کا سلیس فارسی میں ترجمہ کرو۔

تمام دن گذر گیا اور وہ نہ آیا۔

زخمی نے نعرہ مارا اور بیہوش ہو کر گر پڑا۔

انہوں نے مجرم کو پھانسی پر لٹکا دیا۔

ہم نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا اور سو گئے۔

تو پھر بشیر کے گھر کیوں گیا۔

انعام کی کتابیں لڑکوں میں تقسیم کر دی گئیں۔

حیرت ہے کہ رات آپ اتنی دیر سے آئے

یوسف اور نجمہ کا نکاح ہو گیا۔

انہوں نے مہمانوں کی آؤ بھگت میں کوئی کسر باقی نہ رکھی

کوئی اور اخبار مرتبہ میں ہمارے اخبار کو نہیں پہنچا

ماضی قریب

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔سلیم نے ابھی صبح کا کھانا نہیں کھایا ہے	سلیم ہنوز نہار نخوردہ است
۲۔ہم دُنیا داروں نے خدا کو کس طرح بھلا رکھا ہے	ما دُنیا داراں خدا را چہ طور فراموش کردہ ایم
۳۔تو نے مفت میں اپنے آپکو مصیبت میں ڈالا ہے۔	تو بے ہجت خود را بہ بلا انداختہ بودی۔
۴۔میرا بھی یہی خیال تھا کہ تمام نوکر اپنا اپنا روپیہ لے چکے ہیں۔	من ہم خیالم ایں بود کہ ہمہ پیش خدمتان پول خود شاں را گرفتہ اند
۵۔تم بی۔اے کے امتحان میں کس نمبر پر آئے ہو	در امتحان بی۔اے شما بکدام نمرہ آمدہ اید
۶۔جعفر نے دس روز سے اپنی دکان بند کر رکھی ہے	دہ روز ہست کہ جعفر دکان خود را تختہ کردہ است
۷۔تمہارا بھائی چڑیا گھر کی سیر کو گیا ہے	برادرت بتماشائی جانورخانہ رفتہ است
۸۔امریکہ بھی جنگی جہاز بنانے میں یورپ سے پیچھے نہیں رہا ہے۔	ینگی دُنیا ہم در ساخت کشتی ہائے جنگی از فرنگستان عقب نماندہ است۔

یہ تمام جملے ماضی قریب کی مثالیں ہیں۔ ماضی مطلق کے آخر میں ہائے سکتہ زیادہ کر کے است۔اند۔ہستی وغیرہ لگائے گئے ہیں۔مجہول ماضی قریب کیلئے رفتہ۔کردہ۔خوردہ۔کے بعد شدہ

Marfat.com

است شدہ اند - کے مُناسب صیغے لگائے جاتے ہیں۔ جیسے خوردہ شدہ است کھایا گیا ہے۔ اسی قاعدے کی بنا پر ذیل کے اُردو فقروں کا فارسی میں ترجمہ کرو۔

میں سمجھا کہ شاہ ایران بھی تشریف لے آئے ہیں۔ کل اس نے پروفیسر[1] صاحب کو ایک اور خط بھیجا ہے۔ خدا نے یہ رنگا رنگ کے درخت کیا خوب بنائے ہیں۔ تو نے دوات میں پانی بھی ڈالا ہے یا نہیں۔ ہم نے افغانوں سے صُلح کا عہد کر لیا ہے۔ اس نے کیا ہی اچھا لباس پہنا ہے۔ آج کمرے میں نوکر نے جھاڑو[2] کیوں نہیں دیا ہے۔ شہزادہ ولیعہد سفر سے واپس آ گئے ہیں۔ اس نوجوان کی ہمت نے قوم میں نئی رُوح پھونک دی ہے۔ میں نے اس وطن دوست شاعر کے اشعار خود اپنے کانوں سے سُنے ہیں۔

ماضی بعید

فارسی ترجمہ	فقرے
خورشید نسا ہماں روز از خانہ شوہرش برگردیدہ بُود	۱۔ خورشید نسا اسی روز اپنے شوہر کے گھر سے واپس آ گئی تھی
باغے بایں بزرگی و قشنگی ہرگز ندیدہ بُودم	۲۔ اتنا بڑا اور خوبصورت باغ میں نے کبھی نہ دیکھا تھا
ہنوز از خانہ بیروں نہ رفتہ بودم کہ باز تراق تراق تفنگہا بگوشم رسید۔	۳۔ میں ابھی گھر سے نہیں نکلا تھا کہ بندوقوں کی آواز پھر سُنائی دی۔
ایں ہماں ببر بود کہ از پائیش غلام خارے بکندہ بُود	۴۔ یہ وہی شیر تھا جس کے پاؤں سے غلام نے کانٹا نکالا تھا
دو سہ سال قبل ازیں ہم مرا اتفاق صحبتش افتادہ بُود	۵۔ مجھے دو تین سال پہلے بھی اس سے ملنے کا اتفاق ہوا تھا
در بازار بچہ ہا ہر کجا استادہ بُودند	۶۔ بازار میں جگہ جگہ لڑکے کھڑے تھے۔
از برائے مہماناں در اطاق بزرگ غالیہا و مفرش ہا گذاشتہ شدہ بُود۔	۷۔ مہمانوں کے لئے بڑے کمرے میں دریاں اور فرش بچھایا گیا تھا۔
سوار کالسکہ شدہ از راہی کہ آمدہ بودیم برگشتیم	۸۔ گاڑی میں سوار ہو کر جس راستے ہم آئے تھے واپس لوٹ گئے

ماضی بعید کیلئے جیسا کہ مثالوں سے واضح کیا گیا ہے۔ ماضی قریب کی طرح ماضی مطلق کے

[1] پرفسور جیسے ڈاکٹر سے دکتور [2] جاروب کردن۔

Marfat.com

آخر میں ہ لگا کر بود۔ بودند...... زیادہ کئے گئے ہیں۔ مجہول کے لئے بود وغیرہ کے آگے شدہ لگا دیا جاتا ہے۔ جیسے نوشتہ شدہ بود لکھا گیا تھا۔

فارسی ترجمہ کرو

باپ کے مرنیکے بعد بڑے بھائی نے ہی ان سب کو پالا تھا۔ آگ گھر کے تمام مال واسباب کو جلا چکی تھی۔ پہلے بھی اسی طرح ایک کشتی دریا میں ڈوب گئی تھی۔ اس واقعہ کو چار پانچ سال گذر چکے تھے۔ جب ہم سٹیشن پر پہنچے گاڑی چل چکی تھی۔ تمام سپاہی تتر بتر ہو گئے تھے۔ کیا آپ اس جلسے میں گئے تھے۔ ہاں میں بھی حاضر تھا۔ گرمی حد سے زیادہ گذر چکی تھی۔ خلقت کو مینہ کا سخت انتظار تھا۔ بچوں نے رات کا بہتر حصہ انتظار میں گذارا تھا اور آخر ماں کا انتظار کرتے سو گئے تھے۔

ماضی استمراری

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ اگلے زمانیکے لوگ انکو جان کے برابر سمجھتے تھے۔	در زمان پیشین مردم اینہا را با جان برابر می پنداشتند (یا دانستند)
۲ کمینے لوگ خوشامد وغیرہ سے اعلیٰ منصب حاصل کرتے تھے	ناکسان بہ سالوسی و چرب زبانی بمراتب رفیعہ می رسیدند (یا نائل گردیدند)
۳۔ جدھر اس کی آنکھ اٹھتی ریت کے ٹیلوں کے سوا کچھ نظر نہ آتا	بہ ہر جانب کہ مے دید بجز تودہ ہائے ریگ ہیچ چیز بہ نظر نمے آمد۔
۴۔ ہر روز صبح کو اٹھتا جنگل میں جاتا خشک لکڑیاں لے آتا اسی طرح گذارہ کرتا۔	ہر روز علی الصباح برخاستہ بہ صحرائے رفت و ہیزم خشک می آورد۔ بہمیں روش زندگی بسر می بُرد۔
۵۔ سال میں ایکبار وہ اسی ہال کمرے میں لکچر دیتا تھا	ہر سال یک مرتبہ در ہمیں تالار طولانی نطقے مے کرد۔
۶۔ اندھیری اٹھی اور گرد اس قدر اڑی کہ ایک دُوسرے کو نہ دیکھ سکتا تھا۔	بادے سخت برخاست و گرد چناں انگیختہ شد کہ یکدیگر را نمی دیدند۔
۷۔ جب رات ہوتی تو بادشاہ مجلس خاص قائم کرتا۔ اور اسی طرح مزے سے زندگی بسر کرتا۔	چوں شب در می آمد سلطان خلوتے می ساخت و ہمیں سان عیش خوش مے راند

Marfat.com

۸ بجلی کی کڑک کو وہ جنّوں کے گھوڑوں کی آواز سمجھتا تھا - صدائے رعد را صدائے پائے اسپ عفریتیاں خیال مے کرد

جیساکہ مثالوں سے ظاہر ہے ماضی ناتمام ماضی مطلق کے اوّل میں لفظ می لگا کر بنایا جاتا ہے -
پہلے می کی جگہ ہمی بولتے تھے اب متروک ہے مجہول کے لئے ماضی مطلق کے بعدہ لگا کر مے شد - مے
شدند وغیرہ ایزاد کرتے ہیں - جیسے پروردہ می شد - پلتا تھا - داشتہ می شدند - رکھے جاتے تھے ⁂

ترجمہ کرو

وہ خطرے کے وقت ہمیشہ سچ کہتا تھا - اسکے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے چہرہ زرد تھا - نوکر
اتنا شور کر رہے تھے کہ ہم کچھ نہیں سُن سکتے تھے - وہ دن رات اسی طرح سفر کرتا رہا - حتی کہ ایک شہر
دکھائی دیا - دریائے ستلج پہلے ذرا اس طرف بہتا تھا - مینہ برس رہا تھا - رات اندھیری تھی بجلی چمک
رہی تھی - کبھی دوڑتا کبھی چلتا کبھی پھر ٹھہر جاتا - لطیف دفتر ہر روز دیر سے جاتا اور اسکے افسر اس سے
ناخوش رہتے - جب کبھی اس کی صحت خراب ہوتی وہ کسی پہاڑی مقام پر چلا جاتا ⁂

ماضی شکّی و تمنّائی

ماضی شکی کیلئے ماضی مُطلق کے آخر میں ہ لگا کر باشد - باشد وغیرہ زیادہ کر دیتے ہیں جیسا بھی
فاعل کا تقاضا ہو مثلاً آمدہ باشد آیا ہوگا - اگر طعام خوردہ باشد او را اینجا بفرست اگر اس نے
کھانا کھا لیا ہو تو یہاں بھیجدینا - مجہول کے لئے باشد وغیرہ کے پہلے شدہ بڑھا دیتے ہیں - جیسے
نوشتہ شدہ باشد - لکھا گیا ہوگا ⁂

ماضی تمنائی کے معنوں میں بھی اب صیغۂ استمراری مستعمل ہوتا ہے - جیسے اے کاش
گاہ گاہ می آمد - پہلے ماضی مطلق کے اخیر میں یائے مجہول بڑھا کر تین صیغے واحد و جمع غائب و واحد متکلم
کے بنائے جاتے تھے - یعنی کردے - کردندے - کردمے اب اس کا استعمال تمنائی کیلئے کم ہوگیا ہے -
ہاں کبھی کبھی ماضی استمراری کیلئے اس کو لے آتے ہیں شاہ فیاض دل بہ شاعران انعام فرمودے
انعام دیتا رہتا - مجہول کیلئے اسطرح بولتے ہیں - نوشتہ شدے - نوشتہ شدندے
نوشتہ شدمے -

ان دونو ماضیوں کی مثالیں اسباق مشق میں آئیں گی ⁂

Marfat.com

مضارع اور حال

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ تم کیسی بہکی ہوئی باتیں کرتے ہو ؟	چہ حرفِ بے خود مے زنی ؟
۲۔ بھائی تو کیا جانے سمندر بڑی چیز ہے ۔	برادر تو چہ دانی دریا بسیار باوسعت چیزے است
۳۔ دانا کسی چیز کو ضائع نہیں کرتے ۔	دانایاں ہیچ چیز را تلف نے کنند ۔
۴۔ جو پولیس کی بیعزتی کرے اسکو مار دینے کا حکم ہے	ہر کس بہ پلیس بے احترامی کند قتلش واجب است
۵۔ جسکا جی جس سے ملکر چاہتا ہے ناچتا ہے۔	ہر کس با ہر کس میل دارد مے رقصد ۔
۶۔ جو بچّہ خوبصورت ہو ماں باپ اسکا بُرا نام رکھتے ہیں۔	فرزندے کہ بسیار نیکو رُوئے باشد پدر و مادر اورا نام زشت می نہند ۔
۷۔ یہ کتابیں کچھ ایسی مبتدیوں کے کام کی نہیں ہیں۔	ایں کتابہا چنداں بکار مبتدیاں نمے خورد ۔
۸۔ پیرس کی قومی لائبریری میں سب سے زیادہ مشرقی علوم کی کتابیں موجود ہیں۔	کتاب خانۂ ملّی پاریس وافرترین کتابہائے علوم شرقیّہ مے دارد ۔
۹۔ جاپان تہذیب و تمدن میں ایشیا کے باقی مُلکوں پر فوقیت رکھتا ہے	ژاپون در تمدّن و تہذیب بر سائر ممالکِ آسیا سمتِ تقدم دارد

مضارع سے پہلے می لگا کر حال بنایا گیا ہے۔ خود مضارع بنانے کے کوئی مُعیّن طریقے نہیں ۔ فارسی زبان کی بہت کتابیں پڑھنے اور بہت بولنے سے فکر کو اور زبان کو ایک ڈھب آجاتا ہے کہ صحیح مضارع نکال لیتے ہیں"۔ بعض اوقات مضارع حال کا کام دیتا ہے ۔ جیسے آخری فقرے میں بعض اوقات استقبال کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ "تا آب دجلہ رود من ہم بخورم جب تک دجلہ کا پانی جاری ہے میں کھاتا جاؤنگا ۔ اسی طرح حال مستقبل کے معنوں میں آتا ہے ۔ یک ساعت بعد شام میخورم ایک گھنٹے کے بعد شام کا کھاؤں گا"۔

خُدا اس کو خوش رکھے ۔ ایسے دُعائیہ فقروں میں مضارع کے آخری حرف کے پہلے الف زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے خدا اورا شادماں داراد ۔

Marfat.com

ترجمہ کرو

سمندر میں کبھی کبھی طوفان بھی آجاتا ہے۔ اس کوئیں سی سمندر کیونکہ بڑا ہو سکتا ہے۔
کہیں یہ مبارک گھڑی یونہی نہ گذر جائے۔ جو چیز بکثرت ہوتی ہے وہ بے قدر ہو جاتی ہے
کہنے اور کرنے میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ ایسی انگوروں کا گچھا ایک روپیہ کو بھی نہیں دیتے۔
دروازہ میں قدم رکھتے ہی باغ نظر آتا ہے۔ آپ دوسروں کو منع کرتے ہیں اور خود شراب پیتے ہیں
ہم مصیبت میں صبر کرتے ہیں اور نعمت کا شکر کرتے ہیں۔ پھر خادم لوگ اپنے آقا کی خدمت میں مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

(۱) مضارع مجہول کے لئے ماضی مطلق کے بعد ہاے سکتہ ایزاد کرتے ہیں۔ اور شود شوند کے صیغے بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے خوردہ شود کھایا جائے۔

حال مجہول کے صیغوں کیلئے شود شوند وغیرہ کے پہلے مے لگا دیتے ہیں۔ جیسے خوردہ مے شود کھایا جاتا ہے۔

استقبال

فارسی ترجمہ	فقرے
ایں پل سوختہ بار گرانش را چہ میتواند برداشت	۱۔ یہ جلا ہوا پل اسکا بھاری بوجھ کیسے سہار سکیگا۔
بمن عذر کردہ است کہ آنچہ کہ فرمان باشد بجا خواہد آورد۔	۲۔ اُسنے مجھسے عذر کیا ہے کہ جو کچھ حکم ہوگا بجا لائے گا۔
خدایا ہرگز ازیں بلاہائی دُنیا خلاص خواہم یافت۔	۳۔ خدایا دُنیا کی ان مصیبتوں سی کبھی نجات بھی ملے گی۔
اگر عموش بمیرد نمے تواند بدولتش برسد۔	۴۔ اگر اسکا چچا مر گیا تو وہ اسکا مال حاصل نہ کر سکے گا۔
بالآخرت شوہر و زن اقرار آوردند کہ ازاں پیش ہرگز باہمدگر نزاع نخواہند کرد۔	۵۔ آخر خاوند اور بیوی نے اقرار کیا کہ آئیندہ آپس میں کبھی نہ لڑیں گے۔
پدرش ہمہ مطالب لازمہ را باو اعلام خواہد نمود۔	۶۔ اسکا باپ تمام ضروری باتیں اسکو سمجھادے گا۔
غم ہائے گذشتہ راز ود فراموش خواہید کرد۔	۷۔ تم پچھلے غموں کو جلدی بھول جاؤ گے۔

ماضی مطلق کے صیغے کے اوّل میں خواہد۔ خواہند کے مناسب صیغے بڑھا دینے سی استقبال ہو جاتا ہے صیغوں کے اختلاف سے ماضی کے صیغہ میں کوئی ادل بدل نہیں ہوتا۔ جو تبدیلی ہوتی ہے خواہد

Marfat.com

میں ہوتی ہے۔ یہ امر قابل لحاظ ہے کہ استقبال کے لئے محاورہ میں بالعموم حال کا صیغہ ہی بولا جاتا ہے۔ البتہ زمانہ آیندہ کا بہت دور ہونا ذہن نشین کرنا ہو تو استقبال کے صیغے سے کام لیتے ہیں۔ مجہول کیلئے ماضی کے بعد ہائے سکتہ زیادہ کر کے خواہد شد اور اسکے باقی صیغے لگائے جاتے ہیں۔
پرسیدہ خواہی شد تجھے پوچھا جائے گا۔

ترجمہ کرو:۔

(۱) جب وہ سنیں گے تو اپنے مظلوم بھائی کا ضرور ساتھ دیں گے۔
(۲) میں کل تمام دوستوں کی خدمت میں خط بھیج دوں گا۔
(۳) ہم بارہ ۱۲ بجے تک شکار گاہ پہنچ جائیں گے۔
(۴) آپ اصلی واقعہ سُن کر حیران رہ جائیں گے
(۵) تو گھوڑا جلدی ہی لے آئیگا یا ذرا دیر سے
(۶) وہ آجکل ہی میں اپنی سزا کو پہنچ جائے گا۔
(۷) آج رات آپ کس کمرے میں سوئیں گے۔
(۸) کیا وہ جادو کے زور سے دریا کا رُخ پلٹ دے گا۔
(۹) چاند نکلتے ہی ہوا ٹھنڈی ہو جائے گی۔
(۱۰) خدا نے چاہا تو ہمارا ملک دن بدن ترقی کرتا چلا جائیگا

امر کا صیغہ مضارع واحد حاضر کی یا۔ کو رفع کرنے سے بنتا ہے۔ بودن مصدر۔ باشد مضارع۔ باشی صیغہ واحد حاضر۔ یا۔ کو دور کیا۔ باش امر حاضر رہ گیا۔ اسی طرح کن۔ ترس۔ خور۔ اکثر تزئین کلام کے لئے امر کے پہلے بائے زائد لگا دی جاتی ہے۔ جیسے بیا۔ بگو وغیرہ

امر کے پہلے م اکثر اور کبھی ن لگا دینے سے نہی حاضر بنجاتی ہے۔ جیسے مکن۔ نترس وغیرہ۔

اب ماضی۔ حال۔ استقبال کے صیغوں کی مشق کیلئے چند سبق مثالیہ چند مشقی درج کئے جاتے ہیں تاکہ ترجمہ میں متعلم کو کسی حد تک دسترس حاصل ہو جائے۔ ثقیل اور غیر مانوس الفاظ سے احتراز کرنا واجب ہے۔ جیسے یہ ضروری ہے کہ سلاست بیان اور سادگی الفاظ ہاتھ سے نہ جانے پائے۔ مثالیہ جملوں میں مختلف اسالیب کلام اور تراکیب پیش کی گئیں ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس اُردو فقرے بھی اسی نیرنگی اور تنوّع کو مدنظر رکھ کر لکھے گئے ہیں۔

سبق ۵ ہمیں امروز و فردا است کہ

Marfat.com

سبق نمبر ۱

فقرے	فارسی ترجمہ
(۱) یہ کتاب کس کی ہے؟	این کتاب از آنِ کیست
(۲) وہ یہاں کتنے دنوں سے آیا ہوا ہے۔	چند روز است کہ اینجا آمدہ است۔
(۳) بازار میں جگہ جگہ آدمی اور لڑکے کھڑے تھے۔	مردمان و بچہ ہا در بازار بہر جا استادہ بودند۔
(۴) اُتنے میں گوپال کا چھوٹا بھائی سکول سے آگیا۔	دریں حال برادر کوچکِ گوپال از مدرسہ باز آمد۔
(۵) یہ بوٹی آنکھ کی بیماریوں کیلئے نہائیت مفید ہے	این گیاہ درد چشم را بسیار نافع است۔
(۶) پہاڑ کے دامن میں چند ایک سُرنگیں بھی دکھائی دیتی تھیں	در ذیل کوہ متعدد تونلہائے ہم بنظر مے آمد [1]
(۷) خدا نہ کرے کہ میں نے ایسا کام کیا ہو۔	خدا نہ کند کہ من چنیں کار کردہ باشم۔
(۸) کاش ایسی شورش میں وہ احمد آباد نہ جاتا۔	کاش در چنیں ناامنی بہ احمد آباد نمے رفت۔
(۹) اس نے مجھ سے بھی ایسا وعدہ کیا ہے اور دوسروں سے بھی	ہم بمن چنیں پیمانے بستہ است ہم بدیگراں۔ عہدے کہ بمن بست ہماں بدیگراں بمیاں آورد۔
(۱۰) جسنے بیل چُرایا ہے وہ کوئی اور چور ہے۔	آنکہ گاوے بردہ است او دیگر دزدے است۔

فارسی میں ترجمہ کرو۔

۱ یہی[2] وجہ ہے کہ وہ یورپ سے ابھی واپس نہیں آئے۔ ۲ یہ کہنا تھا کہ اس کی آنکھ کھل گئی۔

۳ اُسنے عہد کر لیا کہ کبھی دوسرے کی مدد پر بھروسا نہ کرونگا۔ ۴ حامد بستر سے اٹھتے ہی مدرسے چلا گیا۔

۵ میں نے کیمبرج یونیورسٹی[3] میں دس سال تعلیم پائی[4] ہے۔ ۶ جبتک میں نے اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا تھا یقین نہ کرتا تھا۔

۷ ابتک کسی نے اس مرض[5] کو دریافت نہ کیا تھا۔ ۸ یہ ایسا مشکل کام ہے کہ میں کوئی رائے نہیں دے سکتا۔

۹ جرمنی[6] نے فرانس[7] پر حملہ کیا ہے یا پولینڈ[8] پر بھی۔ ۱۰ تمام لڑکوں کے سامنے اسکو سخت شرمندگی[9] اٹھانی پڑی

---

۱ مے آمد صیغہ واحد ہے کیونکہ تونلہائے بے جان چیز ہے گو بلحاظ تعداد جمع ہے۔

۲ برائے اینست کہ ۳ دار الفنون یا کلیۃ ۴ طالب علمی کردن یا کسب معرفت کردن ۵ ناخوشی ۶ ژرمانیہ۔

۷ فرانسہ۔ ۸ پولونی۔ ۹ خجلت کشیدن۔

Marfat.com

سبق نمبر ۲

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ لوہا کتنے کام آتا ہے اور اس پر کس قدر سستا ہے۔	آہن چند مصرفہا میدارد و باز چہ قدر ارزان است
۲۔ کھجور کے پتوں سے دستی پنکھے بناتے ہیں۔	برگہای خرما بن را برائے ساختن بادبیز نہائی دستی بکار میبرند
۳۔ کبھی بچے وہ کام کرتے ہیں کہ بڑے دنگ رہ جاتے ہیں۔	گاہے طفلاں ہم کارے بکنند کہ بزرگان متحیر مے مانند
۴۔ حاتم بہادر آدمی تھا افسوس کہ تیر لگتے ہی مر گیا۔	حاتم مرد دلاور بود کہ سر تیر شد۔
۵۔ اچھا حکیم ہے کہ نیلوفر اور بنفشہ کی پہچان نہیں رکھتا۔	عجب حکیمے است کہ نیلوفر از بنفشہ باز نمے شناسد
۶۔ منصور سولی چڑھا تو کہیں جا کر مشہور خلایق ہوا۔	منصور بدار آویختہ شد تا بزبان ہمہ عالمیاں افتاد۔
۷۔ جونہی کہ اس کی ہائے ہائے کی آواز سنی عورتوں اور لڑکیوں نے چلانا شروع کر دیا۔	تا صدائے ہائے ہائے اش شنیدند زنان و دختران ہمگی بنائے فریاد گذاشتند۔
۸۔ خدا تخت سلطنت پر ایسے منصف بادشاہ کو ہزار سال قائم رکھے	چنیں شاہ دادگستر را خدا ہزار سال بر سریر مملکت متمکن دارد
۹۔ جہاں آپ نے اتنی مہربانیاں کی ہیں اس کام میں بھی امداد کیجئے۔	ہرگاہ ایں قدر نوازشہا فرمودہ اید بایئد در ایں کار ہم دست بدہید۔

فارسی میں ترجمہ کرو :۔

۱۔ شاید[1] تو خود اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ ۲ بات کو آخر تک سن[2] لو پھر[3] جواب دینا۔

۳۔ نوکر کو جلدی بھیجنا[4] میں یہاں انتظار کرتا ہوں ۴ جو کچھ میں نے کہا وہ تیری سمجھ[5] میں آگیا۔

۵۔ گرمی میں سورج کی تیزی سے زمین تپ جاتی ہے۔ ۶ پیچھے[6] مڑ کر دیکھا تو سینکڑوں سپاہی دوڑے چلے آتے تھے

۷۔ آجکل میں اس کا بیٹا موت کا شکار ہو جائے گا۔ ۸ میرے دل کی حرارت پانی سے نہیں بجھ[7] سکتی۔

۹۔ بیگم صاحبہ کے پاس جائے تو میرا سلام کہنا[8]۔ ۱۰ مناسب ہے کہ اب ہم اسکی تمام خدمتوں کا ذکر کریں

[1] مگر۔ [2] گوشش کردن [3] بعد۔ [4] روانہ کردن۔ [5] حالی شدن واضح ہو جانا۔ [6] پشت سر برگشتہ

[7] خاموش شدن [8] عرضہ کردن +

Marfat.com

سبق نمبر ۳

فارسی ترجمہ	فقرے
ہمچو فرصتے دیگر ہرگز بدست نخواہد افتاد۔	(۱) ایسا موقع پھر کبھی ہاتھ نہ آئے گا۔
دریں حال استاد ہم درآمد و ہمگی برائے تعظیم برخاستند	(۲) اسی اثنا میں استاد آپہنچا اور سب تعظیم کیلئے کھڑے ہوگئے
مظنہ کہ راہزناں متاع عرّادہ را لخت کردہ باشند	(۳) خیال ہے کہ گاڑی کا اسباب ڈاکوؤں نے لوٹ لیا ہوگا۔
خوب! الآن ایں گواہ ادائے شہادت بکند بہ بینم چہ مے گوئید۔	(۴) اچھا اب یہ گواہ شہادت دے۔ دیکھوں کیا کہتا ہے۔
من یک قدرے با احتیاط حرکت می کنم وگرنہ من چہ ترسے دارم۔	(۵) میں کسی حد تک احتیاط سے چلتا ہوں ورنہ مجھ کو کیا ڈر ہے۔
خلاصہ ہماں طور کہ شوہرم دستور العمل دادہ بود واقع شد ہمیں کہ بکنار جنگل رسیدیم فشنگی آتش زدند۔	(۶) غرض جیسا کہ میرے شوہر نے سمجھا دیا تھا وہی ہوا ہم جنگل کے ایک طرف پہنچے ہی تھے کہ انہوں نے گولی چلادی۔
اگر شوہرے دلاور قسمت من بود چرا نصیب تو مے شدم۔	(۷) اگر میری قسمت میں بہادر خاوند ہوتا تو تیرے حصّے میں کیوں نہ آجاتی۔
قدش چناں بلند نیست سنش باید بسبت و ہفت ہشت سال باشد۔	(۸) اس کا قد کچھ ایسا اونچا نہیں عمر ۲۷ و ۲۸ سال کی ہوگی
چنیں واگونہا ہیچ جا دیدہ نشدہ بود۔	(۹) ایسی گاڑیاں کہیں نہ دیکھی گئیں تھیں۔

فارسی میں ترجمہ کرو:-

(۱) جو کچھ میرے پاس ہے سب کچھ تمہیں دے جاتا ہوں (۲) جرمنی نے تمام دُنیا کو تبلا دیا ہے کہ ضرورت کے وقت عہدنامے کاغذ کے ٹکڑے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے (۳) زمانے کے گذرنے نے تمام دردیوار

لہ یعنی یہ ظن ہے کہ محتمل کہ یا محتمل است کہ بھی کہہ دیتے ہیں یعنی احتمال ہے کہ۔ ؎۲ انگریزی لفظ ویگن کو واگون بنالیا ہے۔ ؎۳ معلوم نبودن۔

Marfat.com

کو خاک کے برابر کر دیا ہے (۴) درزی، موچی، جولاہے کُل پیشہ ور لوگ پہلے[1] سے زیادہ محنت لیتے ہیں۔ (۵) جب جہاز بندر[2] کے قریب پہنچا سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے (۶) رات آدھی سے زیادہ گذر چکی تھی یا میں تھا یا خدا کی ذات جو میرے زخمی دل کو تسکین دیتی تھی۔ (۷) دوستوں سے کبھی کبھی مل۔ تاکہ ان کا اشتیاق بڑھے (۸) انگلستان میں عورتیں بندوقوں[3] اور کارتوسوں کے کارخانوں میں کام کرتی ہیں۔ (۹) یہ رسالہ[4] مہینے میں چار بار شائع ہوتا ہے۔ (۱۰) آج اس پیشین گوئی کو سو سال سے زیادہ مدت گذر چکی ہے۔

سبق نمبر ۴

اتنا خفا مت ہو کہ جو رغبت بھی اس کے دل میں ہو نفرت سے بدل جائے۔

چندیں عتاب مکن کہ ہر میل کہ داشتہ باشد بہ نفرت مبدل گردد۔

یہ کسطرح ہو سکتا ہے کہ میں نے انگریزی کے استادوں سے مشورہ نہ کیا ہو جو کوئی انکی نسبت پوچھے کہدینا کہ دہلی گئے ہوئے ہیں تمنے اتنے بھاری کپڑے پہنے ہیں دیکھتے نہیں کہ موسم بدل گیا ہے۔

چگونہ میشود کہ با معلّم انگلیسی مشورہ نکردہ باشم ہر کہ از آنہا بپرسد بگوئید کہ بدہلی تشریف بردہ اند رخت چنیں گرانبار در بر کردہ مگر نمی بینی فصل عوض شدہ است۔

لاہور کے تنگ بازار اور گلیوں کی وجہ سے میں وہاں کی رہائش سے اُکتا گیا ہوں۔

بواسطہ تنگی بازار و کوچہ ہائے لاہور من از سکنی اش ملال گرفتہ ام۔

نہ ایران والوں نے اس کے اشعار کی قدر کی ہے نہ یورپ والوں نے۔

نہ ایرانیان بشعرش اعتنا کردہ اند نہ اہل فرنگ

وہ اگرچہ تمام عزیزوں کے سامنے مان گیا تھا مگر جب کچہری میں گیا تو صاف مکر گیا۔

ہر چند پیش ہمہ اقربا اعتراف کردہ بود۔ اما چوں بمحکمہ مرافعہ رفت حاشا زد۔

یہ کہا اور دونوں بوتلوں کو میز پر رکھدیا۔

ایں گفت و ہر دو بطریہا را روئے میز گذاشت۔

صبح جلدی اُٹھ کر میں نے جھٹ پٹ کپڑے پہن لئے۔ نوکر لوگ ابھی سوئے پڑے تھے۔

صُبح زود از خواب برخاستہ بہ تعجیل رخت پوشیدم عملہ جات ہنوز خواب بُودند۔

[1] نسبت بگذشتہ۔ [2] نزدیک بہ اسکلہ [3] تفنگ سازی و فشنگ سازی [4] مجلّہ۔

Marfat.com

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) وہ ان ملکوں میں سیر کی غرض سے کئی بار جا چکا تھا۔ (۲) جس رخصت سے اتنے فائدے پہنچیں اسے بیش قیمت سمجھنا چاہئے۔ (۳) یہ سب جیلے حجت کی باتیں ہیں۔ جو کچھ بھی ہو وہ ایران جا کر رہے گا۔ (۴) عثمان حسین ہی نہیں زندہ دل اور با مذاق بھی ہے۔ (۵) لحظہ بلحظہ اس کا فکر بڑھ رہا تھا۔ دل دھڑک رہا تھا۔ چہرے کا رنگ زرد تھا۔ (۶) قصہ کوتاہ محنت مزدوری کرنے والے جیسے اب خوشحال ہیں گذشتہ صدیوں میں کبھی نہیں ہوئے۔ (۷) وہ اپنی لڑکی کی شادی کے انتظام میں مصروف ہے اور مدرسے سے رخصت لی ہے۔ (۸) سین بدل جاتا ہے اور قصاب خانہ کی عمارت نظر آتی ہے۔

سبق نمبر ۵

اردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) مثل اینکہ مگس بشیرینی حریص میشود ایں احمق بسکینہ خانم حریص است (۲) دریں حال از پشتِ سرِ او آواز آمد وا الیست کجا میروی (۳) چشم مادرش همیں بہ او روشن بود او برفت و روزگارش سیاہ شد۔ (۴) تعجب من بیشتر ازایں بود کہ حاضرین ہمہ زن بودند۔ (۵) مصیبت میان ما وہمہ مردم یک نوعِ انس و مہر ایجاد کردہ بود۔ (۶) آخر بگو بسرت چہ آمدہ؟ کہ زحمت زدہ است؟ (۷) باز ایں احمقہا نفہمند کہ ماہمہ ایں عذابہا را برائے اینہا میکشیم۔ (۸) دو کشتیہائے بزرگ جنگی یکے دست راست دیگرے دست چپ می آمدند۔ (۹) درپیش آن سبزی میدان بود کہ آنجا انبارہائے بقول و فاکہات و ماکولات گذاشتہ بودند۔

سبق نمبر ۶

اردو میں ترجمہ کرو:۔

۱۔ تماشائیاں بربامہا استادہ بودند و ہمیں کہ کالسکۂ ما براہ افتاد ہمگی ہورا کشیدند و دست زدند۔

۲۔ بکلکتہ رفتم پس بدارجلنگ سپس ببنارس۔ کجا کجا رفتم اما در ہیچ شہر آزادونشاطے نیافتم۔

۳۔ کالسکچی پائیں آمد نظر کرد کہ آتش بعرّادہا گرفتہ است کم ماندہ بود کہ ہمہ بسوزد۔

---

۱ ہر چہ بادا باد ۲ بابنیہ۔ ۳ باردح۔ ۴ خوش صحبت ۵ تدارک عروسی۔ ۶ رخصت گرفتن۔ ۷ وضع تماشا۔

Marfat.com

۴۔ ہرچہ زیادتر کسے ایں درخت ہا را میدارد ہمیں قدر او را صاحب ثروت می شمارند۔

۵۔ چندانکہ او را منع نمودند دیگر بلند تر داد و فریاد مے کرد۔

۶۔ ہر پول را می سنجیدند ہر کدام کہ در وزن کم یافتہ می شد او را قیچی مے کردند۔

۷۔ بمجرد درود ما ہمہ آموزیگان ترانہ ملّی نواختند و جملہ سربازہا در تہنیت ورود ما تفنگ انداختند۔

سبق نمبر ۷

اردو میں ترجمہ کرو:۔

۱۔ شرق شناسانِ فرنگ بفطانت ملی ایرانیاں ہنوز ستائیش خواں ہستند۔

۲۔ در پیش وقایع بزرگ حیات بشر تیرہ گوں و افسردہ مے گردد۔

۳۔ سفیر روس از عہدۂ خود بسبب علالت مزاج استعفا نمودہ است۔

۴۔ مرض ہیضہ در مصر خیلے شیوع یافتہ تا دہم شہر ستمبر سہ صد نفر تلافات ایں مرض بشمار آمدہ۔

۵۔ قانون عسکری از کیپ کالونی مرتفع گردیدہ قانون اساس با کمال امنیت جاری شد۔

۶۔ ایں چرخ خیاطی بسیار محکم۔ بے صدائے۔ تند و سبک کار است۔

۷۔ ہر دو روز دیا اقلاً ہفتہ یکبار لباسہائے مجاور بدن را باید عوض نمود۔

۸۔ اطاق نشیمنے حتماً باید آفتاب گیر باشد و از رطوبت ہم محفوظ۔

۹۔ زنان ہندی در کسب علم و معرفت ہیچ وجہ کمتر از زنان فرنگی نیستند۔

۱۰۔ درایں صورت خواہش دارم لطف فرمودہ ایں کلمات را بدقت بخوانید۔

سبق نمبر ۸

اردو میں ترجمہ کرو:۔

۱۔ در ماہ مے وژون در اروپا مشکلات پلیتیکی پدید خواہد شد

۲۔ ما در شمارہ گذشتہ گفتیم کہ نجات ما بستہ بہ بیدار شدن روح ملی است۔

۳۔ پادشاہ ما یک حکم دار با نفوذ و ترقی خواہ و فضیلت پرور د ملت دوست است۔

۴۔ سیاہان افریقا بوسیلہ افروختن آتش اقوام مجاور را از وقوع حوادث مطلع مے سازند۔

Marfat.com

۵۔ امواج الکتریک نیز از حیث طبیعت فیزیکی بعینہٖ مانند امواج نور است۔

۶۔ از آن روز بہ بعد تلفون بے سیم بسرعت برق ترقی کردہ و در مدتے قلیلے تمام عالم را مسخر نمودہ۔

۷۔ اگر دور سر و سینۂ طفل را اندازہ بگیریم خواہیم دید کہ تقریباً بیک انداز باشد۔

۸۔ ہیچ کس غیر از آنکہ کاشتہ است نتواند درو ید۔

۹۔ این ہمہ اوضاع ناگوار امروزے ہر قلبِ حساس را خون مے گریاند و عقلہا را از عواقب وخیم، خود بلرزہ بیانداز د۔

۱۰۔ اگر بدیدۂ عبرت بنگریم مے بینیم کہ ہیچ عملے دریں دُنیا بے مکافات نمے ماند۔

سبق نمبر ۹

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

۱۔ خوشبختانہ در سالہائے اخیر مسئلہ ورزش در مدراس ہند بخوبی پیشرفت کردہ۔

۲۔ اگر شخصے تنہا بروح بپردازد و جسم را تربیت نہ نماید۔ وجود انسان کلیتہً مختل مے ماند۔

۳۔ نہ مغز متحرک و متفکرے داشتند و نہ حالت سیر فرنگا پو در راہ جادۂ سعادت۔

۴۔ اجمالاً دیانت نصرانیت ممالک با عظمت امروزۂ اروپا را از خواری و ذلت نجات بخشید۔

۵۔ اعرابِ بدکار دختران خود را از کثرتِ تعصب و غیرت زندہ بگور کردند۔

۶۔ گاہے یک نفر صاحب ثروت دو لیست سی صد بلکہ بیشتر زوجات داشت۔

۷۔ در نتیجہ لسان عرب با ہمہ مشکلے در تلفظ لسان مقدس و زبان بین المللی اسلام و اسلامیان شد۔

۸۔ آلمانہا انگلیسہا و فرانسہ ہا شاگرد تمدن رومان و یونان ہستند۔

۹۔ عیب عمدہ و علت اصلی خرابی کارِ ما کہنہ پرستیمان است۔

۱۰۔ در آن زمان کشتی بخاری نہ بود۔ تلگراف نبود۔ تلفون نہ بود۔ رادیو نہ بود۔

سبق نمبر ۱۰

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

۱۔ اصغر گل ختمی را آوردہ زہر اخانم جوشانیدہ بایک کرپاس کہنہ صاف مے کند

Marfat.com

۲- بعد با تخم مرغ مخلوط نموده روئی یک پارچہ میگذارد۔

۳- تعلیمات تنفسی او جریان خون قوت اعصاب مفالیت غدود طراوت دماغ را تاثین بے نماید۔

۴- یک برہان شہودی و عملی بیش از ہزار دلیل نظری وزن وقیمت دارد۔

۵- بہ پشت خود دراز بکش وسینۂ خود را قدرے جلو آوردہ تمام عضلات بدن را سست کن۔

۶- چشمہائے خود را بیک نقطہ نصب کن وہر گونہ فکر وخیال از مغفرت بیروں بنما۔

۷- فقط در سایۂ تغذیۂ صحیح و علمی مے توانید صحت وسعادت وطول عمر را دارا شوید۔

۸- آیا ننگین نیست کہ مادر خوردن گوشت از حیوانات درندہ تقلید کنیم۔

۹- اعلان یکے از بزرگترین وسائل ترویج و نیل مقصد در تمام رشتہ ہائے اقتصادی مے باشد

۱۰- مامردے را ستائیش مے کنیم کہ صفاتِ مردانہ دارد۔ و در مبارزۂ زندگی کنونی ہمہ گونہ سختیہائے را مقاومت مے کند۔

سبق نمبر ۱۱

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

در نظر مے من تمدن غرب با ایں ہمہ ترقیات ترقی خود روز بروز از روحانیت و معنویت دور تر مے افتد۔ و حال بشر امروز شبیہ است بحال بچۂ شیر خوارے کہ دُور از مادر افتادہ و محض اینکہ او را فراموش کردہ و گریہ نمے کند۔ بازیچہائے زنگارنگ جلوئے او ریختہ اند۔ او مُدتے بدانہا نگاہ، مے کند۔ وست مے زند وایں طرف وآں طرف مے انداز دو موقتاً از گریہ کردن باز مے ایستد۔ و لے پس از چند دقیقہ باتندی تمام یک مرتبہ ہمہ آنہارا با دست ہائے خود باطراف پراگندہ دوبارہ گریہ آغاز کردہ مادر خود را مے جوید۔ و فریاد مے زند ماما! ماما!!

سبق نمبر ۱۲

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

پس ہر کجا عشقے ہست آنجا جستجوئے ہست۔ و ہر جا جستجوئی است آنجا عشقے پیدا است ایں عشق کہ تام دیگر محبت و دلبستگی وانجذاب وسوداو یا بہر نام دیگر نامیدہ شود۔ در اشکال گوناگوں

Marfat.com

تظاہر مے کند۔ و موضوع ہائے مختلف و درجات تفاوت پیدا مے نماید۔ مانند محبت مرد و زن محبت مادر بفرزند۔ عشق بعقیدہ و مذہب و عشق بملک عشق بوطن وغیرہ۔ ولے ایں عشق ہرچہ باشد خواہ مجازی و موقتی و مادی و خواہ روحانی و معنوی و دائمی ہمہ آنہا ازیک منبع است۔ و ہمہ پرتو یک چراغ مے باشد۔ پس با عشق باید زائیدہ گشت باعشق باید پرورش یافت۔ و با عشق باید جاں سپرد۔

سبق نمبر ۱۳

اُردو میں ترجمہ کرو۔

آذربائیجان در ۳۰ درجۂ طول و ۴۰ درجۂ عرض شمالی خط استوا واقع گشتہ مساحت آں ۳۲ ہزار مربع میل است و جمعیت آں تقریباً بد ملیون نفر بالغ مے گردد۔ آذربائیجان از طرف شمال محدود است بہ قفقازیہ و از طرف مشرق بخاک گیلان و از جنوب بکردستان ایران و عراق عجم و از مغرب بکردستان عثمانی و ارمنستان ایں قطعۂ مملکتی است۔ کوہستانی و خشک و اراضی آں حاصل خیز و ہمۂ نوع میوہ جات بطور وفور در آں بعمل میاید۔ معادن آہن و مس و نمک زیاد در آں یافت مے شود۔ کہ بواسطۂ غفلت و تسامح متروک ماندہ و استفادۂ صحیح ازاں نمے شود۔ مذہب رسمی اہالی آں اسلام است و اگر در سالہائے اخیر دعاۃ مبلغین زیادے از طرف انگلیس و آمریکا بداں صوب اعزام کردہ و برائے نشر معارف و دین عیسوی و ترویج تمدن خود مبالغ گزافی خرچ کردہ اند۔ ولے تاکنون نتیجۂ مطلوبے ازاں حاصل نہ کردہ و در عقاید و افکار مردم نتوانستہ اند۔ تصرفاتے بنماید و باستثنائے عُدّۂ قلیلے کہ از دین خود منحرف گشتہ اند۔ سائر اہالی برہماں فطرت اسلامیّت خود ہنوز باقی ہستند۔

سبق نمبر ۱۴

اُردو میں ترجمہ کرو۔

شہادت آں حضرت در شب شنبہ ۲۶ شہر ربیع الاوّل سال ۱۳۲۷ ہجری اتفاق افتاد سنش ہفتاد و شش سال و قوابش کاملاً برجا بود چشمش بے عینک کتاب مے خواند و در رفتار چابک

Marfat.com

وحافظہ ومشاعر او ہمہ باقی وقوی بود۔ شرح شہادتین ازایں قرار است کہ تحریک بعضے معاندین و دشمناں حضرتش در شب مزبور چند نفر از دیوار منزلش بالا میروند واز شاخۂ درختے کہ در فضائے جنب خانۂ مسکونی او کہ نہرے در آنجا جاری بود۔ پائیں مے آیند۔ و در وقت سحر کہ برائے تجدید وضو بدانجا مے رود۔ برگلوئے او پیچیدہ خفہ اش مے کنند۔ و نعشش را در نہرے مے اندازد۔ چوں بازگشتنش طول مے کشد۔ اہل البیت برائے تجسس او بیروں مے آیند و جسد مطہرش را از جوئے آب بیروں مے کشند رحمتہ اللہ علیہ۔

سبق نمبر ۱۵

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

از مرد وزن گویا آل یعقوب ۶۲ نفر بودند۔ از کنعان مہاجرت کردہ در وقتے کہ یُوسف تحویلدار غلات بود بمصر وارد شدند۔ بواسطۂ یوسف محترم شدہ وبتدریج بخدمات دولتے داخل شدہ بمقامات عالیہ رسیدند۔ گرسنگی بدل بہ نعمت وچادر نشینی بعمارات عالیہ مبدل شدہ ازاں رُو جمعیتشاں روز افزوں شدہ وصورت قومے یا طائفہ را پیدا کردہ بامرور دھور حسد مصریان نسبت بآل یعقوب ملتہب شدہ گردونۂ دستگاہ سیاسی فراعنہ برضد آل اسرائیل چرخیدن گرفتہ و در اندک مدتے آنہا را فقیر ومفلس کرد تا کار بجائے رسید کہ خود را بدولت فروختہ قوت لایموت گرفتند۔ مصریاں نیز در ظلم وجور نسبت بآنہا کوتاہی نہ کردہ دگاہے محض تفرّج وتماشا زنے از اسرائیل را کہ در وزہ داشتنہ بمیدان عمومے و ملأ عام مے آوردند تا آن بیچارہ در جلو چشم نظارہ کنندگان وضع حمل کند و اسباب تفریح برائے تماشاچیاں فراہم آید۔

سبق نمبر ۱۶

ذیل کے فقروں میں خطوط وحدانی میں جو افعال مصادر کی صورت میں درج کئے گئے ہیں۔ ان کے مناسب صیغے بنا کر جملوں کی تکمیل کرو۔

(الف) ا۔ کارے کہ بماسپردہ بودند ہنوز باتمام نہ (رسانیدن) (۲) بہمہ معلوم خواہم (نمودن) کہ در

حق من بدخیالی (کردن)

(۳) تو ہرچہ (آوردن) ، باید برابر خود ت بمن قسمت بدہی (۴) انشاءاللہ ما ہم مثل آنہا ہمدیگر را دست (گرفتن)

(۵) تا بمن وعدۂ امداد نہ (کردن) ، از جلسہ مرخص (نمودن) ، (۶) اگر ہمراہ مہا دلاور بود ندے دشمن با نہا شکست (دادن)

(۷) از ابتداء این ہفتہ ہیچ تخفیف در شدت باران واقع (شدن) (۸) خرگوش را ہمانجا کشتہ یا فنیم کہ تیر (انداختن)

(۹) من دوا را ہنوز (چشیدن) کہ درد فرو شد۔

(ب)

۱۔ واللہ من پیش ازیں ہرگز بدزدی نہ (رفتن) بعد ازیں ہم دیگر ہرگز نہ (رفتن)

۲۔ پدرت بیست روز بعد ازیں عروسی برائے شما خواہد کرد کہ در تمام قرا باغ تعریفش را (کردن)

۳۔ راست است کہ دختر بچہا بعقل (شدن) اشک حشمشان توئی آستینشان (بودن)

۴۔ برادرش باور (گفتن) ، است کہ در لندن دختران روباز در مجالس نشست و برخاست (کردن)

۵۔ ہیچو کہ ہر دو بفائدہ سفر اقرار آوردید اگر خوش بختی مراد (خواستن) مرخصم (فرمودن)

۶۔ اگر او بولایت نہ (رفتن) ، این قدر منزلت از کجا کسب (کردن)

۷۔ حال ترا برائے آں خواستم کہ اگر چارہ (داشتن) زور (کردن)

۸۔ اگر ستارہ ہا بر نصیب ما عالمیان قدرت (داشتن) ، اہل فرنگ چرا حرف انکار (کردن)

۹۔ بکالسکہ (نشستن) ، از توئی بازار ہا (گذاشتن) ، بالآخر بہ چمن زار ہائے خوب رسیدم۔

۱۰۔ ہنرے کہ نہ (داشتن) بیچارہ بہ مکر و حیلہ کسب معاش (کردن)

سبق نمبر ۱۷

ان جملوں کی تکمیل کرو۔

(۱) گفت بشرط خیریت در ایام رخصت ملاقات (کردن) ۔ (۲) دیروز ایں جا آمدم و پس فردا (رفتن)

(۳) جائیکہ آب (یافتن) ، گیاہ نمے روید ۔ (۴) اطاق خلوتی اش ہمہ تاریک مے نمود چرا کہ شمع را (افروختن)

(۵) پائے من نغزیدہ نزدیک بود از پا (در آمدن) ۔ (۶) ہمہ دعا کردند کہ انگلیس پائندہ و زندہ (بودن)

(۷) اگر درسہا خود را یاد (گرفتن) ، در امتحان ناکام نہ (ماندن) ۔ (۸) ہیچ قوت باد در القفس نمیتواں (کردن)

(۹) ترا برائے آں خواستم کہ اگر چارۂ داری (نمودن)

Marfat.com

سبق نمبر ۱۸

ان جملوں کی تکمیل کرو

۱- قربانت مادر تو! (بر خاستن) کہ پدرت در راہِ آزادی (کشتن)

۲- برخیز تا این شمشیر پدر بکمر تو (بستن)، و تورا بمیدان جنگ (فرستادن)

۳- برخیز تا دشمن تا پشت درِ دروازہ (رسیدن)، تو باید جائے پدر (بگرفتن) و کین وے (بخواستن)

۴- برخیز شیرم حلالت (بودن)، خانم فدایت (بودن)، تو جگر پارۂ نہم (داشتن)

۵- برخیز چشمہائے ات باز (کردن)، تا آں نشانۂ غیرت کہ پدرت (داشتن) در نگاہہائے تو تماشا (کردن)

۶- رفیقہائے تو انتظار تورا مے (کشیدن)، و تورا بیاری مے (طلبیدن)

۷- برخیز و بمیدان جنگ (بشتافتن)، یا باسر بلندی و فیروزی (برگردیدن)، یا مانند پدرت جاں (بسپردن)

۸- ایں روح انقلاب از کجا بہ جسم ایں مردہ (دمیدن)

۹- زناں ایران را چگونہ از قید جہالت باید (رہانیدن)

۱۰- ما ایمان (داشتن) کہ جز از راہ معارف ایں مقصود بحصول نہ (پیوستن)

سبق نمبر ۱۹

ان جملوں کی تکمیل کرو:-

روزے یکے از ملاہائے صاحب دہات باذوق ونشۂ (گفتن)، مے دانی دی شب فکرے (کردن)، و راہی پیدا (نمودن) کہ بوسیلۂ آں بمفت صاحبِ فلاں دِہ کہ ہمسایہ دہاتِ ماست میتوانیم (شدن) آقا زادہ (گفتن)، بہ (فرمودن)، چہ راہے (کردن)۔ جناب آقا (گفتن) مے (دانستن)، کہ فلاں دہ آبش از دہات ماست۔ ما بہ رعیتہائے دہ خود ما امر (کردن) کہ دیگر بداں دہ آب نہ (دادن)، و ہر قدر جنگ و دعوی (شدن)، کسے جرأت نہ (کردن)، بر ما غالب (آمدن) ازیں رو آں دہ بے آب (ماندن)۔ دہاتیاں آنجاہم (پراگندن) و چوں آب آں دہ منحصر بآبیست کہ از دہات ما مے آید۔ بہ (آوردن) بدیں صورت دِہ بے آب رو بخرابی (گذاشتن) و صاحب آں مجبور (خواستن)، کہ آں را بقیمت بسیار کم (بلکہ مفت بما دادن)، و ما بے زحمت کبدہ دیگر بدہاتِ خود (افزودن)

60328

سبق نمبر ۲۰

ان جملوں کی تکمیل کرو:۔

دریک ساعت من لشما حالی (کردن) برائے من لقین حاصل (شدن) ہر رسمے که ما (داشتن) رفتار اصل پاریس بر خلاف آں ہست مثلاً ما دستماں را حنا (بستن) فرنگیہا نہ (بستن) ما سر ما ز (تراشیدن) آنہا نہ (تراشیدن) ما با کلاه (نشستن) آنہا سر برہنہ (نشستن) ما کفش پا (کردن) ایناں چکمہ۔ ما دست غذا (خوردن) آناں با قاشق۔ اینجا آنشکار (پیشکش) (گرفتن) آنجا پنہاں (گرفتن) ما بہمہ چیز باور (کردن) آنہا ہیچ چیز معتقد نہ (شدن) زنان ما لباس کوتاه (پوشیدن) زناں آنہا بلند تر (پوشیدن) میاں ما زنان زیاد (گرفتن) عادت است در پاریس شوہر زیاد (کردن)۔

سبق نمبر ۲۱

ان جملوں میں جہاں افعال کے صیغے غلط دیکھو درست کرو:۔

(الف)

(۱) مے ترسم که از من ناخوشنود شدید (۲) پریروز سہ ہزار نفر دعوت شده بود (۳) باید تدبیر ایں کار را من معلوم کرده بودی (۴) چہره اش چنیں طور متغیر شده بود کہ او را نمے شناسم۔ (۵) ہرگز بما نگفتید که امانتداری عمل نیک بود (۶) آقا حقیقت ایں امر از من بپرسید من راست عرض کردم (۷) کارہائے زمانہ ہمیں ساں میروند (۸) اے کاش تو اسراف نہ کرده باشی و مال را تلف نہ ساختی (۹) ستارگاں ہنوز لغروب نہ رفتہ اند خفیف خفیف مے درخشیدند (۱۰) از من پرسید کہ چرا چنیں زود برگشتن میخواہم (۱۱) ہنوز از جائے خود نہ برخاست کہ رہزناں بر سرش ریختند (۱۲) چراغ را بر مسکین تا بر دیوار ہا مے بنیم (۱۳) ماہتاب از ابر ہا پیدا شده بود۔ روشنی اش ہمہ عالم را منوّر ساختہ است۔ (۱۴) خدایا بر ایں بچۂ مسکین رحم بکنید۔ بیچاره ہیچ مددگار نداشتہ است۔

(ب)

(۱) دیروز آنجا مے رسم۔ و امروز ازینجا خواہد رفتم (۲) ترا برائے ایں خواہم طلبید کہ اگر چارۂ داری بنما

Marfat.com

(۳) اگرچہ ما از او خوشدلی نداریم اما ہنرش را منکر نمیتواں شدیم۔ (۴) کاش کار شما بخوبی بگذشت وما ہم شاد کام گشتہ بودیم۔ (۵) خانۂ ما من بودیم و برادر من۔ ہمسایہا ئے ما ہمہ رفتہ بود (۶) آنگاہ یک دستۂ سرباز بودند کہ خانہائے مردم را محافظت مے کنند۔ (۷)، توقع دارم۔ زحمت قبول کن واز جانب من دریں خصوص وکیل باشی (۸) ایں کار چنداں طول نمے داشت زود تمام خواہد شد۔ (۹) خاطرت جمع باش حیلہ ہائے ایشاں بمن کارنبود (۱۰) اسم وجائے مجرمان بنوشت۔ برائے آقا بفرست۔ بعد برو ید ؛

امید ہے کہ طالب علم نے کسی حد تک صیغوں کو آزادی و سہولت بنانا سیکھ لیا ہوگا اسکے بعد دُوسرا درجہ مسلسل عبارت کو فارسی کے قالب میں ڈھالنا ہے اسی مقصود کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم ذیل میں اُردو کے متعدد قطعوں کا ترجمۂ فارسی لکھے دیتے ہیں۔ ساتھ ساتھ ہونہار انشاء پرداز کی مشق کے لئے ایسے قطعے درج کئے گئے ہیں۔ کہ وہ خود ان کا فارسی ترجمہ کرے۔ یہ عبارت کے ٹکڑے آزاد۔ شرر۔ مولوی نذیر احمد غالب شیخ عبدالقادر بیرسٹر ایٹ لاء وغیرہم جیسے ماہر نثاروں کی تحریروں سے انتخاب کئے گئے ہیں۔ تاکہ طالب علم کے سامنے اُردو نثر کے بہترین نمونے پیش کئے جائیں ؛

سبق نمبر ۲۲ (الف)

فارسی ترجمہ	فقرے
چوں خانۂ عموم رسیدم بجائے آنکہ ہمہ از ورودِ من بعدِ چنیں مدت خوشنود مے گشتند ہمہ اہل خانہ در حیرت ماندند سببش ایں بود کہ قبل از آمدن من چند نفر مہمانان در خانۂ شاں فرو کش شدہ بودند و ہیچ لبسترے باقی نہ ماندہ۔ دریں حال کہ پا از چکمہ بیروں مے زدم بگوش شنیدم۔ عمہ ام میگفت چرا پیشتر خبر نہ دادہ اینجا آمدہ است حالا چہ کنم لبستر از کجا آرم۔ چہ خوش بودے اگر امروز ایں پسر بفاصلہ صد میل دور بودے ؛	جب میں چچا کے ہاں پہنچا تو بجائے اسکے کہ میرے اتنی مدت کے بعد ملنے سے وہاں سب کو خوشی ہوتی سارا گھر حیران ہوگیا۔ وجہ یہ ہوئی کہ انکے گھر میں پہلے ہی سے مہمان اُترے ہوئے تھے اور کوئی بستر خالی نہ تھا۔ جب میں بوٹ اُتار رہا تھا میںنے اپنے کانوں سے سُنا میری چچی کہہ رہی تھی۔ کہ یہ ہم کو پیشتر اطلاع دیئے بغیر کیوں آگیا اب میں کیا کروں بستر کہاں سے لاؤں کیا اچھا ہوتا جو یہ لڑکا آج یہاں سے سو کوس پرے ہوتا ؛

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

ملا باری بارہ سال کا ہوا تو ماں کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا۔ بچارے کا سہارا یہی ماں تھی طبیعت کو بڑا ہی قلق ہوا اور بے یار و مددگار رہگیا۔ سوتیلا باپ بہت غریب ہوگیا تھا اُسنے جواب دیدیا۔ کہ میں کسی قسم کی مدد نہیں دیسکتا۔ غرض اس چھوٹی سی عُمر میں ملا باری کو پیٹ کا دھندا خود کرنا پڑا۔ لڑکوں کو پڑھاکر کچھ روپیہ پیدا کرتا۔ اور اسی طرح پیٹ بھرتا۔ ایک رحم دل پادری کو اس کا حال معلوم تھا۔ اُسنے سُورت کے مشن سکول میں داخل کرلیا۔ اور فیس کے بغیر پڑھانا شروع کیا؛

سبق نمبر ۲۲

فقرے	فارسی ترجمہ
ایک موقع پر اسے نوجوان خوب صورت لڑکا فرض کیا ہے کہ خوش ہے اور اپنے عالم میں اچھلتا کودتا ہے۔ مگر آنکھوں سے اندھا کیا ہے اس میں نکتہ یہ ہے کہ بھلائی برائی نہیں سوچتا کبھی ایک جوان آدمی بنایا ہے اور ہاتھ میں چڑھی ہوئی کمان میں تیر جوڑا ہوا ہے کہ جدھر چاہتا ہی مار بیٹھتا ہے اسکی پناہ نہیں۔ ایک موقع پر ایسی تصویر کھینچی ہے کہ پہلو میں تیروں کا ترکش لٹکتا ہی اور ہاتھ سے تیر کا پیکان سان پر تیز کر رہا ہے۔ یہ تصویر ایک ہیرے پر کھُدی ہوئی ہاتھ آئی خدا جانے کس عہد میں کھُدی ہوگی اور کیا طلسم اسمیں باندھا ہوگا؛	در یکجائے او را پسرہ جوان و خوشگل فرض کردہ اند کہ خورسند است و در عالم سرخوشی جست و خیز مے کند اما از چشم او را کور ساختہ اند دریں اشارہ است بایں کہ نیک تا بد امتیاز نمے کند۔ گاہے او را مرد جوان نقش زدہ اند۔ توی دستش کمان چلہ کردہ است و سوفار شست گذاشتہ است کہ بہر جانب کہ میخواہد خالی میکند ہیچ چیز ازاں در پناہ نیست در جائے دیگر پردہ اش را چنیں برداشتہ اند کہ تیر دانے آویزاں در بغلش است و بادست پیکان تیر را بر سان تیز میکند ایں تصویر کندہ بر الماس بدستم افتاد واللہ اعلم در چہ عہد کندہ شدہ و چہ طلسمے درآں بستہ بودند؛

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

یہ سب تدبیریں ہوئیں مگر اسکا کیا علاج تھا کہ راجپوتوں کا شمار بیس ہزار تھا۔ اور مسلمان صرف پانچ سو تھے۔ ہندوؤں کیطرف دو ہزار آدمی مارے گئے لیکن انکے مقابل میں مسلمانوں کے جو تین سو پچاس سپاہی نذر اجل ہوئے۔ انہوں نے مسلمانوں کی قوت کو بالکل کمزور کردیا۔ تھوڑی ہی دیر در لڑائی ہوئی ہوگی کہ مسلمانوں

Marfat.com

کو راجپوتوں نے گھیر لیا - اور ان کے جوانمردوں کو تھکا تھکا کر گرفتار کرنے لگے - غرض قافلہ تمام
کا تمام درہم و برہم ہو گیا - جو مرد اور عورتیں قتل ہونے سے بچ رہی تھیں - وہ کامیاب راجپوتوں
کے ہاتھ میں گرفتار ہوئیں ؏

سبق نمبر ۲۳ -

فقرے

کیوں صاحب یہ چچا بھتیجا اور شاگردی اُستادی سب پر
پانی پھر گیا - اگر کوئی ہزار پانسو کی چیز ہوتی اور میں
تم سے مانگتا تو خدا جانے تم کیا غضب ڈھاتے -
میرا کلام - خرید آٹھ دس روپے کی سو وہ بھی میں یہ نہیں
کہتا کہ مجھ کو دے ڈالو - تمکو مبارک رہے مجھ کو مُستعار
دو میں اسکو دیکھ لوں پھر تمکو واپس بھیجدوں -
اسطرح کی طلب پر نہ دینا دلیل اسکی ہے کہ مجھ کو
جھوٹا جانتے ہو - میرا اعتبار نہیں یا یہ کہ مجھ کو
آزار دینا یا ستانا بدل منظور ہے - وہ کتاب ابھی
میرے آدمی کو دیدو - باللہ و اللہ اسمیں سے جو میرے
پاس نہیں ہے نقل کر کے تم کو بھیجدونگا اگر تم کو
واپس نہ دوں تو مجھپر لعنت اور اگر تم میری قسم نہ مانو
اور کتاب حامل رقعہ کو نہ دو تمکو آفرین ؏

فارسی ترجمہ

بگو آغا آں ہمہ حقوق عمومت و اُستادی برباد رفت
اگر چیزے گرانمایہ بودے و طلب کردمے نمے تواں
گفت چہ آفتہا برپا مے کردید آں کتاب مجموعۂ
سخن خودم قیمتش ہشت دہ روپیہ آں ہم نمی گویم بمن
بہ بخشید - خودتاں رامبارک باد - من ہمیں کہ
مستعار میخواہم ملاحظہ بکنم و باز دہم - بر مسئلت ہمچنیں
حاشا زدن دلیل است برایں کہ مرا دروغ گوے
پنداریدو پیش شما ہیچ وثوق ندارم یا اینکہ مرا آزار
دادن و اذیت کردن مقصود شما ست کتاب مزبور
ہمیں حالا بہ نوکر من بدہید - آنچہ بدست نیست
نقلش برداشتہ باز خواہم داد - اگر بعد از نقل باز
نہ گردانم بر من لعنت بادو اگر شما بایں قسم من اعتبار
نکردہ کتاب بحامل ایں کاغذ ندہید برشما آفرین ؏

فارسی میں ترجمہ کرو

دو ہزار برس ہوئے کہ فرنگستان میں ایک دولتمند زمیندار رہتا تھا اور اس کے دو بیٹے تھے -
دونو کو بہت پیار سے رکھتا تھا ایک دن چھوٹے بیٹے نے آکر کہا - ابا - میں ایک اور ملک میں جا کر
رہنا چاہتا ہوں مال و اسباب کا جو حصہ آپ مجھے میراث میں دینا چاہتے ہیں اب دیدیں تاکہ میں اسے لیکر روانہ ہو
جاؤں باپ نے بیٹے کو اس کا حصہ دیدیا - اور وہ ایک دور دراز ملک میں جا بسا بڑا بیٹا باپ کے

Marfat.com

ساتھ رہا۔ زمینداری کے معاملات میں اسکی مدد کرتا۔ اور جو کچھ حکم کرتا اسکو بجا لاتا ۔

سبق نمبر ۲۴۔

فارسی ترجمہ	فقرے
قبل از شام ہر دو باز بدربار عالی رفتند۔ جمعیتے زیادی بود۔ بر کنار آبگہ۔ بر بامہائے خانہا۔ تو ئے دروازہ ہا و دریچہ ہا ہر جا کہ نگاہ می افتاد سرتا سر آدم بنظر می آمد۔ شام چراغاں کردند۔ ہمہ دربار اقدس مثل یک پارہ زر مے نمود۔ بر پیش خانہا بالکونہا و بامہا و بر پلہ ہاے آبگہ دقی الجملہ ہر سو کہ چشم انداز مے شد صفہائے چراغاں بود بے عدد و حساب و پرتو روشنی چوں بر سطح آب مے رقصید رونق نظارہ را دہ چندے افزود ۔	شام سے پہلے دونو پھر دربار صاحب پہنچے بڑا بھاری ہجوم تھا۔ تالاب کے کناروں اور مکانوں کی چھتوں پر اور دروازوں اور کھڑکیوں میں جہاں نگاہ جاتی تھی آدمی ہی نظر آتے تھے شام کو روشنی ہوئی۔ تمام دربار صاحب سونے کا ڈلا معلوم ہونے لگا چھجوں منڈیروں۔ چھتوں۔ اور تالاب کی سیڑھیوں پر غرض جہاں دیکھو جلتے ہوئے چراغوں کی بے شمار قطاریں تھیں۔ اور روشنی کا عکس تالاب کے پانی میں پڑتا تھا تو دو چند بہار نظر آتی تھی ۔

فارسی میں ترجمہ کرو

باغ امید اسوقت ایسی بہار میں معلوم ہوا کہ دل آرزو پسند گھبرا اٹھا جو چیز نظر پڑی دلفریب تھی۔ جو پھول دکھائی دیا نظر فریب تھا جس صورت کی طرف نگاہ گئی ہوش ربا تھی۔ ایک دل کدھر کدھر متوجہ ہوتا اور کس کس کا آرزومند بنتا۔ اس پھول کی خوبیوں کو دیکھ رہے تھے کہ دوسرا نظر پڑا۔ اسکی خوشنمائی کو ابھی جی بھر کے دیکھ نہیں چکے تھے کہ تیسرے پر نظر جا پڑی اور اس شوق سے گئی کہ وہیں کی ہو رہی۔ ہائے افسوس بوالہوسی باغ آرزو کی بہار دکھا دکھا کے یونہی بڑھائے چلی گئی۔ اور ہم اس میدان میں چلتے چلتے ایسے تھکے کہ سارے حوصلے پست ہو گئے ۔

لہ چراغاں کردن۔ روشنی کرنا۔ چراغ جلانا۔ کہ انگریزی لفظ بالکونی کا مفرس بالکون ہے۔ سہ چشم انداز شدن۔ دکھائی دینا۔ چشم انداز نظارہ ۔

Marfat.com

سبق نمبر ۲۵۔

فقرے

مجھ کو دیکھو کہ نہ آزاد ہوں نہ مقید ہوں نہ رنجور ہوں نہ تندرست۔ نہ خوش ہوں نہ ناخوش نہ مُردہ ہُوں۔ نہ زندہ جیئے جاتا ہُوں۔ باتیں کیئے جاتا ہوں۔ روٹی روز کھاتا ہوں۔ شراب گاہ گاہ پیئے جاتا ہُوں جب موت آئے گی مر رہونگا۔ نہ شکر ہے نہ شکایت ہے۔ جو تقریر ہے بر سبیل حکایت ہے۔ بارے جہاں ہو جسطرح رہو۔ ہر ہفتہ میں ایک بار خط لکھا کرو۔

فارسی ترجمہ

بمن نگاہ کنید۔ نہ آزاد ہستم نہ پابند نہ رنجورم۔ نہ باصحت۔ نہ آسودہ ہستم نہ ناخوش۔ نہ مُردہ ام نہ زندہ۔ ہمی زیم[1] و سخن ہمی گوئیم۔ نان ہر روز میخورم بادہ گاہے گاہے می نوشم۔ چوں اجل خواہد رسید خواہم مُرد۔ نہ سپاس میکنیم نہ شکوہ بر زبان می آرم۔ ہرچہ گفتہ می شود بر سبیل حکایت است فی الجملہ ہر کجا کہ می باشید بہر حال کہ می شوید باید یکبار در ظرف یکہفتہ نامہ خیریت بفرستید۔

فارسی میں ترجمہ کرو

یہ ٹوٹتے ہوئے ستارے بعض ملکوں میں کثرت سے دکھائی دیتے ہیں۔ ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ برطانیہ کلاں میں انکی بوچھاڑ ہوئی تھی آدھی رات سے آدھ گھنٹہ پیشتر پہلے تو ایک ایک ستارا ٹوٹتا نظر آیا۔ پھر دو دو تین تین ٹوٹتے ہُوئے دکھائی دیئے اور اس کے بعد تو ایسی بارش ہوئی کہ ایک منٹ میں پچاس ساٹھ ٹوٹ پڑے غرضیکہ صبح کے چار بجے تک حساب لگانے سے معلوم ہُوا کہ ڈھائی لاکھ کے قریب ستارے ٹوٹے۔

سبق نمبر ۲۶۔

فقرے

یہ امر مشکل سے سمجھ میں آسکتا ہے کہ زمانہ کیوں انکی اسقدر قدر کرتا ہے اسوجہ سے کہ زمانے سے بے پرواہ ہوگئے ہیں اور دُنیاوی دولت اور عشرت کو بیقدری اور نفرت کی نگہ سے دیکھتے ہیں اور سب سے طرہ یہ ہوا ہے کہ بیخودی نے اپنے بس میں

فارسی ترجمہ

این حقیقت بمشکل بفہم مے رسد کہ خلایق چرا اینان را چنیں مکرم می دارند۔ از جہت اینکہ از جہان مستغنی گشتہ اند و جاہ و عشرت این دُنیا را بے مایہ و حقیر مے شمارند و علاوہ بریں ہمہ بیخودی آنہا را در تصرف خود آوردہ محو یک خیال کردہ

---

[1] زیم کی جگہ ہمی زیم لایا گیا۔ تاکہ جیئے جانے میں جو استمرار کے معنے ہیں ان کی جھلک باقی رہے۔ ۱۲ شہاب

کر کے ایک دھن میں لگا دیا ہے۔ جو خیال دل میں	است۔ ہر فکرے کہ از خاطر شاں خطور می کند ہر
پیدا ہو گیا ہے ہر وقت اسمیں ڈوبے رہتے ہیں	لحظہ بہ آں مستغرق می مانند۔ اگر راست
انصاف سے پوچھئے تو صرف بیخودی نے ان کو	بپرسید ہمیں بے خودی آنہا را این قدر
اس قابل بنا دیا ہے۔ اگر یہ خود فراموش نہ ہوتے	غنی ساختہ است اگر خودشاں را فراموش
تو ایسے بھی نہ ہوتے جیسے کہ ہیں ؎	نمی کردند ہمچنانکہ ہستند نمی بودند ؎

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

وہ کل سب قسم کے کام کرتی ہے۔ درزی اس سے کپڑے سیتا ہے آرہ کش اس سے لکڑی چیرتا ہے۔ جلاہا اس سے کپڑا بنتا ہے۔ دھوبی اس سے کپڑے دھوتا ہے۔ کسان اس سے ہل جوتتا ہے۔ کھیت کاٹتا ہے کھیت میں پانی دیتا ہے مصوّر اس سے تصویر بناتا ہے۔ ہم جدھر چاہتے ہیں۔ اسکو موڑ دیتے ہیں۔ بند کرتے ہیں کھول لیتے ہیں۔ کوئی کام بھی ایسا نہیں کہ وہ نہ کر سکتی ہو۔ بڑے بڑے کاریگروں کی عقل اس کو دیکھ کر دنگ رہ جاتی ہے ؎

سبق نمبر ۲۷۔

فقرے	فارسی ترجمہ
کیا اس بات کا اقرار کرنا جنون ہے کہ ہم بندے	آیا ایں اعتراف کردن دیوانگی است کہ ما بندگانیم
ہیں اور اس کا بھی ہم پر کچھ حق ہے جس نے ہم کو	و او ہم بر ما حق مے دارد۔ خدا آنکہ ما را خلق کردہ
پیدا کیا ہے۔ جو ہم کو روزی دیتا ہے جو ہم کو	است۔ ما را روزی می دہد زندہ می سازد و مے
جلاتا اور مارتا ہے۔ جو پانی برساتا ہے اور زمین سے	میراند۔ باراں می ریزد و از برائے ما سرمایہ حیات از
ہمارے لئے سرمایہ حیات اُگاتا ہے جس نے ہماری	خاک مے رویاند۔ آنکہ بخاطر آسودگی و تازگی
جانوں کی شادابی اور تازگی کے لئے آب شیرین و	جانہائے ما آبخیز ہائے آب شیریں و خوش گوار
خوشگوار کی سوتیں زمین میں جاری کر رکھی ہیں اور	در زمین رواں کردہ است و برائے شگفتگی
ہماری روحوں کے انبساط کے لئے ہوا کا ذخیرہ	ارواح یک ذخیرہ وافر ہوا ارزانی داشتہ است
مہیا فرما دیا ہے۔ جس کے حکم سے چاند سورج	آنکہ بفرمانش ماہ و مہر عادتاً طلوع مے کنند و
اپنے معمول سے نکلتے اور غروب ہوتے ہیں۔ تاکہ کام	بمغرب می روند تا از برائے کار و بار معین باشد

Marfat.com

کرنے کیلئے دن ہو اور آرام لینے کیلئے رات ؀ | وشب برائے سکون ؀

فارسی میں ترجمہ کرو:-

جب دنیا کی چھوٹی سے چھوٹی چیزیں آپ سے آپ نہیں بن گئیں۔ کسی کاریگر کے بنانے سے بنی ہیں۔ تو پھر یہ آدمی اور حیوان زمین و آسمان کس طرح بنے۔ درخت کیونکر اُگے پہاڑ کہاں سے آئے۔ سورج چاند اور ستارے روشن ہوئے تو کس طرح۔ کیا یہ سب آپ سے آپ بن گئے یا کسی آدمی نے انہیں بنایا۔ نہیں نہیں جسطرح پہلی چیزیں آپ سے آپ نہیں بن گئیں اسی طرح ان کا بنانے والا بھی کوئی ہے۔ جس کی طاقت جس کی قدرت جس کی صنعت جس کی حکمت و عقل سب سے بڑھ کر ہے وہی خدا ہے اسی کا نام اللہ ہے ؀

سبق نمبر ۲۸

فقرے

اسی حال میں دیکھتے ہیں کہ ایک بزرگ آزادوضع قطع تعلق کا لباس بر میں خاکساری کا عمامہ سر پر آہستہ آہستہ چلے آتے ہیں تمام علما و صلحا مؤرخ اور شاعر سر جھکائے انکے ساتھ ہیں۔ وہ دروازے پر آکر ٹھیرے سب نے آگے بڑھنے کی التجا کی تو کہا معذور رکھو۔ میرا ایسے مقدموں میں کیا کام ہے اور وہ فی الحقیقت معذور رکھے جاتے اگر تمام اہل دربار کا شوق طلب ان کے انکار پر غالب آتا وہ اندر آئے ایک طلسمات کا شیشہ مینائی ان کے ہاتھ میں تھا کہ اسمیں کسی کو دودھ کسی کو شربت کسی کو شراب نظر آتی تھی۔ ہر ایک کرسی نشین انکو اپنے پاس بٹھانا چاہتا تھا مگر وہ اپنی وضع کے خلاف سمجھکر کہیں نہ بیٹھے

فارسی ترجمہ

درہمیں اثنا می بینند کہ بزرگے آزادوضع رختِ قطع علایق در بر کردہ دستارِ تواضع بر سر گذاشتہ باہستگی و وقارے آید ہمہ علما و صلحا و مورخین و شعرا سر افگندہ ہمپائے ہستند۔ دمِ دروازہ وا ایستادہ وہمہ کساں قدم فرا ترک گذاشتن التماس نمودند گفت معذور دارید ہمچنیں مرافعہا من چہ دخل دارم و فی الحقیقت او را معذور می داشتند اگر تمنائے اہل دربار بر انکارش غالب نمی آمد۔ داخل شد۔ یک شیشہ مینائی از طلسم بدستش بود کہ کسے در آں شیر می پنداشت۔ کسے شربت وکسی بادہ۔ ہر کرسی نشین می خواست کہ او را در پہلوی خود بنشاند مگر او ایں را خلاف وضع خود شمردہ ہیچ جا نہ نشست فقط ازیں گوشہ تا آں

Marfat.com

فقط اس سرے سے اس سرے تک گردش کی اور چلے گئے۔ وہ حافظ شیراز تھے۔ اور شیشہ مینائی ان کا دیوان تھا۔ جو اس فلک مینائی کے دامن سے دامن باندھے ہے۔

گردش کرد و برفت۔ این بزرگ حافظ شیراز بود و شیشۂ مینائی دیوان شعرش کہ در رفعت پائیگاہ با دامن فلک مینائی دامن بستہ است۔

فارسی میں ترجمہ کرو:-

ڈاکٹر ہیرن میرے ہم قوم تھے۔ میں کھڑے کھڑے انکے مکان پر جاتا اور چلا آتا۔ جب کئی بار آنا جانا ہو چکا تو انھوں نے اپنی لڑکی سے میرا تعارف[1] کروایا۔ پندرہ سال سے کچھ زیادہ ہونے کے باوجود بھی وہ ہنوز کنواری تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے اسکی وجہ یہ بتلائی کہ اب تک کوئی بَر نہ مل سکا لیکن افواہ یہ تھی کہ اس کی نسل میں کچھ خرابی ہے۔ اس کے علاوہ اسمیں کوئی اور نقص نہ تھا۔ وہ بہت ذہین اور عقلمند تھی اور ساتھ ہی حسین۔ اسلئے میں اکثر اس سے بات چیت کرتا اور اسمیں بسا اوقات اتنی رات گذر جاتی کہ میں اپنی بیوی کو دوا پلانے کے وقت سے بھی بہت دیر بعد گھر پہونچتا۔

سبق نمبر ۲۹

فقرے	فارسی ترجمہ
وہ افغان جو سامنے سے ہٹ کر آگے بھاگ گئے تھے یا دائیں بائیں دروں میں گھس گئے تھے پہاڑیوں کے نیچے جا کر اوپر چڑھ آتے ہیں۔ اور دروں کے اندر کی مخلوق بھی آ پہنچتی ہے۔ اوپر سے گولیاں اور تیر برساتے ہیں۔ ورنہ پتھراؤ حقیقت تو یہ ہے کہ ایسے موقع پر جہاں فوج سمجھ چکی تھی۔ کہ میدان صاف کر کے آگے بڑھے ہیں انکا فقط عمل مچانا کافی ہوتا ہے۔ اور سامنے کی لڑائی تو کہیں گئی ہی نہیں۔ وہ میدان تو	افغاناں کہ از پیش باز پس رفتہ گریختہ بودند یا دست راست و چپ بہ تنگہائے فرو خزیدہ بودند۔ زیر تپہ ہائے راہ رفتہ بالا می آیند و مردم کہ میان درہ ہائے می باشند ہم سر می زنند از بالا فشنگ و تیر می بارند و اگر نہ سنگ و حقیقت الامر این است کہ در جائیکہ لشکریاں یقین کردہ بودند کہ میدان از دشمن پاک کردہ اقدام نمودہ بودند ہیاہو انداختن شاں ہم کفایت میکند و الا جنگ رو در رو ہم دست شاں بہست۔ و آں چارہ تا پست جویں بہ

[1] معرفی نمودن ۱۲

ہر وقت تیار ہے۔ جب تک کمر میں آٹا بندھا ہے ہو چکا گھروں کو بھاگ گئے۔ کچھ وہ گئے۔ کچھ اور کھانا باندھ لائے کچھ اور نئے آن شامل ہوئے۔ غرضیکہ بادشاہی لشکر جتنا آگے بڑھے اور پچھلی مسافت طے ہو اتنا ہی گھر کا رستہ بند ہو جاتا ہے اور وہ بند ہوا تو سمجھ لو کہ خبر بند۔ رسد بند۔ گویا سب کام بند؛	کمر بستہ آید ست میباشد۔ وقتیکہ بشد پسوے خانہائے خود شان باز پس می آرند۔ در اثنائیکہ آنان میروند چند نفر دیگر خورش آوردہ وارد می شوند و چند دیگر ترہم شریک میگردند۔ فی الجملہ چندانکہ قشون شاہی پا پیشتر گذارند و مسافت بیمودہ زیاد میشود ہماں قدر راہ وطن مسدود میگردد و بمجرد بستہ شدن آں گویا مراسلت مقطوع شد و رسد ممنوع یعنی ہمہ کارہا معطل؛

فارسی میں ترجمہ کرو؛۔

جب کوئی بیرونی دشمن حملہ کرتا ہے تو سامنے ہو کر مقابلہ کرنے میں ایک اونچی پہاڑی پر چڑھ کر نقارہ بجاتے ہیں جہاں جہاں کہ آواز پہنچی۔ ہر شخص کو پہنچنا واجب ہے دو دو تین تین وقت کا کھانا کچھ روٹیاں کچھ آٹا گھر سے باندھے ہتھیار لگائے اور آن موجود ہوئے۔ جب وہ ٹڈی دل سامنے پہاڑیوں پر چھایا نظر آتا ہے۔ تو بادشاہی لشکر جو میدان کے لڑنے والے ہیں دیکھ کر حیران ہو جاتے ہیں اور جب خیال آتا ہے کہ کتنے اور کیسے پہاڑ ہم طے کر کے یہاں آئے پیچھے تو وہ رہے اور آگے یہ بلا۔ نہ زمین کے نہ آسمان کے اس وقت خدا یاد آتا ہے؛

سبق نمبر ۳۰

فقرے	فارسی ترجمہ
ایکدن صبح کو ہماری ملاقات کے لئے ایک ایسی وضع کا امیر آیا۔ جو چینیوں کی شکل وشباہت کا نہ تھا۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ شخص فرانسیسی ہے جو مدت ہوئی کہ پیرس کے پادریوں کے ہمراہ یہاں آیا تھا اور یہیں رہ پڑا اور رفتہ رفتہ اعلیٰ مرتبہ پر پہنچ گیا۔ اس امیر نے مجھ سے فرانسیسی زبان میں گفتگو کی۔ اور اس کے ذریعے سے مجھ کو	روزے علی الصباح رئیسے برائے ملاقات آمد کہ وضعش باوضع چینیاں مانا نبود۔ بعد تحقیق معلوم شد کہ آدم فرنگی بود و مدتے گذشتہ کہ از پاریس ہمراہ کشیشہا اینجا وارد شدہ و ہمیں جا اقامت گزیدہ و بتدریج بمرتبہ اعلیٰ فائز گردیدہ بود۔ ایں دولتمند بزبان فرانسہ با من حرف میزد و بوساطتش آن احوالاتِ این دیار معلوم شد کہ در زمانہا بکار کتاب من میخورد این مرد اکثر برائے

Marfat.com

اسطرف کے وہ حالات معلوم ہوئے جو میری کتاب کیلئے ازبس کارآمد تھے۔ یہ شخص اکثر میرے پاس آتا اور گھنٹوں بیٹھا کرتا تھا اور وہاں کے باشندوں کے عادات و رسوم و طرز معاشرت کی نسبت وہ باتیں سناتا کہ میں دل سے اس کا گرویدہ ہوگیا اور سمجھا کہ میری کتاب اسکی بدولت ایسی لاجواب بنے گی کہ پڑھنے والے عش عش کرینگے اور میرا بڑا نام ہوگا۔

ملاقاتم مے آمد و ساعتہا با وصحبت می شد و نسبت باہل ایں بلاد و طرز معاشرت و رسم ہائے شاں چندیں سخن مے زد کہ از تہ دل رہین منتش گشتم و گمان بردم کہ کتاب من بواسطہ او چناں بے نظیر خواہد شد کہ خوانندگاں مرحبا خواہند گفت و اسم و رسم نصیب من خواہد بود۔

فارسی ترجمہ کرو:-

چالیس دن تک مسجد ملا طوطا کے نالوں سے اور گھر نزہت النسا کے فغان سے میدان قیامت تھا۔ جب ماتم کی رسمیں ہو چکیں اور چار ماہ اور دس دن ایام عدت گذر گئے تو ملا طوطا نے محلہ کے مقتدر لوگوں سے یہ کہا کہ بہتر تھا کہ میں مرجاتا اور ان مصیبتوں سے نجات پاتا جس خیال کو کہ میں ظاہر کرنا چاہتا ہوں وہ شرافت اور حمیت سے بعید ہے لیکن کیا کیا جائے کہ بعض امور ایسے ہیں کہ انسان انکے اظہار سے مجبور ہے میں دیکھتا ہوں کہ نزہت کی زندگی نہایت خطرہ میں ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس سے نکاح کر لوں۔ ممکن کہ اس سے کوئی اطمینان کی صورت پیدا ہو جائے۔ محلہ کے سفید ریش سادہ لوحوں نے اس تجویز کو پسند کیا۔ اور دونو کا نکاح ہوگیا۔

سبق نمبر ۳۱۔

فقرے	فارسی ترجمہ
امیر کو جوں جوں آرام کے اسباب ملتے جاتے ہیں کہے جاتا ہے اور اور غریب کو جو مل گیا اسی کو صبر شکر کے لیکر بال بچوں میں خوش ہو بیٹھتا ہے گرمی میں دوپہر کے وقت درختوں کا سایہ اسے خسخانہ سے بہتر ہے اور سردی میں سورج اس کے	دولتمند چندانکہ اورا اسباب راحت میسر گردد می گوید دیگر میخواہم و باز دیگر۔ مرد بے سرمایہ ہر چہ بدستش فتد ہماں را بصبر و شکر گرفتہ میان کس و کوئے خویش خوشگذرانی میکند۔ در تابستان وقت نیمروز سایہ درختاں اورا از راحت خسخانہ خوشتر است و در زمستاں

Marfat.com

کمرے کی انگیٹھی ہے۔ رات کو اگر مکلف لحاف بستر
نہیں تو کیا ہوا گدڑی یا کملی میں لپٹا ہوا ہے یا
چند سوکھی لکڑیوں کا ایک ڈھیر جمع کر لیتا ہے
اور ان کو جلا کر اسکے قریب رات کاٹ دیتا ہے
گھر میں اتفاق ہو تو ایسی غریبی بھی کٹ جاتی ہے
اور پھر دولت تو ڈھلتی ہوئی چھاؤں ہے کیا جو
غریب ہیں وہ ہمیشہ غریب ہی رہینگے۔ کیا ان کی
یا انکی اولاد کی کبھی نہیں سنی جائیگی۔ نہیں امید
انکے کان میں یہ خوش کن آواز ڈالتی ہے ؎

رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند
چناں نماند و چنیں نیز ہم نخواہد ماند

فارسی میں ترجمہ کرو۔

آفتاب آتش تاب طاقتش ہست شب اگر لحاف
ملایم میسر نمی شد مضایقہ ندارد۔ خود را بگلیم یا کملی
بپیچید یا بنشستہ ہیزم سوختنی گرد آوردہ آتش بر کردہ
پیش آں شب را بروز می آرد و اگر زن و زندگی داشتہ باشد
و خوش صحبتی۔ زمانہ غربت ہم بسر می آید۔ غیر ازیں
دولت مثل سایہ ناپائدار است۔ آیا آنانکہ فلک زدہ
ہستند باید ہموارہ ہمچناں بمانند و دعائی خود شاں
یا اولاد شاں باجابت نرسد۔ امید ایں نوائے
جاں پرور بگوش شاں مے زند ؎

رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند
چناں نماند و چنیں نیز ہم نخواہد ماند

یہ دو تو باتیں تو جھٹ تمہاری سمجھ میں آگئیں مگر تم اس بات کا اندازہ نہیں کر سکتے کہ سورج کتنا بڑا ہے۔ اگر سورج کو فٹ بال کے برابر مانیں تو اسکے مقابلے میں زمین ایک چھوٹا سا جوار کا دانہ ہوگی۔ کیونکہ اگر سو زمینیں برابر رکھی جائیں تو کہیں جا کر سورج کی چوڑائی کے برابر ہوں۔ اسی طرح اگر ترازو کے ایک پلڑے میں سورج کو رکھیں تو وزن برابر کرنے کے لئے دوسرے پلڑے میں تین لاکھ زمینیں بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ رکھنی پڑینگی ان باتوں سے کچھ کچھ سمجھ میں آتا ہے کہ سورج کتنا بڑا ہے۔

سبق نمبر ۳۲۔

فقرے

صاحب تم اچھے خاصے عارف اور تمہارا
کشف سچا ہے۔ میں راہ دیکھ رہا تھا کہ تمہارا
خط آئے تو جواب لکھوں۔ کل تمہارا خط شام
کو آیا۔ آج صبح کو جواب لکھا گیا۔ بات یہ ہے

فارسی ترجمہ

آغا خیلے صاحب معرفت ہستی و کشف راست
میداری۔ دیدہ براہ بودم کہ نامۂ شما برسد من جواب
بنویسم۔ دیروز وقت شام خط شما در آمد۔ جوابش
امروز صبح نوشتہ شد حقیقت الامر اینست کہ ناموس

Marfat.com

آدمی کے لئے محلّے کا نام پتا ضرور نہیں میں غریب آدمی ہوں مگر فارسی انگریزی جو خط میرے نام کے آتے ہیں تلف نہیں ہوتے بعض فارسی خط پر پتہ محلہ کا نہیں ہوتا اور انگریزی خط پر تو مطلق پتہ ہوتا ہی نہیں شہر کا نام ہوتا ہے ؎	آدم نام برادر را چگونگی محلہ لازم نیست من یک مرد کم مایہ ہستم با وصف آں خطوط پارسی و انگلیزی کہ باسم خودم مرسوم باشد گم نمی شود ۔ بعض کاغذ ہائے فارسی اسم محلّہ بر آنہا ثبت نمی باشد وخطوط انگلیزی اصلاً از و معرّا باشد ہمیں اسم شہر دارد وبس ؎

فارسی میں ترجمہ کرو :- (very Diffi)

چند سال کا ذکر ہے کہ پنجاب کے ایک پہاڑی مقام میں وبائی بخار پھیل گیا ۔ لوگ قصبے کے مختلف محلوں اور جدا جدا مکانوں میں رہتے تھے ۔ اس لئے یہ خیال بھی محال تھا کہ بیماری چھوت سے پھیلی ہے ڈاکٹر کے پاس ہر روز نئے مریضوں کی اطلاع پہنچتی تھی ۔ مگر حیران تھا کہ صحت کے لحاظ سے عمدہ موقع پر آباد ہے پھر جو یکایک بیماری نمودار ہو گئی اس کی کیا وجہ ہے ۔ چنانچہ ڈاکٹر نے تحقیقات شروع کی ۔ پتہ لگاتے لگاتے معلوم ہوا کہ جن جن لوگوں کو بخار ہوا تھا ۔ انہوں نے ایک ہی گوالے کے ہاں سے دودھ لیا تھا ۔ اور اس کی گائے بیمار تھی ؎

سبق نمبر ۳۳ -

فقرے	فارسی ترجمہ
میرے دوستو ۔ وہ ملک تو دنیا ہی نئی ہے ۔ کیونکر لکھوں کہ تمہارے تصور میں تصویر کھینچوں یہ عالم ہے کہ چاروں طرف پہاڑ درختوں کا بن گھاٹی ایسی تنگ کہ دو تین آدمی بمشکل چل سکیں ۔ رستہ ایسا کہ پتھروں کی اتار چڑھاؤ پر ایک لکیر سی پڑی ہے ۔ اس کو سڑک سمجھو گھوڑوں کا ہی دل ہے اور انہیں کے قدم ہیں کہ چلے جاتے ہیں ۔ کبھی دائیں پر کبھی بائیں پر کہیں دونوں طرف	رفیقہا مرآں دیار عالم دیگر است چہ طور رقم کنم کہ در مخیلۂ شما صورت گیرد منظر ایں است کہ چہار سو کوہسار و درختاں انبوہ و درہ اینقدر تنگ کہ دو سہ نفر بآسانی راہ رفتن نمی توانند ۔ راہ ایں چنیں دشوار گزار کہ بر گذرگاہ سنگہا گویا خطے پیدا شدہ است ہمیں را راہ فرض بکنید آفرین بادبر اسپہا و بر ثبات قدم شاں کہ چنیں راہ مے پیمایند ۔ گاہ دست راست گاہ دست چپ گاہ ہر دو طرف غارہائے ژرف

Marfat.com

کھڈ ہیں کہ دیکھنے کو جی نہیں چاہتا۔ ذرا پاؤں اِدھر اُدھر ہُوا لڑھکا اور گیا۔ یہ عالم ہوتا ہے کہ نفسی نفسی پڑی ہوتی ہے ایک بھائی لڑھکا جاتا ہے دوسرا بھائی دیکھتا ہے۔ اور آگے ہی قدم اٹھاتا جاتا ہی کیا ذکر جو سنبھالنے کا خیال آئے۔

است کہ دل بہ نگاہ کردن میل نکند اینکہ کسی از پا درآمد فرو لغزید و بگذشت۔ ایں ہرج مرج باشد دیک عالم نفسی نفسی۔ برادرے فرومی غلطد برادر دیگرش مے بیند و پیشتر قدم می نہد بے فکر از آنکہ او را دستگیر باشد۔

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

اے اس ویران بستی کے باشندو دیکھو تمہارے پاس میرا ایک پھول آیا ہے کہیں مرجھا نہ جائے۔ وہ اکثر سونے میں اپنے منہ سے چادر تک کا کونہ ہٹا دیا کرتا تھا۔ کہیں خاک کے نیچے اس کو تکلیف نہ پہنچے۔ اگر وہ چونک پڑے تو اسے آہستہ آہستہ تھپک دینا۔ اسے مچھروں کے کاٹنے کی برداشت نہ تھی۔ خدا کے لئے ذرا دیکھتے رہنا۔ کہیں کوئی موذی کیڑا اس کے ننھے سے نرم و نازک بدن پر حملہ نہ کر بیٹھے۔ اگر ہو سکے تو اسے اپنے پہلو میں سلانا دیکھنا۔ میرے موتی کی آب نہ جائے۔ میرے ہیرے کی چمک زائل نہ ہو۔ میرے لال کو کچھ ملال نہ ہو۔

سبق نمبر ۳۴

فقرے

ذرا آنکھ کھول کر دیکھو کیا بہار ہے۔ نسیم کے ہلکے جھونکے۔ بادِ صبا کی اٹھکیلیاں چلتے ہوئے پانی بہتی ہوئی ندیاں شفاف جھیلیں ذخار سمندر آسمان سے باتیں کرتے ہوئے پہاڑ اور انکی برف سے ڈھکی ہوئی چوٹیاں پھولوں کے تختے اور پھلوں سے لدی ہوئی ڈالیاں درخت اور انکے ہرے ہرے پتے سبزہ اور اس کا فرش زمردین۔ پکتے ہوئے کھیت اور اس میں قوت زندگی سے بھرے ہوئے سنہری خوشے نگاہ کے لئے جنت نہیں تو

فارسی ترجمہ

چیزے چشم را وا کردہ ببیند چہ بہار است۔ نفسہائے سبک بار نسیم۔ نازک خرامیہائی باد صبا۔ آبہائے رواں۔ سبک خیز ہائے تیز رفتار۔ دریاچہ ہائے شفاف۔ بحر ہائے پر آب کوہسار فلک رفعت و قلہ ہائی پُر برف کوہ۔ چمن زار ہا و شاخہائے باردار۔ اشجار و برگہائے سبز فامش۔ سبزہ و فرش زمرد نگارش۔ کشت زار ہائے رسیدہ و دراں خوشہائے زریں کہ از قوت حیات لبریز است ایں ہمہ اگر برائے نگاہ جنت نیست

Marfat.com

کیا ہے؟ دیگر چیست؟

فارسی میں ترجمہ کرو:-

ابا جان کہتے تھے کہ ان کی کمر سی ٹوٹ گئی ہے۔ اور بصارت میں بھی فرق آ گیا ہو بکل سی میں دیکھتی ہوں کہ وہ داہنے ہاتھ میں عصار کھنے لگے ہیں۔ اور بایاں ہاتھ ہمیشہ کمر پر رہتا ہی۔ اماں جان تو جو کل سی لیٹی ہیں اٹھی ہی نہیں ایک دفعہ کوشش کی تھی مگر اٹھا نہ گیا۔ آیئے اور انکی مزاج پرسی کیجئے بھائی جان میں سچ کہتی ہوں کہ اگر وہ تمہیں ایکبار اور دیکھ لیں۔ تو بالکل اچھی ہو جائیں بھائی جان ہے تمہارے چلے آنیکے بعد تمہارے سب دوست جمع ہوئے تھے مگر جانے کیا بات کسی کا دل نہ لگا۔

سبق نمبر ۳۵

فقرے	فارسی ترجمہ
نئے مکانات میں سرکاری کالج ہندو کالج اور ریل کا پل دیکھنے کے لائق ہے پل پر سے بنارس کا نظارہ بھی دیکھنے کے قابل ہے۔ شہر دریا سی بہت اونچا ہی اور کمان کی طرح کنارے کنارے آباد ہے۔ سینکڑوں گھاٹ بنے ہوئے ہیں۔ بعض پرانے بعض نئے مگر سب کے سب پتھر کے ہیں گھاٹوں پر پتھر کی سیڑھیوں سی چڑھتے ہیں بعض ان میں سے اتنے اونچے ہیں کہ سو سے زیادہ سیڑھیاں چڑھنی پڑتی ہیں۔	درعمارات جدیدہ درس گاہ دولتے درس گاہ ہنود و پل راہ آہن منظرے خوب دارد از روی پشت پل شہر بنارس ہم نظارۂ خوبیست۔ شہر از دریا بسیار بلند تر واقع است وہمچو قوس بر کنارش آباد است صدہا آبشخور ہائے ساختہ اند۔ بعض کہنہ بعض نو تعمیر کردہ مگر ہمہ از سنگ تمام آبشخور ہا پلہ ہائے سنگیں میخورد بعضے از آنہا ایں قدر بلند است کہ زیادتر از صد پلہ ہائے می دارد۔

فارسی میں ترجمہ کرو:-

جب میز پر سے چادر اٹھ گئی تو ڈاکٹر اس سے کوئی ایک گھنٹے تک بڑے فایدے اور کام کی باتیں کرتا رہا۔ پھر اس کو سونے کی اجازت دی۔ دن بھر کا تھکا ہوا تو تھا ہی بڑی خوشی سے ایک نوکر کے ہمراہ ایک کمرے میں گیا۔ جو اسکے سونے کیلئے مقرر کیا گیا تھا۔ کیا دیکھتا ہے کہ وہاں نہ تو کسی قسم کا اسباب ہے نہ فرش صرف ایک سادی سی مسہری پڑی ہوئی ہے اور اس کے اوپر ایک

Marfat.com

ایسا سخت گدیلا کہ جس سے زمین پر ہی سونا بہتر ہے۔ پھر تو دولتمند ضبط نہ کر سکا جھنجھلا کر نوکر سے کہنے لگا کہ او بد ذات مجھ کو ہرگز یقین نہیں آتا کہ ڈاکٹر نے میرے سونے کیلئے یہ کمرہ مقرر کیا ہو۔ یہ تو کتوں کے بھی سونیکے لائق نہیں۔ چل مجھے دوسرا کمرہ بتا جہاں ذرا نیند تو آئے ؛

سبق نمبر ۳۶۔

فارسی میں ترجمہ کرو :۔

رفتہ رفتہ میری عمر میں زیادتی ہوتی گئی اور وہ دن آپہنچا جس دن میں نے اچھی طرح دیگر محبت کرنے والیوں اور اپنی پیاری ماں میں تمیز کرلی۔ اور دماغ میں جمالیا کہ سب سے زیادہ چاہنے والی سب سے زیادہ شفیق یہی میری ماں ہے۔ ماں کے مفہوم کو سمجھنا ابھی میری سمجھ سے باہر تھا میں نے اپنی لئے اس کو سب سے زیادہ شفیق اور ایک نعمت عظمیٰ سمجھا تھا۔ لیکن اسوقت ماں ہی کہنا مناسب ہے کیونکہ وہ دراصل ماں تھی۔ ہاں تو کس طرح تمیز ہوئی میں پہلا دن بیان کروں۔ یوں ہوا کہ مجھے میری ماں کی گودی سے کسی نے لے لیا کچھ دیر تو میں نے خاموشی اور گھبراہٹ میں گزار دی پھر رونا شروع کیا اب کیا تھا ایک سے دوسرا اور دوسرے سے تیسرا مجھے لینے لگا۔ میرا دل تھا جسکو کسی گود میں قرار نہ تھا۔ میری آنکھیں کچھ کھلی کچھ بند انہیں آنکھوں کو ڈھونڈ رہی تھیں۔ کسی نے بھوکا سمجھ کر دودھ دیا۔ کسی نے گا بجا کر بہلانا چاہا۔ میرا سنبھلنا مشکل تھا۔ آخر اسی محبت بھری گود میں مجھے پہنچایا وہاں پہنچنا تھا کہ باچھیں کھل گئیں ؛

سبق نمبر ۳۷

اس کی مثال ایک ملاقات میں انہوں نے عجیب سنائی کہنے لگے ایک شخص کے پاس ایک قلمی نسخہ موجود تھا۔ میں نے ہر چند اس سے کہا کہ وہ قیمتاً میرے ہاتھ وہ نسخہ بیچ دے وہ راضی نہیں ہوا۔ اس کا سبب یہ نہیں تھا کہ وہ خود اس کتاب کا قدر شناس تھا بلکہ وہ بالکل بے علم تھا۔ اور اس کتاب کی اصلی خوبی سے بے خبر تھا۔ صرف یہ جانتا تھا کہ پرانا نسخہ ہے اور اس کی جلد خوبصورت ہے۔ بے ضرورت کیوں بیچوں۔ آخر تنگ آکر میں نے اس سے دیکھنے کے لئے وہ نسخہ مانگ لیا اور اس کی خوبصورت جلد سے اصلی کتاب جدا کرکے اس کتاب کی جگہ کوئی اور قلمی کتاب جو اس تقطیع کی تھی اور اتنی ہی بڑی تھی۔

Marfat.com

جڑوا ی۔ مالک کی ناواقفیت کی یہ حالت تھی کہ واپس لیتے وقت اسنے جلد کی حالت کو دیکھ لیا کہ اچھی ہے اور خراب نہیں ہوئی۔ اسے خبر بھی نہ تھی کہ جلد کے اندر کیا سے کیا ہوگیا۔ میں نے اپنے ضمیر کو یہ کہہ کر تسلی دے لی کہ وہ شخص اس کتاب کے رکھنے کا اہل نہ تھا۔ اس لئے اس سے اس کا چھن جانا ہی اچھا تھا۔

سبق نمبر ۳۸

میں بیگناہ ہوں جس دماغ میں آج سے پندرہ بیس برس پہلے میری محبت کے خیالات بھرے ہوئے تھے۔ آج اس میں قتل کی تجویزیں ہیں شہزادے۔ جن آنکھوں سے آج خون ٹپک رہا ہے یہ کبھی میری طرف پیار و محبت سے بھی اٹھتی ہیں۔ اگر تیری کامیابی صرف میری موت پر منحصر ہے۔ تو میں یہ جان قربان کرتی ہوں۔ لیکن نافرمانی کا الزام میرے اوپر بہتان ہے۔ الیاس وہ کام نہ کر کہ میرے دونوں بچے دنیا میں ذلت کی زندگی بسر کریں۔ میں جانتی ہوں کہ تھوڑی دیر میں میرا جسم اس فرش پر تڑپ رہا ہوگا۔ اور جب تک تیری آنکھیں مجھ کو مردہ نہ دیکھلیں تیرا دل ٹھنڈا نہیں ہوسکتا۔ میں اپنا خون معاف کرتی ہوں بائیس برس تیرے ساتھ زندگی بسر کی۔ تیری بدولت دنیا کے لطف اٹھائے ایک ایسے رفیق کو جان نذر کردینا کوئی بڑی بات نہیں۔ اب میں اجازت دیتی ہوں کہ تو شوق سے اپنی خواہش پوری کر۔

ابھی یہ پہلا فقرہ ختم نہ ہوا تھا کہ ظالم الیاس نے آبدار خنجر کو حرکت دی اور عین اسوقت جبکہ مظلوم شہزادی کی آنکھیں اپنے خاوند کے چہرہ کو تک رہی تھیں اس کے کلیجہ میں بھونک دیا۔

سبق نمبر ۳۹

آج بہت دنوں کے بعد تمہاری خیریت ابا جان کی زبانی معلوم ہوئی جس روز سے تم گئے ہو کسی طرح طبیعت کو قرار ہی نہیں۔ رہ رہ کر یہی سوچتی ہوں کہ تم مجھ سے ناراض ہو کر گئے ہو۔ سوائے اسکے اور کوئی جاننے کی بات نہ تھی میں غریب لاچار ہوں اور سوائے خدا کے اور تمہارے کوئی میرا وارث و نگران نہیں۔ جب تم ہی ناراض ہوگئے تو بتاؤ میں کس امید پر جیوں۔ میں ہر وقت خطاکار ہوں۔ قصوروار ہوں۔ بری ہوں۔ نالائق ہوں بدنصیب ہوں۔ مگر تمہاری ہوں تم اگر خفا ہو تو خدا کیلئے معاف کردو میں ہاتھ جوڑ کر معاف کراتی ہوں۔ اور ہاں مجھ دکھیاری سے خفا

Marfat.com

ہو کر تم اپنا بھرا پُرا گھر کیوں چھوڑتے ہو۔ میں حاضر ہوں۔ تم آؤ اور جو کچھ سزا چاہو مجھے دو۔ واقعی مجھ سے تمہیں آرام نہیں پہنچا۔ میں بدتمیز ہوں۔ جو کچھ ہوں تمہاری لونڈی ہوں۔ میرا اور کوئی ٹھکانا بھی نہیں جہاں میں جا پڑوں۔ صرف تمہارا گھر ہے جسمیں ساری عمر بسر کرنی ہے۔ اگر کوئی ایسا بڑا قصور مجھ سے ہو گیا ہے جو تم معاف نہیں کر سکتے تو خیر میں اس دُنیا ہی کو چھوڑ دوں گی جاؤں گی۔ مگر تمہاری دہلیز سے زندہ نہ جاؤں گی۔ فقط

تمہاری خطاوار بدقسمت زبیدہ

سبق نمبر ۴۰

شنو انگ جو معصوم کے نام سے مشہور ہے۔ جب چین کے تخت پر بیٹھا تو اسنے حکم دیا کہ تمام قیدی جو سابقہ بادشاہوں کے عہد میں بے انصافی سے قید خانے میں اسیر ہیں فوراً رہا کر دیئے جائیں۔ اس آزاد کردہ تعداد میں سے جو بادشاہ کے شکریئے کیلئے آئے ایک بوڑھا بھی تھا جو بادشاہ کے قدموں پر گر پڑا۔ اور کہنے لگا اے چین کے بڑے مالک مجھ کمبخت کی طرف دیکھ جسکی عمر اس وقت پچاسی برس کی ہے اور میں بائیس برس کی عمر میں جیلخانے میں قید کیا گیا تھا۔ مجھ بیگناہ کو بغیر اس کے میرے الزام لگانے والے میرے سامنے بھی لائے جاتے قید خانے میں بھیجدیا گیا۔ میں پچاس برس سے زیادہ تنہائی اور اندھیرے میں رہا ہوں اور اس مصیبت سے مانوس ہو گیا ہوں۔ اب اس سورج کی چمک سے جس کا دیدار تیری بدولت مجھے نصیب ہوا میری آنکھیں چندھیاتی ہیں۔ اے شاہ مجھے اجازت دے کہ میں اپنی بقیہ مصیبت کی زندگی بھی اسی قید خانے میں گذار دوں۔ میری اندھیری کوٹھری کی دیواریں مجھے ان شان و شوکت کے محلوں سے زیادہ پیاری معلوم ہوتی ہیں۔ میری زندگی کے دن اب تھوڑے ہی باقی رہ گئے ہیں اور میں نہایت ناخوش اور رنجیدہ رہونگا۔ اگر میں اسی قید خانے میں واپس نہ بھیجدیا جاؤں جس میں اپنی جوانی کے دن میں نے گذارے ہیں۔

سبق نمبر ۴۱

مینے پروفیسر اقبال کو بھی دیکھا ہے اور ڈاکٹر اقبال کو بھی سیالکوٹی اقبال کو بھی اور لاہوری اقبال کو بھی۔ یوروپین اقبال کو بھی دیکھا ہے اور لندنی اقبال کو بھی۔ مگر کبھی آدمی نہیں پایا وہ ازل سے حیوان ہیں اور جبلت ابدی کے نشان ہیں۔ ہندوستان کے آدمی حیوان کے لفظ کو مکروہ جانتے ہیں مگر میں اس

Marfat.com

لفظ میں جان پاتا ہوں جو ہند کے کسی انسان میں نہیں۔

برسات میں مکھیاں اور پروانے دو نو پیدا ہوتے ہیں اور دو نو جاندار کہلاتے ہیں مگر ایک آدمی کو ستاتا ہے اور مگس بھیجا کا نام پاتا ہے اور دوسرا شمع کے رُخ پر قربان ہو جاتا ہے اور عبرت ڈھونڈنے والوں کو صبح کے وقت اپنی لاش دکھا کر رلاتا ہے۔

اقبال بھی ایک پروانہ ہے جوان دیکھی شمع کا دیوانہ ہے مکھیاں اسکے اشعار کو مٹھاس سمجھ کر چاٹتی ہیں اور پروانے شعلہ سمجھ کر قربان ہونے آتے ہیں۔

سبق نمبر ۴۲

رمضان مبارک میں جو طرز زندگی اور حالت معاشرت ایران میں دیکھی اس کا تذکرہ کرتی ہوتی۔ صبح کو نماز و تلاوت کلام پاک سے فارغ ہونے کے بعد بیبیاں گھر کے کاروبار میں مصروف ہو جاتی ہیں۔ دن کو تھوڑی دیر سوتی بھی ہیں۔ نہ اس طرح کہ روزہ گیا رکھا اللہ میاں پر بڑا احسان رکھا۔ سارا دن سونے میں گنوایا۔ اور جب سو کر تیسرے پہر کو اٹھیں تو اس قدر مزاج میں برہمی ہوتی ہے کہ کسی پر گرجیں کسی پر برس پڑیں۔ ایرانی بیبیوں کو میں نے ایسا نہیں پایا۔ بلکہ خوش مزاج۔ روزہ افطار کر کے کھانا کھا لیتی ہیں۔ اس کے بعد میوہ کھاتی ہیں اور شربت و چائے پیتی ہیں۔ رات کو ۹ بجے کے قریب کسی نہ کسی عزیز یا دوست کے ہاں ضرور ملنے جاتی ہیں صاحب خانہ بہت سا میوہ کشتیوں میں رکھ کر مہمان آئی ہوئی بیبیوں کے سامنے رکھ دیتی ہیں۔ دوسرے دن وہ لوگ ان کے ہاں آتے ہیں۔ یہ بھی اسی طرح میوؤں کی کشتی سامنے رکھ دیتی ہیں۔ ایرانی خواتین ذرا بے تکلف ہوتی ہیں۔ کھانے میں شرماتی نہیں۔

سبق نمبر ۴۳

اس غریب کو مجبوراً اپنی روزی کمانے کے لئے کھیتوں وغیرہ میں کام کرنا پڑتا۔ لیکن پھر بھی اس کا دادا اس کو بظاہر بہت چاہتا تھا۔ اکثر اوقات وہ چار میل کا فاصلہ پیادہ پا اور تیز دھوپ میں طے کر کے اسے دیکھنے کیلئے ان کھیتوں میں پہنچتا۔ جہاں وہ کام کرتی تھی اور جب وہ اس کے پاس پہنچتا۔ تو گھنٹوں اسے دیکھ دیکھ رویا کرتا۔ گاؤں والوں کا خیال تھا کہ قورنیں تے

Marfat.com

لالچ کے مارے اپنی پوتی کو کام پر لگا دیا ہے۔ چنانچہ اس کے لئے کوئی نیک نامی کی بات نہ تھی کہ اس نے اس چھوٹی سی لڑکی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ مارے مارے پھرنے کی اجازت دے رکھی تھی۔ لوگوں کو یہ بھی بُرا معلوم ہوتا تھا کہ قورنیل کا سا نیک آدمی جو اسوقت تک عزت کی زندگی بسر کرتا رہا ہے۔ اب بازاروں میں ننگے پاؤں اور پھٹی ہوئی ٹوپی پہنے ایک فقیر کی طرح پڑا پھرے ؛

سبق نمبر ۴۴۔

نمبر اوّل کے فقیر یا سادھو بھیک مانگنا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں اور یہ امید رکھتے ہیں کہ لوگ ان کو خیرات دیں۔ یہی نہیں بلکہ خیرات مانگنے میں سینہ زوری بھی دکھلاتے ہیں اور اکثر جاہل اور توہم پرست مردوں اور خصوصًا عورتوں کو ڈرا دھمکا کر اور اپنا تقدس اور " جلا کر بھسم کر دوں گا۔" کا خوف دلا کر جو چاہتے ہیں حاصل کر لیتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ بعض فقیر اور سادھو ایسے بھی ہوتے ہیں جو خیرات نہیں مانگتے۔ اور حقیقت میں خدا پرست لوگ ہوتے ہیں۔ مگر ایسے لوگ بہت قلیل تعداد میں ہوتے ہیں۔ اور ان کی مدد کرنا بھی بُرا نہیں بلکہ اچھا اور احسن فعل ہے۔ مگر دوسرے نامی فقیروں اور سادھوؤں کو خیرات دینا کسی طرح جائز نہیں۔ وہ ایک "مچھر" یا "پسو" یا کھٹمل کی مانند ہیں۔ جو دوسروں کے خون پر گذران کرتے ہیں۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ یہ موٹے تازے فقیر خود کام کر کے اپنی روٹی نہ کمائیں۔ جیسا تمام دنیا کرتی ہے۔ ان لوگوں کو خیرات دینا نہ صرف اپنے روپے اور رزق کو ہی برباد کرنا ہے بلکہ قوم و ملک کو نقصان پہنچانا ہے ؛

سبق نمبر ۴۵

ان دنوں میں سے ایک بچی پہلے پہل عرشہ پر آئی تو بادشاہ اور وزیروں نے اسکے ہاتھ کو بوسہ دیا اور یہ بچی بڑی شان سے کھڑی گویا ان سے خراج اطاعت وصول کر رہی تھی۔ اس کے بعد شاہ امان اللہ خاں ایک دکان پر پہنچے اور وہاں جتنے اچھے اچھے اور بیش قیمت کھلونے تھے سب کے سب خرید لائے۔ یہ کھلونے اپنے جہاز پر کے تمام ہندوستانی اور یورپین بچوں میں تقسیم کر دیئے ؛

شاہی خواتین نے مغربی خواتین کی طرح تفریح و تفنن کے لوازم مثلاً کیمرہ۔ گراموفون وغیرہ کافی تعداد میں جمع کر رکھے ہیں۔ گراموفون کے ساتھ افغانی ریکارڈ ہیں۔ اسکے علاوہ وہ کھیلوں

Marfat.com

میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ جس سے اس کلیہ کی تردید ہو جاتی ہے۔ کہ مشرقی خواتین ورزشی تفریح کی شائق نہیں ۔

لیکن بیگمات کے لئے سب سے زیادہ تعجب انگیز بات انگریزی رقص تھا۔ بینڈ باجے کی سُریلی تانوں کے ساتھ شریک رقص لوگوں کے پاؤں اٹھ رہے تھے۔ اور یہ مشرقی خواتین اپنی زندگی میں پہلے پہل مردوں اور عورتوں کو مل کر ناچتے دیکھ دیکھ کر حیرت زدہ ہو رہی تھیں ۔

سبق نمبر ۴۶۔

انہیں علم تھا کہ کتا اندھیرے میں انسان سے زیادہ دیکھ سُن اور سونگھ سکتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی امداد کے لئے کتوں کی ایک خاص نسل بھی پالنی شروع کی۔ یہ کتے بڑے مضبوط۔ قدآور اور لمبے لمبے بالوں والے تھے۔ ان کتوں کو خوب سدھایا گیا۔ اور یہ کام سکھایا۔ کہ رات کے وقت بھٹکے ہوئے مسافروں کو مدد دے سکیں اور خانقاہ میں لیجایا کریں۔ یہی نہیں بلکہ اگر کوئی مسافر برف میں دب جاتا تھا تو یہ برف کھود کر اسے باہر نکال لیتے تھے۔ ان کے گلوں میں ایک پٹے کے ساتھ کچھ کھانے کی چیزیں اور برانڈی شراب کی بوتل یا کپّا بندھا ہوتا تھا۔ مسافر کچھ کھا کر اور شراب پی کر اتنی گرمی حاصل کر لیتا تھا کہ اٹھ کر خانقاہ تک پہنچ جائے۔ چونکہ ان پہاڑوں میں بھیڑیئے بہت تھے اس لئے یہ کتے ہمیشہ جوڑے بن کر جاتے اور ہمیشہ اکٹھے رہتے تھے تاکہ اگر ایک کو کوئی حادثہ پیش آئے تو دوسرا کام آسکے۔ اس قدر سخت محنت اور مشقت کی وجہ سے یہ کتے صرف دس سال کی عمر تک کام اچھی طرح کر سکتے تھے۔ اس کے بعد ان کو پنشن مل جاتی تھی۔ اور ان سے کام نہیں لیا جاتا تھا ۔

سبق نمبر ۴۷۔

اخباروں کے ذریعے رُوبی کو معلوم ہُوا تھا کہ اس کا بیٹا گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اول اول اسکو اس بات کا یقین نہ آتا تھا۔ کیسے آتا؟ بات ہی خوفناک تھی۔

اس کا بیٹا ننھا سا بیٹا۔ اتنا خوش اطوار۔ ایسا شرمیلا جو ابھی پچھلے ہی مہینے ایسٹر کی تعطیل اسکے ساتھ بسر کر کے گیا تھا۔ چور اور خونی ؟ ۔۔۔ نظر آتا تھا۔ جیسے وہ سپاہیوں کی وردی پہنے اس کے روبرو کھڑا ہے۔ اور اس کے تروتازہ اور گول گول چہرہ پر محبت اور مسکراہٹ برس رہی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا

Marfat.com

تھا الوداع کہہ کر پھر اس کے مُرجھائے ہوئے رخساروں کو جوش سے چوم رہا ہے۔ بیٹے کی یہ مسرت بخش اور فرحت انگیز باتیں یاد آئیں تو وہ سر ہلا کر پھر کہنے لگی۔

"خدا نہ کرے۔ وہ کیوں ہونے لگا تھا؟ کچھ غلطی ہوئی ہے یہ کوئی اور ہو گا۔"

مگر اسے کیا کرتی؟ اخبار پر جلی حروف میں یہ مضمون لکھا تھا "ایک مجرم سپاہی"۔ واقعہ ان ہی بارکوں کا تھا۔ جن میں بیٹا رہتا تھا اور ساتھ ہی اس کا پورا نام بھی درج تھا۔

مبہوت سی ہو کر کرسی میں دبک رہی۔ عینک کو پیشانی پر سرکا دیا تھا۔ ہاتھ مسلا کر بھینچ رکھے تھے باورچی خانے میں سناٹا طاری تھا۔ اور اس کے کانپتے ہوئے ہونٹوں سے معلوم ہوتا تھا کہ منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑا رہی ہے۔ پھٹی پھٹی آنکھیں کبھی بُوڑھے کتے پر گاڑ دیتی۔ جو کھلے دروازے کے پاس بیٹھا تھا۔ کبھی لمبوترے کلاک کو تکنے لگتی جس کی سُست رفتار ٹک ٹک بڑی متانت سے وقت کو گھسیٹتے لئے جا رہی تھی۔

سبق نمبر ۴۸۔

یہ لوگ اپنے گھروں میں بیل۔ بھینسے۔ بھیڑیں۔ سُور۔ کتے۔ گھوڑے اور ہاتھی پالتے تھے۔ جنگلی جانوروں شیر۔ گینڈے اور ہاتھی کی ہڈیاں بھی بعض بعض جگہ دستیاب ہوئی ہیں۔

گھروں میں سے سوت کی انٹیاں اور روئی کے بُنے ہوئے بعض کپڑے بھی نکلے ہیں جن سے ظاہر ہے کہ یہاں کے باشندے چرخہ کاتنے اور کپڑا بُننے کے فن سے بخوبی واقف تھے۔ اب تک جتنی چیزیں اور تصویریں دستیاب ہوئی ہیں۔ انکے لباس کے متعلق یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ یہاں کے مرد نیچے ایک لہنگا سا پہنتے تھے۔ جسے کمر پر باندھ لیتے تھے اور اوپر ایک سادے یا منقش شال اوڑھ لیتے تھے۔ جسے دائیں بازو کے نیچے سے گذار کر بائیں بازو کے اوپر ڈال لیتے تھے۔ اس طرح بایاں ہاتھ کام کاج کے لئے کھلا رہتا تھا۔ داڑھی مونچھیں ترشواتے تھے۔ بالوں کا سر پر جُوڑا سا باندھ لیتے تھے۔ اب تک صرف ایک عورت کے مجسّمہ کا سر کھنڈر میں سے نکلا ہے۔ اور اس میں عورت کے بال کھلے ہوئے ہیں۔ لیکن یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ عورتیں اپنے بالوں کا سنگار کیونکر کرتی تھیں۔

Marfat.com

سبق نمبر ۴۹

اب دونوں کے دماغوں میں کھد بد شروع ہو گئی۔ میاں سوچے چھوڑ دوں بنیں بچے تباہ ہو جائینگے۔ بیوقوف ہے۔ کسی طرح نہیں سمجھتی۔ ایک دن دو دن روز روز کا جھگڑا مجھ سے تو نہیں مٹا جاتا۔ کچھ دیوانی ہو گئی ہے۔ لاحول ولا۔ کس مصیبت میں پھنس گیا۔ خدا مغفرت کرے۔ یہ اماں جان کی عنایت ہے۔ سر تھیں میری بہن کی بیٹی لاؤ۔ میری بہن کی بیٹی لاؤ۔ لیجئے۔ یہ بہن کی بیٹی آئی ہیں۔ اجی لعنت بھیجو۔ گذر ہی جائیگی۔ وہ بیچاری بھی کیا کرے۔ بچوں پر بچے ہوتے جاتے ہیں۔ ایک کو سنبھالے دو کو سنبھالے۔ آخر کس کس کو سنبھالے۔ مگر بھئی زبان بڑی لمبی ہے۔ اس سے جی جلتا ہے۔

بیوی علیحدہ پڑی سوچ رہی ہیں۔ میکے چلی جاؤں۔ اونہو وہ اور فراغت سے گلچھرے اڑائینگے۔ وہ تو خدا سے چاہتے ہیں۔ کسی طرح یہ بلا دفع ہو۔ میکے میں کیا کہیں گے۔ لڑکر آئی ہے۔ ضرور اس کا قصور ہے۔ کچھ زبان چلاتی ہو گی۔ سب سے زیادہ بھائی جان سے ڈر لگتا ہے کہیں فوجداری نہ کر بیٹھیں۔ مرا تو کچھ نہیں بچے تباہ ہو جائینگے۔ جاؤں خوشامد کر کے بلا لاؤں۔ نہیں اور شیر ہو جائیں گے۔ سمجھیں گے۔ ڈر گئی۔ تھوڑے دن یونہی چلنے دو۔ آپ ہی من جائینگے۔ میکے تو نہیں جاتی۔ مجھ کو تو یہیں مرنا بھرنا ہے۔ سچ پوچھو تو قصور ہی میرا ہے۔ کیا کروں۔ زبان نہیں رکتی۔ بچارے سارا دن محنت کر کے آتے ہیں۔ گھر میں گھسے تو بچوں کی گڑبڑ۔ آخر آدمی ہیں۔ کہاں تک سہے جائیں گے۔ یہ بچے بھی ایسے دلدر ہیں۔ کہ خدا کی پناہ۔ خاصہ بھلا چنگا آدمی دیوانہ ہو جائے۔ اچھا کل دیکھا جائے گا۔

سبق نمبر ۵۰

قاضی محمد بن مقاتل ایک شب جب کہ تاریکی انتہا کی تھی۔ اپنی کسی خاص ضرورت سے شہر سے کچھ دور جانے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ راستہ پر امن تھا۔ اس لئے کسی کو بھی ساتھ نہ لیا۔ تن تنہا روانہ ہوئے۔ بشہر فصیل سے چند ہی قدم آگے بڑھنے پائے تھے۔ کہ ایک مہیب چور سے مٹھ بھیڑ ہو گئی۔ جن کی ڈپٹ سے قاضی صاحب کے اوسان خطا ہو گئے۔

ان کے حواس ابھی گم ہی تھے کہ چور سامنے آکر کڑکتے ہوئے بولا۔

Marfat.com

چور۔ ہاں جلدی سے کپڑے اتار دو اور جو کچھ پاس ہے وہ حوالہ کرو۔

قاضی۔ تجھے شرم نہیں آتی۔ مجھے جانتا بھی ہے۔ مسلمانوں کا قاضی ہوں۔

چور۔ میں بھی مسلمانوں ہی کا چور ہوں۔ مجھے آپ کی عقل پر رونا آتا ہے کہ ایسی اندھیری رات میں جناب نے تن تنہا سفر کی زحمت گوارا کی۔ اور پھر راہ بھی ایسی کہ جہاں نہ آدم نہ آدم زاد۔

قاضی۔ مجھے خیال ہوا کہ صبح ہو چلی اس لئے چل پڑا۔

چور۔ کیوں جناب آپ قاضی ہیں۔ اور آپکو وقت کی بھی تمیز نہیں۔ کواکب کے طلوع و غروب سے ناواقف۔ کیا جناب کو معلوم ہے کہ کواکب سات ہیں۔ اور بروج بارہ اور قمر کے ۲۸ درجے ہیں

قاضی۔ مجھ کو رسول اکرمؐ کا قول یاد ہے۔ کہ نجوم پر ایمان کفر ہے۔

چور۔ کیا خوب اور خدا کا ارشاد بھول گئے کہ ہم نے آسمان میں بروج بنائے ہیں۔ جو دیکھنے والوں کو بھلے لگتے ہیں۔ اور فرماتا ہے کہ ہم نے ستاروں کو اس لئے روشن بنایا۔ کہ تم تاریکی میں برّی و بحری سفر آسانی سے کر سکو۔ اور ان سے راستہ پہچان لیا کرو اسی پر قاضی القضاتی کا دعوے۔ چہ خوش چرا نہ باشد۔

فصل دوم

ترکیب و تقسیم جملہ

جملے دو طرح کے ہوتے ہیں مفرد و مرکب۔ زید آمد ایک جملہ ہے اور مفرد ہے کیونکہ اس میں فعل ایک ہی ہے۔ زید آمد و کتاب بُرد میں دو فعل ہیں۔ اور زید آمد اور کتاب برد کو واو عاطفہ نے ملا کر ایک جملہ مرکب بنا دیا ہے یعنی جملہ معطوفہ۔ اسی طرح واو عاطفہ کی جگہ کوئی حرف شرط ہوتا تو جملہ شرطیہ ہو جاتا انشا میں جہاں

Marfat.com

حاصل کرنے کا ایک بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ مفرد جملوں کو مناسب حروف سے ترکیب دے کر مرکب جملے بنائے جائیں اور برعکس اس کے حروف کے حذف سے مرکب جملوں کو مفرد جملوں میں تقسیم کیا جائے۔ بعض اوقات دو مفرد جملوں کے امتزاج سے ایک مفرد جملہ ہی بنا لیتے ہیں۔ مثلاً تیغ از نیام بیروں کشید۔ بر دشمن نابکار حملہ کرد اس کی بجائے اگر ہم یہ کہیں۔ تیغ از نیام بیروں کشیدہ بر دشمن نابکار حملہ کرد تو پہلا جملہ مبدّل بحال ہو جاتا ہے اور دو نو جملے ایک مفرد جملے کی صورت اختیار کرتے ہیں۔ یا مثلاً باید مجرم خود اعتراف کند بغیر از اعتراف بعقوبت خواہد رسید ان دو نو جملوں کی ترکیب سے ہم یوں کہہ سکتے ہیں اگر مجرم خود اعتراف نکند بعقوبت خواہد رسید۔ مگر یہ جملہ ایک مرکب جملہ ہے ؂

جس طرح دو یا زیادہ مفرد جملوں سے ایک بڑا جملہ بناتے ہیں یا ایک ہی مرکب جملہ جیسا کہ اوپر کی دو نو مثالوں سے ظاہر ہے اسی طرح ایک بڑے مفرد جملے یا ایک مرکب جملے کی تقسیم سے دو یا زیادہ مفرد جملے پیدا کرتے ہیں۔ مثلاً صبح زود از خواب برخاستہ رخت پوشیدہ سوار کالسکہ شدم ایک مفرد جملہ ہے اسی کے تین مفرد جملے ہو سکتے ہیں۔ صبح زود از خواب برخاستہ رخت پوشیدم۔ سوار کالسکہ شدم یا مثلاً از ہمہ ایں خیابانہا کہ عبور شد طرفین درختہا خوب کاشتہ اند ایک مرکب جملہ ہے اگر اسی کو یوں کہیں بسیار خیابانہا عبور کردیم در ہمہ آن طرفین درختہا خوب کاشتہ اند تو دو مفرد جملے بنجاتے ہیں۔ جنکو کسی طرح کا حرف ایک دوسرے سے ترکیب نہیں دیتا ؂

ذیل میں ہم ایک دو مشقی سبق ترکیب و تقسیم جملہ کے متعلق لکھتے ہیں۔ طالب علم کو چاہیئے کہ ان کی صورت بدلنے میں یہ ضرور ملحوظ رکھے کہ اصلی جملے اور اس جملے میں جو بعد ترکیب یا تقسیم نکلے تغائر معنے نہ ہو مثلاً او مردے، تنومند و فربہ است اسمش سلطان است دو مفرد جملے ہیں۔ ان کو اگر یوں ترکیب دیں مردے کہ تنومند و فربہ است اسمش سلطان است یا نام مرد تنومند و فربہ سلطان است یا یوں کہ او مردے تنومند و فربہ است چرا کہ اسمش سلطان است۔ تو تینوں صورتوں میں مفہوم اصلی خبط ہو جاتا ہے۔ یوں کہنا چاہیئے آن شخص سلطان نام مردے تنومند و فربہ است۔ یہ تو گویا ایک مفرد جملہ ہے اگر ان دو نو مفرد جملوں کا ایک مرکب جملہ بنانا ہو تو واو عاطفہ لگانے سے جملہ معطوفہ مرکبہ بھی بنا سکتے ہیں ؂

Marfat.com

(۱) ذیل۔ کے مفرد جملوں کو تغیر لفظی سے ایک بڑے مفرد جملے میں ترکیب دو:۔

(الف)

(۱) صبح زود از خواب برخاستیم۔ سوار قائق شدیم۔ راندیم برائے ساحل۔ (۲) زمین ہائے اینجا پست و بلند است پتہ زیاد دارد (۳) یکساعت بغروب مانده بود۔ بحوالی پاریس رسیدیم (۴) یک دالان ہم بود۔ او را فرش کرده و زینت داده بودند (۵) در کالسکہ سوار شدیم۔ براه افتادیم۔ شلیک توپ شد۔ (۶) این میدان دو حوض با فواره داشت۔ فوارہا ہمیشہ نمے جہد۔ (۷) من ہمیں حالا میروم۔ ہر دو را روانہ کنم (۸) چند دقیقہ گذشت خیلے انتظار مے داشتیم۔ آخر کشتی براه افتاد۔ (۹) ناچار بشود تن بہ قضا بدہد۔ رنج و غم بکشد (۱۰) تیمور را بیک بہانہ خانہ تاں صدا بکنید بگوئید۔ ترتیب برائے تو بے اختیار است۔ (۱۱) تو یک مرد بزدل و ترسو ہستی۔ ایں را ہمہ می دانند (۱۲) تو ہم یک جہرے بنما آدمی لخت کن۔ مالے بدزد۔ پارچہ بگیر۔ راہے بزن۔ اسے ببر۔ پولی بیار۔

(ب)

(۱۳) آیا مے خواہی بہ باغ وحوش وطیور بروے گردش بکنی (۱۴) من ہمیں قدر می خواہم خبردار شوم دلم آرام بگیرد (۱۵) الحال میروم دیگر کار دارم۔ وقت آمدن گاو و گوسپند است۔ (۱۶) وضع تماشا تغییر می یابد۔ صورت خانہ و زیر برپا می شود (۱۷) او خود ش منجم است نوکرت را بہ خطائے بیندازد (۱۸) دریں حال ابراہیم داخل خانہ میشود۔ لباس بسیار نفیس پوشیدہ است۔ عصائے بزرگ در دست دارد۔ پیش خدمتہا ہمراہش ہستند۔ (۱۹) عہد نوشیرواں عہد انصاف و معدلت بود گرگ و میش باہم بچرید۔ (۲۰) تو لاغر جسم ہستی۔ چنیں سنگ گراں نمی توانی برمی داری۔ اینقدر قوت نمی داری۔ (۲۱) عروسیست باین زودی سر میگیرد۔ من خیلے راضی ہستم۔ (۲۲) او در کنج خانہ مے رود و پیراہنہائے خود را نگاہ میکند ہمیں کار مشغول می ماند (۲۳) برائے چہ بہ دزدی بردم۔ مالم کم است؟ دولتم کم است؟

(۲) ذیل کے مفرد جملوں کی ترکیب سے مرکب جملے بناؤ:۔

(الف)

(۱) از کالسکہ پیاده شدیم۔ آنجا قدری نشستیم۔ حاکم شہر نطقے کرد (۲) از پل رودخانہ گذشتیم داخل عمارت

شدیم۔ ایں عمارت برائے ما معین کردہ بودند۔ (۳) پاریس شہریست بسیار قشنگ و خوشگل و خوش ہوا۔ غالباً آفتاب دارد۔ بسیار شبیہ است بہوائے ایران (۴) رودخانہ سین مثل رودخانہ تمیز نیست۔ کم عرض و کم آبست۔ کشتی بزرگ ہیچ نمی تواند سیر مکند۔ (۵) از عمارت ہماں دیوارہا دیدم خیلے تاسف خوردم (۶) مرتبہ فوقانی عمارت حمام خوبے دارد بسیار پسندیدم۔ آب گرم دارد۔ آب سرد دارد۔ ہر دو دارد (۷) دعا کن نزاع ماں زودتر تمام بشود۔ تراہم شوہر بدہم (۸) خیلے کس ہا مثل شما نہ خیر گفتند۔ آخر باز گردند۔ (۹) ایں برائے دیگران درست۔ برائے ما خیلے خوبست۔ (۱۰) او دولت زیاد دارد۔ در تجارت سررشتہ دارد۔ پول پیدا کن است ٭

(ب)

(۱۱) من بچہ نیستم۔ عقلم قبول مے کند۔ او مرد با جرأت است (۱۲) باسم و آبروے تو ضرر نخورد۔ من باید تا زندگی خودم را سیہ روز کنم (۱۳) بخدا من بادنخواہم رفت ہمہ عالم خراب بشود بگو باش۔ (۱۴) خیلے بے غیرت شدہ اید۔ ازیں وجہ است طاعون و وبا از ولائیت گم نمی شود۔ (۱۵) در زندگی برادرم یک کلمہ دہن باز نہ کرد۔ حرفے نمی زد۔ او مرا ہرگز نمے خواہد۔ (۱۶) بصلح و آشتی میل نہ کرد۔ ہمہ شصت ہزار تومان سوختہ است۔ (۱۷) باراں متصل مے بارید۔ برائے چند لمحہ آنجا قیام کردیم۔ چائے و میوہ خوردیم۔ منزل رفتیم۔ (۱۸) زنہائے انگلسی را نمے کشتند۔ بدون آسیب رہا مے کردند۔ کینۂ عموم ہندیہا نسبت بعموم ما بدرجہ کمال بُود (۱۹) من برخاستم و دیدم۔ بازوے او را گرفتم۔ پرسیدم فیلبان چہ شد۔ (۲۰) ساعتے چند بگذشت۔ ناگاہ زن ہندی پیدا شد۔ این زن ما را باینجا ہدائیت کردہ بُود ٭

(ج)

(۱) داروغہ مردے عاقل و مدبر بُود۔ مرداں را بید رنگ بقتل میرسانند۔ زناں را بخیال منفعت ذخیرہ نمود۔ از انظار پنہاں داشت (۲) پنج شبانہ روز ما دریں خانۂ تاریک بسر بُردیم۔ دریں مدت عذابہائے الیم بر ما نازل آمد۔ کثافت جامہ و عفونت ہوائے مسکن از ہمہ مصیبتہا عظیم تر بود (۳) آخر بہ یکبارگی بنائے گریہ و زاری گذاشت۔ پیوستہ اسم نامزد خود را بزبان مے آورد من شکر الٰہی را بجا آوردم۔ دخترم کار از خطرۂ جنوں بیروں جستہ بُود۔ (۴) فیلبان بمہمانخانہ ما رفتہ بود۔ غالباً در آنجا منزل گرفتہ بُود۔ انتظار ورودِ ما مے کشید۔ شوہرم بایں ہمہ یقین میداشت (۵) دختر و دامادم باہم ہمعناں شدند۔ از جلو ما می رفتند

Marfat.com

آہستہ باہم صحبت میداشتند - از دیدار و گفتار ہمدگر نشاط و مسرت حاصل می نمودند (۶) من گاہ گاہ از
پسر خود سوالے میکردم - جوابے درست بمن نمے داد - تمام ہوش و حواسش مصروف نامزد خویش بود (۷) ویلیام
زندہ بود - باوابر اش انتظار پدرم می کشید - در خانہ قدیم خود بود - این خانہ ہماں خانہ ویران بود بوم و جغد
او را ماوائے خود ساختہ بودند (۸) ایکاش من قبل از آنہا مردہ بودم - این تیرہ روز نمی دیدم - باین حالت
جانسوز نمی بودم (۹) این حیوانیست مسمیٰ بہ کانگرد - در استریلیا پیدا میشود خیلے شبیہ است بموش دوپا.
چیزے عجب است (۱۰) این جانور خیلے تند می جہد - راہ نمی تواند برود - دستہایش کوتاہ است پاہا بلند -
متصل بایز بجہد - بقدر شغال بزرگ است (۱۱) یکے از صاحب منصبان قشون آنجا پیدا شد - از حالات جنگ
تعریف میکرد - گلولہائے توپ و تفنگ نشان داد - این بدبختہا خوردہ بود (۱۲) زن و مرد تماشاچی ازدحام
غریبے کردند - فریاد می زدند - شورا می کشیدند - (۱۳) درمیان آنہا پسر سلطان مرحوم دیدم - جوان رشید و
سوار خوبے است میگفت - چند سال در روسیاہ بودہ است - مدتے ہم در فرنگستان است -
(۱۴) این شخص از دیپلوماتہائے بزرگ فرنگستان است - بیست سال پیشتر در اسلامبول وزیر مختار انگلیس
بودہ است بسیار با اقتدار در آنجا حرکت میکردہ است ٭

(د)

(۱) غفلتاً آقا حسن تاجر پیدا شد - سلام داد نشست - گفت - (۲) امروز من وکیل خود ہستم دلم نمی خواہد با تو
ہمخوابہ شدم - دوستت نمی دارم خواہش دل بزور نیست - (۳) من ہرگز اہل این کار نیستم از این خیال بعیت
بعد ازین اسم مرا از زبان نیارد این حرفہا از زن (۴) درین حال صدائے پا مے آید - عزیز بیگ با طاق دیگر می
رود - سکینہ خانم چادر سر کردہ روش را مے گیرد مے نشیند (۵) برو آئینہ نگاہ کن - ببین از خشم چشمہائیت
را خون گرفتہ است چرا اینقدر کم حوصلہ - (۶) مقصود تو اینست بروی زن فلان بشوی - خون ما را بخون
ستمگاراں بیامیزی روح ہمہ مردہائے ما را از خانوادہ ما بیزار کنی - (۷) زمانہ برگشتہ است دختر ہائے
زمانہ ذرہ شرم و حیا در روئے شان نماندہ است (۸) حالا عقل درستے سرم نیست - عمہ ات بیاید برود
من وکیل پیدا کنم - (۹) دختران پاریس امسال این قسم لباس می پوشند - سال گذشتہ طور دیگر لباس داشتند
سال آئندہ نوعے دیگر لباس خواہند پوشید - در پاریس ہر سال رسم لباس پوشیدن عوض میشود (۱۰) نسبت
بمن چہ قدمتے داشتید - بفرمائید - بجان و دل بانجامش بکوشم ٭

Marfat.com

(س)

(۱) آخر چند تا شیاطین را امر کردم۔ در قلعۂ ایشاں فتنہ فساد انداختند بدبختاں بالائے منبر رفتہ آشکارا خلاف ما وعظ کردہ بودند۔ (۲) گفتند تذکرہ نمی داری نمے گذاریم باین خاک گذر کنی آدم ناشناس و بے تذکرہ راہ دادن خلاف قانون است (۳) خانم وقت ایستادن نیست۔ شب میگذرد۔ حال بفرمائید۔ بہ بلیم از من چہ می طلبید (۴) من ہمیں حالا پیش شما قلعۂ فرضی را برپا می کنم بہم می زنم۔ قلعۂ حقیقی ہمیں طور خراب خواہد شد۔ (۵) شرف نسا راست می گوید او تاجرے فقیر است آدم خوبست۔ پسرم را از راہ در بردہ است تقصیرش غیر ازیں نیست۔ (۶) خورجین را زمین بگذار بند سرش را باز کن۔ از میانش پارہائے چوب منقش درآرد ما غم را بسوالہائے بے فایدہ پریشان مکن۔ برو پیش اسپہا منتظر باش من ہم بعد یک ساعت عمل خود را تمام کردہ میرسم (۷) چوبے بزرگ در دست داشتہ است۔ آنرا بلند می کند۔ رو باں پارہائی چوب می نہد۔ پچوب می زند۔ ہمہ از ہم می پاشند۔ (۸) سلیمان ازیں سخناں متحیر می ماند خواہرش ہم بسیار بسیار سخت می لرزد۔ سلیمان حالت او را می فہمد۔ تعجب نمائد روئے بسوئے او گذارد نزدیکتر زدد آہستہ آہستہ بخندد مے پرسد؟

(۳) مندرجہ ذیل جملوں کو چھوٹے چھوٹے مفرد جملوں میں تقسیم کرو:۔

(الف)

(۱) سی ہزار روپیہ کہ ازو ماندہ است بمن برسد (۲) واضح است کہ برمرگ حاجی کریم بالش بدختر او برسد (۳) چونکہ ہمیشہ طالب حسنات است۔ مثل اولاد خود باو متوجہ میشود (۴) ما ہم ہمیں طورے کہ رفیق مان تقریر کرد ہماں را میگوئیم۔ (۵) اگر تو وشوہرت بمن یاری بکنید۔ اسب کرنی خود را بشوہرت مے بخشم۔ (۶) صیاد اسپ خود را چنیں تیز مے راند کہ در یک لمحہ سر گاؤ ہا رسید۔ (۷) نفست بگیر والا ترا بدبخت خواہم کرد۔ (۸) او پیر نود سالہ است و ہنوز بصارت سلیم دارد۔ (۹) دانایان حقیقت اکثر امور را مے فہمند اما کم گوئے باشند۔ (۱۰) غذائے انسان از نتیجہائے زراعت است کہ سرچشمہ ہمہ دولتہا است

(ب)

(۱) چوں صدر مجلس برخاست کہ نطقے بکند ہمہ حاضریں از آغایان و خانمہا دست زدند (۲) ہر چند حب وطن خود میدارم۔ اما برائے کسب معاش چارۂ بجز بدریا غیر رفتن نمے بینم۔ (۳) روزنامۂ ز نیند ار خریدم

Marfat.com

تابر اخبار کشاکشِ مصریاں مطلع باشم۔ (۴) بواسطۂ اینکه فرزند عزیزش دیروقتے نبود مرده بود۔ رسم سوگواری را ادا کرد۔ (۵) همینکه کوس رحلت را بلند زدند۔ کاروان حرکت نمود رو به نیشاپور نهاد۔ (۶) چوں مردانگی بتقصیر خود اقرار اوردی از گناه تو میگذرم۔ (۷) من خود بچاه افتادم چراکه برائے برادر خود چاه کنده بودم۔ (۸) اگر من مقصّر میشدم۔ چنانکه عادتِ دزداں است جنگ نکرده گیر نمے افتادم۔ (۹) هرکس باپیش بگذارد شکمش را پُر دوده خواهم کرد۔ (۱۰) ازترسِ اینکه بمن ترسو نگویند براه زنی رفتم ؞

(ج)

(۱) چوں در قدیم اینجا مملکتے علیحده بوده رئیسِ مستقلے داشته است لهذا بنیادِ شهر را مستحکم کرده اند۔ (۲) هرکس آں صحراو تپه هائے تاکستاں را ملاحظه میکند میگوید که ایں همه انگور کجا صرف میشود۔ (۳) در پارلیس و انگلیس و آلمان اسپهائے غریب قوی هیکل که دست و پاوسم آنها مثل فیل است و بار زیاده مے کشد خیلے مے دیدم که به عرادهائے بارکش بسته بودند۔ (۴) باوجودیکه ملتفت بودم و بشوهرم اصرار مے کردم۔ که زودتر از هندوستان بفرنگستان بریم او سخن مرا نشنید و بما رسید آنچه رسید۔ (۵) بعد از یک ساعت شوهرم با کمال پریشانی و اضطراب و رنگ رخسار پریده وارد سفره خانه شد و روئی صندلی خود قرار گرفت۔ (۶) دخترم که مے خواست اضطراب خود را از من پنهاں دارد و روئے خود را بدیوار کرده و دست هائے نیاز بآسمان دراز زار زار مے گریست۔ (۷) من آنها جوابے نداده طفل خود را که در بغل یک زن مالاباری دوده و پرستار او بود نزد خود طلب نمودم۔ (۸) نوکرهائے و عمله جاتِ ما که ایں عمل حزن انگیز از من مشاهده کردند باز تجدید اظهار وفا و حسن عقیدت نمودند۔ (۹) همینکه صدائے انها را شنیدم از بالاخانه بزیر آمده دعائے خیر بسپاهیاں انگلیس کردیم۔ (۱۰) ایں دستۂ قشون اگر هنوز با باغیاں مقابل نشده اند اما آثار فتح و فیروزی از پرچم رایت آنها هویدا است ؞

(د)

(۱) با کسے که درمیان ما بتوقف مائل بود شوهرم بود که امیدوارانه میگفت شورشیاں همینکه بدیوار قلعه نزدیک شوند دروازۂ شهر را بسته و اسباب تحصن را موجود و استعداد حربی شهر را اماده دیده یقیناً

Marfat.com

مستغرق و پراگندہ خواہند شد۔ (۲) مہتر سہ راس اسپے کہ بعد از قرار مہماناں در اصطبل ما باقی ماندہ بو جلو آوردہ و ماسوار شدہ بطرف شہر راندیم (۳) وقتیکہ شوہرم تن بفرار در داد فوراً من نیز دراک حرکت پرداختہ نقدینہ و جواہر کہ داشتیم با دخترم در بغل و جیب پنہاں کردہ از عمارت بیروں آمدیم (۴) از مشاہدۂ ایں حال یعنی سوختن مسکنے کہ سالہا محل عیش و شادمانی و خانۂ نیک بختی و اقبال و جائے فراہم شدن ثروت و مال ما بود حسرت و تأثری غریب برائے ما دست داد۔ (۵) خواتینے ہم کہ از میرٹھ و سکندرآباد در مہمانی ما دعوت شدہ و ساعتے قبل از ما از عمارتِ ما گریختہ بطرف شہر آمدہ بودند۔ نیز دم دروازہ گرفتار و معطّل بودند۔ (۶) دو سہ مرتبہ خواستم کہ فرزندِ عزیز خود را با و بسپارم مگر دیدم کہ دست ہائے کوچک خود را بگردن من چنیں علاقہ مے کند۔ کہ ممکن نیست او را از خود جدا کنم۔ (۷) بر روئے نیم تختہ ہا افتادیم کہ شاید خواب ما را بودہ ساعتے از غصہ و تشویش آسودہ و فارغ شویم۔ اما گمانم ایں است کہ چشم ہیچیک از ما بخواب نرفت مگر آں طفلک کوچک کہ با ما بود۔ (۸) چوں از تقریر شما معلوم میشود کہ منکر فوائد سفر اید بنا برآں بر من لازم میشود کہ فوائد سفر را موافق واقع با مثلے بشما حالی کنم۔ (۹) اگر باد را القفس میتواں کرد و اگر مرغیکہ در آسماں میپرد میتواں از پریدں باز داشت۔ شہباز را ہم با زور میشو نگاہ داشت۔ (۱۰) بذہن و فراستے کہ دارم زود سید انستم کہ اصل عملِ ضعیفۂ دیروزی کہ بشکایت آمدہ بود چہ چیز بودہ است۔

(س)

(۱) پنجاہ تومان نذر کردہ بودم کہ ہر کس دربارۂ ایں طفل شہادت بدہد حلوا و بشمارم۔ (۲) چوں لفسِ آں حرامزادہ بیدین بشما خوردہ است ازاں جہت شما از بودن بچہ منکر میشود۔ (۳) وجود شما خیلے غنیمت است نہ اینکہ شما مجاہد اسلام ہستید بلکہ روز تنگی ہم شما ہائید بلکہ بکار ہمۂ مردم میائید۔ (۴) در وقت وبائی در شہر یک متنفسے نماندہ بود۔ اما شما دست از جان شستہ شہر را از دست نہ دادید۔ (۵) اگر ایں کار آں طورے کہ میگویم سر بگیرد علاوہ بر اینکہ پول زیادے نصیب من خواہد بود۔ در شہر شہرتِ من بعرش بریں خواہد رسید (۶) بر خود واجب دانم کہ پیش از وقت شما را از حیلۂ او خبردار کنم ورنہ کار از موقع کہ گذشت بعد دیگر چارہ پیدا نمیشود۔ (۷) چوں من دیدم کہ آنہا حرف خلوتی خواہند زد بیروں آمدم ولی دانستم کہ تدبیر شان برائے عداوتِ برادر خودت ہست۔ (۸) اکنوں کہ زمانِ مصلحت نزدیک شدہ خیالم را خوش کردہ طوری آرام

Marfat.com

گرفتہ بودم باز معلوم میشود کہ میخواہند مرا بدبخت کنند۔ (۹) ہر قدر برادرت بمن ستم کردہ بجدائی ماتلاش میکرد من ہماں قدر ہا پاداری نمودہ جورِ او را مے کشیدم۔ (۱۰) تا در صندوق را بلند مے کنند یک دفعہ میموں از صندوق بیروں مے جہد۔

فصل سوم

روایت کلام (دائرکٹ اینڈ انڈائرکٹ نیریشن آف سپیچ)

متکلم کے کلام کی روایت دو طرح ہو سکتی ہے۔ یا تو بجنسہ اس کے قول کو نقل کر دیا جائے یا اسکے مفہوم کو تھوڑے سے تغیرِ ظرفی سے اسی کے الفاظ کا جامہ پہنا دیا جائے۔ مثلاً قائل کہتا ہے بروا و را بگو کہ ازیں خیال بغیتد۔ جا کر اسے کہدے کہ اس خیال سے باز آئے۔ اب اسی بیان کو اس طرح بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ بروا و را بگو" ازیں خیال بغیت"۔ جا کر اس سے کہدے اس خیال سے باز آ۔ اس جملے میں گفتن کا مفعول یعنی "ازیں خیال بغیت"۔ ایک کلام ہے جو بجنسہ قائل کے الفاظ ہیں جو اس صورت میں امر حاضر کی صورت اختیار کیے ہوئے ہیں۔ پیغام دینے والا جا کر یہ نہیں کہیگا۔ ازیں خیال بغیتد"۔ کیونکہ یہ طرزِ گفتگو غائب کے لئے ہے بلکہ یہ کہیگا "ازیں خیال بغیت"۔ گویا بوقت پیغام بجائے امر کے صیغے کے مضارع کے صیغہ غائب میں روایت مفہوم کی گئی ہے۔ پہلا فقرہ روایت مفہوم کی مثال ہے۔ تو دوسرا روایت قول کی۔ اگرچہ انگریزی کی طرح فارسی میں ان کا استعمال بکثرت نہیں پایا جاتا۔ تاہم کلام کے یہ دونو طریقے کم وبیش رائج ہیں اور بالعموم روایت قول کو ترجیح دی جاتی ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں سے ایک طریق روایت سے دوسرے طریق میں انتقال کرنا واضح ہو جائے گا۔ ایک ہی مطلب کو دو سلوبوں میں ادا کرنا نہ صرف انداز کلام میں تنوع پیدا کرتا ہے بلکہ اس جہت سے کہ کسی موقع پر ایک طریقہ بہ نسبت دوسرے کے زیادہ مناسب اور موزوں ہوتا

Marfat.com

ہے۔ کلام کی زینت اور تاثیر کو بھی بڑھا دیتا ہے۔

جعفر بحاتم گفت من غلط کردہ ام	جعفر بحاتم گفت کہ او غلط کردہ بود
جعفر بحاتم گفت تو غلط کردۂ	جعفر بحاتم گفت کہ او غلط کردہ بود

پہلے جملے میں من کو او میں بدل دیا گیا ہے۔ دوسرے میں تو کو او سے۔ اس میں تو کوئی بے قاعدگی نہیں مگر بدلے ہوئے جملوں کا مفہوم یکساں ہونے سے او کا مشارٌالیہ مبہم ہوگیا ہے۔ آیا او کی حاتم کی طرف راجع ہے یا جعفر کی طرف اس ابہام کو رفع کرنے کے لئے پہلے جملوں کو یوں لکھتے ہیں۔ جعفر بحاتم گفت کہ او (جعفر) غلط کردہ بود۔ اسی طرح دوسرے جملے میں او کے بعد حاتم کو خطوط وحدانی میں بند کر دیتے ہیں۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ بیان قول میں غلط کردہ ام ماضی قریب کا صیغہ ہے۔ اور بیان مفہوم میں اسی کو ماضی بعید یعنی غلط کردہ بود میں بدل دیا گیا ہے۔ یہ تفاوتِ زمانۂ افعال فعل مخبر یعنی گفتن کے زمانۂ ماضی حال مستقبل میں ہونے کے ماتحت واقع ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

بیان قول	بیان مفہوم
رشید بماموں گفت "پسرہ خیلے زیرک مے نمود"	رشید بماموں گفت کہ پسرہ خیلے زیرک مے نمود
رشید بماموں بگوید "پسرہ خیلے زیرک مے نمود"	رشید بماموں بگوید کہ پسرہ خیلے زیرک مے نمود
بمن خواہد گفت "بیشک تو دروغ گفتۂ"	بمن خواہد گفت کہ من دروغ گفتہ باشم

استاد اس انقلاب زمانۂ فعل کو متعدد مثالوں کی مشق سے طلباء کو ذہن نشین کر سکتا ہے۔

بعض اوقات فعلِ مخبر (گفتن) کا مفعول یعنی بیان مروی ایک حقیقت واقعی ہوتی ہے جو ثابت اور غیر متغیر ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں بوقت نقل روایت زمانۂ فعل بھی نہیں بدلتا۔ خواہ فعل مخبر ماضی ہو یا حال یا مستقبل۔ مثلاً

بیان قول	بیان مفہوم
استاد بطلباء گفت "زمین علی الدوام و در مہر گردش میکند"	استاد بطلباء گفت کہ زمین علی الدوام و در مہر گردش میکند

زمین کا آفتاب کے گرد گھومنا ایک امر مسلمہ ہے۔ اور زمانہ کی قید سے مستغنی ہے اسلئے بیان غیر متبدل رہتا ہے۔ اسی طرح۔

Marfat.com

گفت "بخدا نمیتوانیم دریں زندگی بالکلیہ شاد باشیم"

اور آخر ابراہیم گفت خدا نجوم و کواکب را مسخر کردہ است"

اسلوب کی تبدیلی کے بعد بھی یہی رہیں گے۔ ہاں کاف بیانیہ ضرور ایزاد کیا جائے گا جو لازمۂ انقلاب ہے۔

اسمائے اشارہ قریب کو بوقت انتقال اسلوب اشارہ بعید میں بدل دیتے ہیں۔ مثلاً این کو آں میں وغیرہ۔ اسی طرح اسمائے ظرف قریب کو اسمائے ظرف بعید میں۔ تا حال کو تا آں وقت میں۔ امروز کو آنروز میں۔ فردا کو روز آیندہ میں۔ دیروز کو روز گذشتہ ماقبل وغیرہ میں۔ ملاحظہ ہو:۔

بیان قول	بیان مفہوم
باو گفت "تیمور نمے تواند اینجا بیاید"	باو گفت کہ تیمور نمے توانست بآنجا برود
یعقوب گفت پسرم یوسف ہنوز زندہ است	یعقوب گفت کہ پسرش یوسف تاآنوقت زندہ بود
امید دارم اورا قبل از مردن بہ بینم"	امید داشت قبل از مردن اورا ببیند
حامد گفت نوکرم بہ بازار رفتہ است حالا برمے گردد"	حامد گفت کہ نوکرش ببازار رفتہ بود و زود خواہد برگشت

استفہامیہ جملوں میں گفت کو بوقت تغیر بیان پرسید سے بدل دیتے ہیں۔ اور امریہ جملوں میں فرمود التماس نمود وغیرہ سے۔

بیان قول	بیان مفہوم
بمن گفت "کے آمدی و کجا میروی"	ازمن پرسید کہ کے آمدہ بودم و کجا میرفتم
بما گفتند "آیا امروز مرخص مے شوید	ازما پرسیدند آیا ہماں روز میخواستیم مرخص بشویم
حاکم باو گفت "چرا مالش را باو باز نمے دہی"	حاکم ازو مطالبہ نمود کہ چرا مالش را باو باز نمے داد
بہ نوکرم گفتم "بکن ہرچہ ترا بگویم"	بہ نوکرم فرمان دادم کہ ہرچہ باو گفتم بکند
بہ رفیقش گفت "اینجا منتظر باش تا برمے گردم"	بہ فرزندش نصیحت کرد کہ تا برگشتن او آنجا منتظر باشد
بہ فرزندش گفت "جفاکش باش تساہل مورز"	بہ فرزندش نصیحت کرد کہ جفاکش باشد و تساہل نورزد
آخر بہ استاد گفتم "معاف دارید دیگر ہرگز چنیں نکنم"	آخر استاد عذر کردہ خود خواستہ و عدۂ اجتناب نمودم

ندائیہ اور دعائیہ فقروں میں لفظوں کا اول بدل ملاحظہ کرو:۔

Marfat.com

بیان قول	بیان مفہوم
بہ ہمۂ آنہا گفت "خدا حافظ دوستانم"	بہ ہمہ دوستان خود وداع کردہ خدا حافظ گفت
تمام ہا مرا یک زبان گفتند "خدا مملکت را پائندہ دارد"	تمام مرا یک زبان دعا نمودند کہ خدا ملکش را پائندہ دارد
گفت "آخ چہ قدر احمق بودہ ام"	بافسوس پیش خود اعتراف کرد کہ چہ قدر احمق شدہ بود
زلیخا آمد و گفت "سلام بایرام - باکہ حرف میزنی"	زلیخا آمد و سلام گفتہ از بایرام پرسید باکہ حرف میزد

(۱) مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق ان جملوں کے انداز روایت کو بدل دو

(الف)

(۱) حاکم بشما خواہد گفت "شما ازیں جرم بری ہستید"

(۲) ہمہ مردم بگویند - او ہرگز ہزیمت نخوردہ است"

(۳) بآنہا گفتہ است "من دریں کار مقصر نشدہ ام" (۴) بتکرار مے گفت "توئی کہ ایں کار کردۂ"

(۵) وکیل مے گوید "ایں مجرم گناہ گار است - در چہار روز دیگر گشتہ مے شود"

(۶) ہر روز مے گفت "ہوائے ایں دیار بمزاجم نمے سازد - باید سرے بہ زود زنند - بردم"

(۷) بہ ہمراہان خود گفتیم - ہوا مخالف است و بحر طوفان خیز شب تاریک است"

(ب)

(۱) بمریدان خود گفتہ بود "ہر چہ ہر کجا گفتہ ام حق گفتہ ام"

(۲) مردمان پلیس گفتند "بچۂ مقتول ہماں جا پنہاں است کہ رہزناں او را گذاشتند"

(۳) حسین بہ برادر خود گفت "فصل بسیار عوض شدہ است - آخر باراں خواہد گرفت"

(۴) اُستاد گفت "انعام را فردا پیش نائب وزیر خواہند داد"

(۵) قبل ازیں بتو گفتہ ام "وقتیکہ من نطق مے کنم - خاموش باش مگر تو ہماں پشت گوش انداختی - برو گم شو - امروز دیگر میا"

(۶) با متعلم خود گفت "بانہ چرا نسق جماعت را ایں طور پریشان کردۂ؟"

(۷) ہر بار مے گفت "خدایا بر من بیکس رحم کن از دست مرا مراں"

(۸) با نو وارد گفتیم "مرد کہ! ایں جا چہ کار داری - چرا واضح نمے گوئی - چرا آمدی"

Marfat.com

(۲) ان جملوں کی روایت بطرزبیان مفہوم کرو:۔

(الف)

(۱) آنہارا فہمانید کہ زود میخواست برگردد۔

(۲) بہ پدر خود اطلاع نمود۔ کہ کتابیکہ خریدہ بود گم شدہ بود۔ نمے دانست کدام یکے رامقصر بپندارد

(۳) بعد از بحث ہمہ اقرار آوردند کہ ہمالہ از البس پرُبرفتر است۔

(۴) گفت کہ برائے سہ سال در قید خانہ ماندہ بود وبایں ہمہ بے گناہ بُود۔

(۵) بگوید کہ اگر جریمۂ او باثبات رسد تاوان را ادا خواہد کرد۔

(۶) بہ یک آواز گفتند کہ او مستحق شکرانۂ آنہا بود برائے آنچہ کردہ بود۔

(۷) پیش از قتل یک خواہش کرد کہ او را اجازت بدہند۔ باعیال خود ملاقات بکند باز مے گردد۔

(۸) باز از قبول ایں التماس سرباز پیچید۔ تا آدمے دیگر ضامن مراجعت او نمے شد۔

(ب)

(۱) صد بار منع کردم دیگر در مجلس پوچ سخن ... ہیچ اثرے نکرد۔ (۲) چوں از وے پرسیدند چہ چیز در دنیا عزیز ترین بود جواب داد کہ امید عزیز ترین املاک بود چہ امید بانہا بماند کہ ہیچ چیزے دیگر نمے داشتند (۳) عمویش پرسید کہ کشتی او کجا بود۔ متاعش راچہ شد۔ گفت کہ کشتی ومتاع کشتی رالعوض آں ماہ پارہ بخشیدہ بود (۴) گفت کہ او ہم قوت جادوئے او را شنیدہ بود اماچوں کار کار مشکلے بود باز تشکیک مے داشت (۵) بہ کنیزک فرمود کہ زود علی مردان پسر خودش را بفرستد یا او بگوید کہ درویش را سر شب وقت چراغ روشن کردن خانۂ او حاضر بکند (۶) شرف النسا تنہا ایستادہ شکرانۂ خدا بجا آورد کہ دلش بیک خوردہ آرام گرفتہ بود ومیخواست کہ ہر آں شہر خراب گردد کہ جادو وجادوگر در آنجا نباشد (۷) بخطاب خانم باو سخن زدہ گفتند کہ وقت ایستادن نبود چرا کہ ساعت ہائے شب بے دوازدہ میگذشت۔ باز از وے پرسید کہ فرزندش را کجا وکے بُردہ بودند۔

Marfat.com

فصل چہارم

حروف

حرف تنہا مستعمل نہیں ہوتے۔ اسماو افعال کے ساتھ مل کر کام آتے ہیں اور ان سے ارتباط کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ طلبا بعض اوقات غیر مناسب حروف سے اسموں اور فعلوں کے ربط و ضبط میں فاش غلطیاں کرتے ہیں۔ اور مقصود کلام کو مبہم اور کبھی ضائع کر بیٹھتے ہیں در کردن کے معنی داخل کرنا۔ بر کردن روشن کرنا۔ در کشیدن اندر کھینچنا چکھنا۔ مثلاً۔ بر کشیدن بلند کرنا وغیرہ فقط حروف کے ذرا سے تغیر و تبدل سے معانی میں مہتم بالشان تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ ہم نے ذیل کے جملوں میں سے کچھ حروف حذف کئے ہیں۔ تاکہ متعلّم اُن کو پُر کر کے فقروں کی تکمیل کرے۔ مثال کے طور پر ملاحظہ ہو :۔

مکمّل	نامکمّل
شہر پٹنہ در مملکت بہار واقع است	شہر پٹنہ ۔ مملکت بہار واقع است
اگر بخودت رحم نکنی بارے بہ (یا بر) پدر و مادرت رحم کن	اگر بخودت رحم نہ کنی بارے ۔ پدر و مادرت رحم کن
حرف را تا آخر گوش کن بعد جواب بدہ ۔	حروف را تا آخر گوش کن ۔ جواب بدہ
برائے ایں عیبہا است کہ او را عزیز نہ دارم	ایں عیب ہا ست کہ او را عزیز ندارم
زلیخا۔ بایں معنی راضی نمے شود گوید از کشتنِ او چہ حاصل؟	زلیخا۔ ایں معنی راضی نمے شود۔ گوید کشتنِ او چہ حاصل؟
ایں دلیل است بر صاف و صادقی ما کہ بجرم فہمائے	ایں دلیل است صاف و صادقی ما کہ جرم فہمائے
او باور کردہ دیندارش پنداشتیم	او باور کردہ دیندارش پنداشتیم ،

ذیل کے جملوں میں محذوفہ حروف مہیا کرو

(الف)

(۱) چہ طور ممکن است کار تعمیر بے صرف زر انجام پذیرد (۲) شوہرش مرد واہم رنج و حسرت پے او مرد (۳) شاعر شخصے است کہ نسبت ہمسران خود تیز تر دارد (۴) عجب پریزاد۔ گرفتیم۔ خوب عروسی کردیم

Marfat.com

(۵) تفنگ انداختم آهو ـ زخمی کردم ـ (۶) ازیں جا شهر شما چه قدر راه است ـ
(۷) پس از آں میموں از درخت آمد (۸) بنا۔ اخبار صریح معلوم میشود که یکیے از مجرمان گم شده است
(۹) باید مجر مهار امن بدهید شمار ابدبخت خواهم کرد۔ (۱۰) یکساعت است باتو حرف میزنم وے پُرسی چه دزد؟

(ب)

(۱) حاتم در صدر اطاق ـ فرش نشسته بود۔ (۲) همه باید حق ـ پیرو کار باشند چراکه اگر اوّل کار غالب نیاید
انجام کار خواهد شد (۳) چه قدر احمق هستی سگ را ـ گرگ باز نمے شناسی ـ
(۴) خط و خالش چنداں دلپذیر نیست ـ کردار نیک دارد ـ
(۵) برادر تو چه قدر بخیل است ـ برائے من هیچ سوغات نفرستاده است ـ
(۶) از چشمهٔ غلیظ ـ آب غلیظ نمے رود ـ (۷) نمے توانم ـ چنیں حال بخواب راحت بروم ـ
(۸) کتاب سفر را ـ کتاب تصاویر ترجیح مے دهم (۹) دانسته خود را خطره انداختن کار نادانی است
(۱۰) نسبت ـ برادرت خیلے توانا هستی ـ از علم هیچ بهرهٔ نیافتی ۔

(ج)

(۱) درویش زبانے حرف مے زد که زنها نمے فهمیدند (۲) کسے نیست ـ که ایں راز مطلع باشد
(۳) آخر بگو ـ اهل فرنگ چه عداوت داری ـ (۴) پول هائے طلا را از صندوقچه ـ بسیار
(۵) نمے توانم ـ ده روز بلند دن برسم ـ (۶) ایں نوع حادثات ـ عالم کم وقوع یافته است
(۷) من هم یکساعت عمل تمام کرده بر مے گردم ـ (۸) که بپرسم ایں جا کے خواهند آمد ـ
(۹) خدا چناں نه کند ـ که تر و خشک ـ بسوزد ـ (۱۰) لا محاله و بالش ـ گردن بدکردار خواهد شد ـ

(د)

(۱) پسران و مردان ـ همدیگر یک جا نشسته بودند (۲) مگر توئی پسرم را گمراه نمودی ـ از راه ـ بردی
(۳) جزائے گناه عظیم بود ـ که غضب خدا بآنها رسید (۴) راست میگویم که ایں فنجان طلا ـ هزار تومان بمی ارزد
(۵) هیچ کسے نمیتوانست ایں دروازهٔ طلسمی باز بکند (۶) تاثیر ایں ستاره نحس است که بلا ازیں شهر ناپدید نگردد
(۷) چوبے که دست داشت بزور بر زمین زد (۸) پشت پرده برو ـ از نگاه پنهاں بشوی
(۹) یک پردهٔ دیگر هم پیش دروازه آویزاں بود (۱۰) دشمن را نگاه بکنید ـ تفنگ خالی بکنید ـ

Marfat.com

(۱) آفریں باد ہمت مردانۂ تو کسے از تو دلاور تر نہ دیدم (۲) از اوّل شب۔ صبح یک لحظہ آرام نگرفتم (۳) ازیں سخناں حیرت ماندہ ام نمیدانم کہ مصیبت خود آشکار کنم (۴) یوسف خود را صحبت ایں بد عملہا باز دار (۵) کمتر یک سال درمیان ایشاں ماندہ ام (۶) سکینہ زیر درخت سایہ دار خفتہ است (۷) پدر و مادرم مُردہ من تنہا از دستم چہ مے آید؟ (۸) نمیدانی۔ زلیخا خادم خود عشق پیدا کردہ است (۹) اگر از خدا بترسی۔ رعیت ستم روا مدار۔ (۱۰) خیال بیجا کردہ است بجہت خود را زحمت میانداز

(ص)

(۱) ہر سو بغور نگاہ کرد ہیچ مسافر نظر نیامد۔

(۲) زاہد شراب نمے نوشد۔ بے چارہ کیفیت مے آگاہ نیست۔

(۳) اخنر دست۔ جان شستہ دنبال دزد دوید۔ (۴) باز آنکہ بسیار فہماندم نہ فہمید۔

(۵) مجنوں گفت من عشق لیلی را ملکِ ہمہ عالم نمے فروشم (۶) بیشتر ازیں ہرگز۔ اسپ سوار نشدہ ام

(۷) شاعر یک لطیفہ صد دینار انعام یافت (۸) در شکارگاہ آہواں را قطار قطار دیدم

(۹) دل آں نہادہ است کہ سیر ایران بردد (۱۰) اگر گاہی۔ من یاد آری از مروت دور نباشد

(ط)

(۱) آنکہ با شما حکایت کردہ ام۔ دانۂ خرمن است (۲) چوں بہ تیمور رسی۔ ما سلام بگو۔

(۳) شہر کاشان است و ہر سو ماہ سیمائے دگر ظلم کم کن۔ عاشق مے شوم جائے دگر۔

(۴) افلاس ہمہ جا پیدا است و ناامنی ناپیدا است (۵) در ادائے فرائض سخت گیر است خلق ملائم دارد

(۶) وقتے ایں مرد فقیر مے خندد۔ وقتے مے گرید۔ سرگشتہ است۔

(۷) بایں چنیں مرداں میامیز۔ ذلیل خواہی شد (۸) گاؤہای نر از ہم سوا نہ شدند مغلوب شیر گشتند

(۸) تو نزدیک ہستی ہیچ با کسے ندارم۔

(۹) دکان را تختہ کردہ ام۔ لشکریان چیزے بزور بگیرند۔

(۱۰) بعض مرداں مے خورند۔ بزنید بعض مے بزنید۔ بخورند۔

(ع)

ہیچ مے دانید دولت روس چہ خوبی ہا شما کردہ۔ وچہ نوع بلا ہا شما۔ محافظت مے کند

Marfat.com

شما لازم است کہ بزرگ خودتاں را بشناسید و حق ولی نعمتے او را۔ جا بیاورید ہمیشہ۔ امر و نہی او مطیع بشوید۔ رسوم بندگی آداب انسانیت یاد بگیرید یگر نمے شنوید کسانیکہ دزدی نمے کنند۔ و صنعت و تجارت مشغول اند چہ آسودہ و خوش گذران ہستند ؟

(ف)

ہمینکہ رعیت ایں بیچارگی مشاہدہ کردہ۔ و دست خود را ہمہ جا کوتاہ یافتند۔ درگاہِ کارساز نالیدند۔ کہ ایں شر را سرآنہا بزودی رفع نماید۔ ہمانا یزدجرد در شہر گرگان بود۔ کہ روزے قصر او اسپے غریب دیدند۔ و آں وقت نظیر آں نہ دیدہ۔ وے خبر دادند گفت آں زین و دہنہ کنید و بیارید۔ ہیچ کس از عہدۂ ایں نیامد حال را۔ او عرضہ داشتند۔ خود بیروں آمد۔ و اسپ دہنہ کرد۔ و زین بپشت آں نہاد و دمش را بلند نمود کہ زیرش بگرداند۔ اسپ جفتہ بسینۂ یزدجرد زد کہ ہلاک شد ۔

(ق)

در روزے بر پشت آں اسپ در شکارگاہ گلۂ گورخر دید۔ طرف آں گلہ شتافت و نزدیک شد۔ دید شیرے بر پشت گورخرے جستہ میخواہد۔ آں را پارہ کند بہرام تیرے جانب شیر انداخت آں خدنگ شیر و گور ہم دوختہ و یک ثلث تیر ہم آں گذر کردہ۔ خاک نشست و زمین فرو رفت و ہمراہان شہزادہ۔ نیروے باز و شست بہرام حیرت و تعجب نمودند و گمان میرود کہ آنروز ازدرا بہرام گور گفتہ باشند یا جہت کثرت میل شکارِ گور ملقب۔ ایں لقب شدہ باشد ۔

(ل)

نزدیکترین سیارہ ـــ کرۂ آفتاب عطارد ـــ و اگر سیارات کوچکی کہ ـــ زعم علمائی ہیئت ـــ سیارۂ بزرگ متلاشی شدہ تشکیل یافتہ اند مستثنی شود کوچکتر ـــ سائر سیارات ہفتگانہ است۔ مدار عطارد ـــ داخل مدار زمین واقع شدہ است ـــ ہمیں جہت وقتے کہ مے خواہیم ایں کرہ کوچک تماشا کنیم نظر ما کم و بیش ـــ طرف آفتاب منعطف است و غالب اوقات طورے اتفاق مے افتد ـــ نگاہ ما ـــ طور مستقیم رو ـــ آفتاب است و البتہ ـــ ایں موقع کرۂ عطارد غیر مرئی است ـــ لہذا دو موقع خوب ـــ دیدن عطارد بلا فاصلہ پس ـــ غروب و

Marfat.com

قبل طلوع آفتاب است ۔

(م)

نخست خدمت ہمہ خواہران پاک اخلاق ایران درود ـــــ سلام میفرستم غرض ـــــ
نگارش ـــــ مقالہ ـــــ خانمہائے ایران درودے فرستادن ـــــ ضمناً آناں ـــــ
تکلیفے یادآوری کردن است ۔ گرما پارسیان ہندوستان بیش ـــــ ہزار سال ـــــ کہ
ـــــ وطن اصلی خود ایران دور ہستیم ولے ـــــ در رگہائے ماخون ـــــ سرزمین جاری
ـــــ وگاہ گاہ نیز شور وطن مقدس ـــــ دل ما افتادہ ما ـــــ بروز دادن
حسیات میکشاند ۔ در ـــــ اوقات کہ اخبار ترقی ایران وبہبودی روزگار مرداں ـــــ
بگوش ـــــ لازم دانستم خواہراں ایرانی خود ـــــ دو نکتہ متوجہ ـــــ یکے از ـــــ
متعلق بہ ایران قدیم ـــــ مربوط ـــــ آئیدہ آں ـــــ در ایران قدیم زن دارائے مقام
ارجمندی ـــــ وبحسب قوانین اوستائی مقدس نیز میدانیم ـــــ در روزگاران گذشتہ
جاہ ومنزلتے ـــــ و ـــــ خلاف امروز بشخصیت اور منظور و در زندگانی اجتماعے ـــــ
مرداں شرکت مے نمود ۔ در چند بیں جائے ـــــ ۔ آدستا ـــــ مطالبے برمے خوریم کہ ـــــ
خوبی دلیل مدعائے ماست وصریحاً مقام بلند زن را ـــــ ایران قدیم رامے رساند
ـــــ آں جملہ زن مے تواند ـــــ بمقام قضاوت رسد وزن مے تواند ـــــ رتبہ پیشوائے
دینی نایل ـــــ مختصراً باشواہد تاریخی ومذہبی علو درجۂ زن ـــــ در پارینہ مے توان ثابت ـــــ ۔

(ن)

یکے گل در ـــــ نغز گلزار نیست ـــــ کہ چینندہ را ـــــ دو صد خار نیست
منہ دل ـــــ آوای نرم جہان ـــــ جہانرا ـــــ گفتار کردار نیست
زہ پیکان ایں بستہ زہ ـــــ کمان ـــــ ندیدم یکے دل ـــــ افگار نیست
فرو بند چنبند ولب ـــــ گلہ ـــــ کہ ایں بدکنش را ـــــ کس عار نیست
کسے کو گلہ ـــــ از بدگہر ـــــ ہم از بدگہر کم ـــــ مقدار نیست
گہے قبر گوں ـــــ چو روشن چراغ ـــــ جز ایں دو جہاں را ـــــ کار نیست

Marfat.com

دراز است طومار گردوں ولیک — نگارش — درد و تیمار نیست
قلم زن نزد خامه — آشتی — طرازش بجز — پیکار نیست
چو دیوانه آشفته تازد همے — بر سرش میر — سالار نیست

(و)

بلے آں طوفانہائے مہیب که — دریاہا سینہ ہائے کشتی ہا — مے شگافد و بزرگ ترین نمونہ ہائے قدرت و صنعت بشر را در — دقیقه نابود و — اعماق خود مدفون مے — کار آں موجہا نیست که وزش باد و تلاطم سطح دریا حاصل — کار آں امواجے — که جسته جسته — عمق دریاہا و اقیانوسہا — مے خیزند و خیزابہائے پیکر و گردہ بہائے درہ — برمیانگیزند!

پس ما — که مے خواہیم زندگی خود — تغییر دہیم و — حیات جدیدے داخل شویم نباید — قبول و تقلید آثار ظاہری و ترقیات مادی و فنے تمدن غرب اکتفا کنیم — باید که آں انقلابات و تجددات فکری و معنوی — که دارد در مشیمۂ ایں تمدن تشکل مے باید پیش نظر بیاوریم — ببینیم چه بہرہ مے توانیم — ایں دریہائے تاریخی و اجتماعی بریم! باید بفہمیم که چنانکه یک مرد نادان و بے اصالت — تغییر لباس شخص نجیب و فاضل نمے شود ۔ ہمیں — یک ملت ضعیف و جاہل بمحض تقلید ترقیات مادی و فنی و آرائش دادن در و دیوار و تغییر لباس خوشبخت — متمدن — ۔

(ک)

خاتمه لازم مے دانم فضلا و صاحبان ہمت و حمیت ملی — خطاب کردہ بگویم ۔ که چوں — ہر نعمتے شکرے لازم است ۔ بیائید به شکرانۂ ایں نعمت فضل و دانش و ایں، ثروت و مال که خداوند بشما ارزاں — ہمراہے کنید و دامن ہمت بکمر — تا ایں کاخ بلند قدردانی و حق شناسی را — نام بزرگاں در گذشتۂ ایران برپا وظیفه خود را بجا — اگر اسلاف ما ناخلفی و کفران نعمت کرد حق ایں پیشوایان بزرگ را

Marfat.com

ادانہ — اند۔ ماذمہ خود را ازیں حق — سازیم۔ و برائے آیندگان یک آثار ابدی کہ دست روزگار — تخریب آں راہ — یادگار گذاریم تا افراد نژاد آئندہ مارا بہ بے حسی، و نمک نشناسی و — حمیتی یاد — بیائید با ایں فداکاری جزئی سعادتِ فرزنداں آیندۂ خود — تاًمین کنیم زیرا کہ میراثے بہتر — علم و معرفت و بنائے پائدار — از کاخ فضیلت و رہبری مہربان تر و دانا تر از سرگذشت بزرگاں — جہان ما پیدا —

(ی)

اطلاع او — ہر رشتہ حیرت بخش است۔ فلسفہ و تاریخ و ادیان و اقتصادی و طلب و علوم طبیعی و علوم اسرار و زبان ہائے مختلف و موسیقی را — جزئیات آنہا میداند! قدرت فعالیت و کار — وے تقریباً — حدود است۔ از بیست و چہار ساعت فقط دو ساعت — مے خواہد و مابقی — کار مے کند۔ طراوت ایں مرد در جوان ترین پیروان وے نیز دیدہ — گاہے چند نفر۔ مجبور بہ تبعیتِ طرز زندگی و کار کردن خود — اما ہیچ کس — وے برابری نمے تواند۔ باوجود ایں نہ با عجلہ و نمائش — اعتدال و خوشروئی در راحت و متانت کار میکند — از حرارت و وقار است۔ و حالا چہار ماہ تمام است کہ — مہمترین شہرہائے آلمان علی الدوام نطقہا میکند و روزانہ شش — ہشت ساعت — مجالس حرف مے زند۔ و علاوہ — ایں — دادن بعض کنفرانسہا و کارہائے اداری و تحریرات نیز — است۔ و تقریباً — روز در یک شہر دیگر — و در ختام ایں چہار ماہ۔ روز اوّل تازہ نفس و خرم و باطراوت — ٭

فصل پنجم

تشریح اشعار

ہر زبان کے امتحان میں چند اشعار بھی دیئے جاتے ہیں تاکہ اندازہ کیا جا سکے طلباء کہاں تک شعر سے مذاق رکھتے ہیں۔ اسالیب شعر کو نثر کے قالب میں ڈھالنے کی کس قدر استعداد رکھتے ہیں جہاں شاعر نے اختصار سے کام لیا ہے آیا اس کی تشریح کرتے ہیں۔ یا کسی واقعہ یا قصہ کی طرف اشارہ ہے تو اس کو سمجھتے ہیں یا نہیں مجموعی طور پر یہ کہ ان کی تشریح پڑھنے والے کی طبیعت پر کس قدر اثر کرتی ہے۔ آیا بیجان و مقید عبارت ہے یا روح و رواں سے لبریز ہے۔

بعض اوقات حل مطالب میں طلباء حد اعتدال سے گذر جاتے ہیں۔ یعنی وہ وہ معانی شعر کی طرف منسوب کرتے ہیں جن کا وہ متحمل نہیں ہو سکتا۔ کبھی اس قدر اختصار سے کام لیتے ہیں گویا اشعار کو محض نثر کی ترتیب میں لے آتے ہیں اور بس۔ اوّل تو ممتحن شاذ ایسا سوال کرتے ہیں کہ مطالب شعر فارسی میں ہی بیان کئے جائیں۔ کیونکہ طلباء سے یہ توقع نہیں کی جاتی۔ کہ وہ اپنے مافی الضمیر کو بسہولت فارسی میں لکھ سکیں اور اگر کوئی ایسا سوال ہوتا بھی ہے تو درمیانی درجوں کو پھاند کر سیدھا جواب مضمون لکھنے کا ہوتا ہے۔ حالانکہ مضمون نگاری کیلئے خیالات کا وسیع ہونا اور انشاء کی بدرجہا زیادہ مہارت اور مزاولت درکار ہوتی ہے۔ اب چونکہ فارسی انگریزی، عربی کے ساتھ ترقی کی اوّل صفوں کی طرف قدم بڑھا رہی ہے لازم ہے کہ تعلیم کا انداز اپنے کہنہ سال طریقوں سے باہر قدم رکھے۔ یہ کتاب چونکہ اسی تحریک کی ابتدا و اقدام کے لئے لکھی گئی ہے۔ اس لئے تشریح اشعار پر بھی ایک مختصر سی فصل قائم کی گئی۔

ذیل کے اشعار کا ترجمہ بمعہ مختصر تشریح ملاحظہ ہو:

(۱) خدایا در آفاق نامی کنش بتوفیق طاعت گرامی کنش

مقیمش در انصاف و تقویٰ بدار — مرادش بدنیا و عقبیٰ بدار
غم از دشمنِ ناپسندت مباد — ز دوران گیتی گزندت مباد
بہشتی درخت آورد چوں تو بار — پدر نامجوی و پسر نامدار
از آن خاندان خیر بیگانہ دان — کہ باشند بدگوئی ایں خاندان
زہے دین و دانش زہے عدل و داد — زہے ملک و دولت کہ پائندہ باد

خدایا اورا در جہاں ذکرِ جمیل ارزانی کُن و در ادائے عبادت اورا امداد فرما کہ سبب فضل و شرف او باشد۔ در شیوۂ انصاف و خدا ترسی اورا ثابت قدم گرداں در ایں جہاں و در آخرت در ہمہ کار ہا اورا یاوری نما۔

اے ممدوح خدا چناں کند۔ کہ از دشمن بدو از گردش ہائے روزگار ہیچ گزند تو نرسد چراکہ تو پسر نامدارِ پدرے ہستی کہ ہم خواستگار نام نیک بود۔ طوبیٰ کہ از درخت ہائے بہشت است ہم ثمر چنیں خوب کہ تو برائے پدر خود ہستی نمے تواند برمے آرد حقا کہ آں قوم کہ در حق خاندان تو بد مے گویند خود شاں بد ہستند۔ چہ خوب است کہ آں دین و دانش کہ تو مے داری۔ چہ خوب است کہ آں آئینِ داوری کہ تو مے ورزی زہے مملکت زہے دولتت۔ خدا ہمہ اش را لازوال دارد ۰

(ب)

شنیدم کہ جمشید فرخ سرشت — بسر چشمۂ بر سنگے نوشت
بدیں چشمہ چوں ما بسے دم زدند — بیفتند چوں چشم برہم زدند
گرفتیم عالم بمردی و زور — ولیکن نبردیم باخود بگور
چو بر دشمنے باشدت دسترس — مرنجانش کو را ہمیں غصہ بس
عدو زندہ سرگشتہ پیرامنت — بہ از خون او گشتہ برگردنت

ایں حکایت را شنیدہ ام کہ جمشید نیک طینت بر سنگے کہ بر کنارۂ چشمہ بود ایں حروف در کندید نیاد اہل قوت مثل ما ہا دعوی کردند کہ ایں چشمہ از آنِ ماست و ہیچ دیگرے نمے تواند حریف ما ں گردد۔ اما دیر وقتے نگذشت کہ مردند و در گذشتند ما ہمہ عالم را بالقہر و غلبہ مسخر کردہ ایم۔ اما چیزے

ازاں برائے ایں نیست کہ باخود بگور برداریم۔ اے عزیز چوں جاہ و دنیا چنیں بے ثبات است باید چوں بر دشمنے قدرت یابی اورا اذیت نہ دہی چہ اور اہمیں خجالت کفایت مے کند کہ زیر قہر تو ہست۔ بہتر است کہ دشمنت زندہ پیشِ تو خوار مے گردد۔ ازاں کہ تو اور ابکشی و بار قصاص خونش بگردنت بیفتد۔

(۱) ان اشعار کا باوضاحت ترجمہ کرو:۔

(الف) مکن برکفِ دست نہ ہرچہ ہست | کہ فردا بدنداں بری پشت دست
بپوشیدنِ سترِ درویش کوش، | کہ سترِ خدایت بود پردہ پوش
مگرداں غریب از درت بے نصیب | مبادا کہ گردی بدرہا غریب
بزرگے رساند بمحتاج خیر | کہ ترسد کہ محتاج گردد بغیر
بحالِ دلِ خستگان در نگر، | کہ بارے دل خستہ باشی نگر
فرو ماندگاں را دروں شاد کن | ز روزِ فرو ماندگی یاد کن
نہ خواہندۂ بردر دیگراں | بشکرانہ خواہندہ از در مراں

(ب)

اے راحتِ جانِ بے قرارم | امیدِ دلِ امیدوارم
شادم بغمت کہ در ہمہ حال | سوزِ غم تست سازگارم
تار فتۂ از کنارم اے دوست | یکبارہ از خویش برکنارم
در آرزوئے وصالِ جانی | عمرے بفراق میگذارم
امشب بگذشت خواہد از دوش | طوفانِ سرشکِ اشکبارم
تا مرگ نگیرم گریبان | من دست ز دامنت ندارم
چوں ہیچ نشد بہ سعی حاصل | کامِ دلِ خستۂ فگارم
آں بہ کہ زصبر رُخ نتابم | باشد کہ مرادِ دل بیابم

(ج)

بود زنگی زادۂ بے دین و داد | غولِ غفلت دادہ عمرش را بباد

Marfat.com

داشت در خم چند من دوشاب دُرد — از قضا موشی در آں اُفتاد و مُرد
موش را بگرفت و بیروں کرد زود — موش مشؤم از حریصی مُردہ بود
نزد قاضی رفت زنگی با ملال — موش را بگرفت و گفت از سوء حال
کرد بر دوشاب او حکم حرام — مرد قاضی درمیان خاص و عام
ایں سخن نشنید زنگی سقط — گفت قاضی را کہ کردی بس غلط
من چشیدم بود شیریں بکام — چوں بود شیریں چرا باشد حرام
گر شدے دوشاب من تلخ آنکھی — من حرامش گفتمے بے شبہ

(د)

اے خوشا آں ملت پولاد چنگ — کز عمل زد شیشۂ ذلت بسنگ
در مقام اتحاد آمد بہ پیش — کرد جانہا متحد با جان خویش
اولیں شرط نجات از بندگی — وحدت ملی است اندر زندگی
ملتی کاو رانہ وحدت گشت یار — بر فنائش حکم دادہ روزگار
ملتی کاندر نفاق و جہل زیست — زندگی از بہر او جز مرگ نیست
زندہ جاوید باشد ملتے — کز نفاقش نیست بر دل ذلتے
وائے بر آں ملتے بے پایہ ای — کش ز وحدت نیست کمتر پایہ ای
عشق وحدت مید ہد مارا قوام — وز سعادت مے کند خیر الانام
عشق وحدت ہست نارے نور بخش — مژدہ فیض جہانے کردہ خوش
از فروغ نور آں دل کامیاب — ز آتشش بنیاد جہل آید خراب
عشق وحدت نور بخش چوں طلا، — در مقام جذب ہمچوں کہربا،
ملتے کز عشق وحدت مست شد — با سعادت ہمسر و ہمدست شد

(۲) ان حکایات کو اپنے الفاظ میں سادگی سے بیان کرو

(۱) چوں تبہ شد خلافت ماموں — ریخت مر خلق را بنا حق خون

Marfat.com

کرد برآل برمک آں بیداد　　　که کسے زاں صفت ندارد یاد
یحییٰ بے گناه را چوں کشت　　　گشت بروے زمانہ تُند و درشت
مادرے داشت یحییٰ مظلوم　　　پیر و عاجز زکام دل محروم
جفتِ اندوه گشته از بدِ دہر　　　عیش و شیریں بدو شده چوں زہر
بار گفتند حال ماموں را　　　عرضه کردند حالِ محزوں را ؛
که دعائے بدست ہمے گوید　　　مملکتت را زوال مے جوید
دل او خوش کن و ز حقد بکاه　　　باز خواه از عجوزه عذر گناه
رفت ماموں شبے ز خلق نہاں　　　برکشاده بعذر جرم زباں
دُرّ د گوہر بسے بدو بخشید　　　راه و سامانِ کار خود آں دید
گفت کائے مادر آں قضائی بود　　　چوں قضا رفت زاری تو چه سود
بعد ازیں کار ہائے با ہُش کن　　　وز دعائے بدم فرامش کن
گرچه یحیی نماند و یافت گزند　　　من ترا ام بجائے او فرزند ؛

(۲)

آں شنیدی که در عرب مجنوں　　　بود بر لیلی آنچناں مفتوں
دعوے دوستی لیلیٰ کرد　　　همه سُلوی خویش بلوی کرد
حِلّه و زاد بوم و خویش گذاشت　　　رنج را راحت و طرب پنداشت
کوه و صحرا گرفت مسکن خویش،　　　بیخبر گشته از غم تن خویش
چند روز او نیافت ہیچ طعام،　　　صید را بر نهاده بر راه دام
زاتفاق آہوئے فتاد بدام　　　مرد را ناگہاں برآمد کام
چوں بدید آں ضعیف آہو را　　　و آنچناں چشم و روئے نیکو را
یله کرد ش سبک ز دام و را　　　لے همه عاشقاں غلام او را
گفت چشمش چو چشم یار منست　　　اینکه در دام من شکار منست
در ره عاشقی جفا نه رواست　　　هم رخِ دوست در بلا نه رواست

(۳)

شد اسیرِ مسلمے اندر نبرد | قائدے از قائدان یزدجرد
گبر باراں دیدہ و عیّار بود | حیلہ جوئی و پرفن و مکّار بود
از مقام خود خبردارش نکرد | ہم ز نام خود خبردارش نکرد
گفت میخواہم کہ جان بخشی مرا | چوں مسلمانان امان بخشی مرا
کرد مسلم تیغ را اندر نیام | گفت خونت ریختن بر من حرام
چوں درفشِ کاویانی چاک شد | آتشِ اولاد ساساں خاک شد
آشکارا شد کہ جابان است او | میر سربازانِ ایران است او
قتلِ او از میرِ عسکر خواستند | از فریبِ او سخن آراستند
بو عبید آں سید فوجِ حجاز | در وغا عزمش ز لشکر بے نیاز
گفت اے یاراں مسلمانیم ما | تار چنگیم و یک آہنگیم ما
ہر یکے از ما امینِ ملت است | صلح و کینش صلح و کینِ ملت است
گرچہ جابان دشمن ما بودہ است | مسلمے او را اماں بخشودہ است
خونِ او اے معشرِ خیر الانام | بر دمِ تیغ مسلمانان حرام

(۴)

یکے گفت سقراط را کائی حکیم | تو با کودکاں از چہ گشتی ندیم
ز کودک چہ فرزانگی یافتی | ز پیران چنیں روئے بر تافتی
ترا دانش سالخوردن بس است | دریغیست با خوردسالاں نشست
بگفتا یکے باغ ما شد جہاں | کشِ انسان درخت و من باغباں
ہمہ کودکاں اند چوں نونہال | بر آوردہ سر بہر کسبِ کمال
اگر باغباں شاخِ نو پرورد | بہ بستان بسے خرمی آورد
نہال جواں دارد ایں خاصیت | کہ باشد پذیرندۂ تربیت
ز دانش جہاں را گر آرائش است | دلِ نوجواں مزرعِ دانش است

Marfat.com

ازآں پروَرَم کودکاں ازنخست ... کہ دانند آئینِ پیری درست
شُدہ آموزگاری ازاں پیشہ ام، ... کہ بہبودِ خلق است اندیشہ ام

الا اے ہنرپیشہ آموزگار ... زگفتِ خردمند آموزگار
بباغِ ہنرچوں توئی باغباں
زکشری بپیرای شاخ جواں

فصل ششم

مضمون نگاری

جہاں فارسی کی درسی کتابیں بالعموم ابھی تک ناپسندیدہ و دقیانوسی انتخابوں سے بھری پڑی ہیں اور ان کی اصلاح کی طرف میلان رکھنے والوں کی تعداد کم ہے یا ناطاقت ہے۔ وہاں یہ کمی بھی ہے کہ کوئی ایسی کتاب بازار میں دستیاب نہیں ہو سکتی جو طلباء کو مضموں نویسی میں مفید ثابت ہو سکے۔ یہ فصلِ مختصر کسی ایسی کمی کے ایفاء کا دعویٰ نہیں کر سکتی کیونکہ اس کیلئے ایک مبسوط مستقل کتاب کی ضرورت ہے جیسے انگریزی زبان میں ایسی کتابیں اچھی سے اچھی دستیاب ہو سکتی ہیں۔ جو بات زیادہ قابلِ تعجب ہے وہ یہ ہے کہ منشی فاضل کے امتحان میں مثلاً امیدوار لڑکوں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ بغیر اس کے کہ استادوں نے کبھی ان کو مضمون لکھنے کی تکلیف دی ہو امتحان کے کمرہ میں جہاں حواس و افکار کا مطمئن و مجتمع ہونا سعادت سمجھا جاتا ہے۔ نہایت فصیح و

Marfat.com

بامحاورہ فارسی میں کسی مضمون پر خامہ فرسائی کریں گے۔ تلامیذ میں سے نوّے فیصدی امیدوار ایسے ہوتے ہیں جن کے لئے یہ پہلا موقع ہوتا ہے کہ وہ اُردو سے فارسی میں ترجمہ کریں یا کوئی مضمون لکھیں :۔

مضمون نگار کے لئے سب سے مقدم امر یہ صلاحیت پیدا کرنا ہے۔ کہ وُہ ایسی عبارت لکھ سکے جو نحوی غلطیوں سے پاک ہو۔ اس کا بامحاورہ ہونا امرِ ثانوی ہے۔ جس کی استعداد اہل زبان کی مجالست اور اچھی کتابوں کے مطالعہ سے پیدا ہو سکتی ہے۔ بدبختی سے پہلا ذریعہ قریباً کالعدم ہے۔ اور لوگ بامحاورہ اور اعلیٰ کتابوں کی فہرست میں سرآمد کتابیں انوارِ سہیلی اور اخلاقِ جلالی کو سمجھے ہوئے ہیں یا ابوالفضل کے دفتروں کو ایسی کتابیں تو مانوس و غیر مانوس الفاظ کی مخزن ہیں نہ یہ کہ ابوالفضل کو پڑھ کر یہ قابلیت ہو سکتی ہے کہ متعلم غالب کے انداز میں کسی دوست کو بے تکلفی کے لہجہ میں چند سطریں لکھ سکے۔ اگر حاجی بابا جیسی کوئی ایک آدھی کتاب نصاب میں شامل کی گئی ہے۔ تو یہ کمی باقی رہ جاتی ہے۔ کہ اکثر اُستادوں کو نہ خود کبھی فارسی لکھنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ نہ ایسا بے ڈھب کام وہ اپنے شاگردوں سے کروانا پسند کرتے ہیں۔

مضمون لکھنے سے پہلے اس کے متعلق دس پندرہ منٹ غور کرنا چاہیئے۔ تاکہ پراگندہ خیالات یکجا ہو جائیں۔ پھر ان کو اس طرح ترتیب دیا جائے کہ مضمون کے چند پہلو قائم ہو سکیں جن کو اشارات یا یادداشتوں کے طور پر نوٹ کر لیا جائے اور پھر ان میں سے ہر ایک کو جداگانہ لے کر اس پر قلم اٹھائی جائے۔ بعض اوقات نادان مضمون نویس ایک امر کے متعلق ناکافی طور پر کچھ لکھتا ہے۔ اور پھر دوسرے امر کی طرف پلٹ جاتا ہے۔ لکھتے لکھتے پہلے کی نسبت پھر کوئی خیال دل میں اُٹھتا ہے۔ تو نہ درست بیٹھنے والی پچر کی طرح اس کو دوسرے کے ضمن میں ٹھونسنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس عادت سے مضمون نہ صرف غیر منفصل اور نامربوط رہ جاتا ہے بلکہ نفس مضمون کی طرح عبارت کے اجزاء بھی بکھرے ہوئے معلوم ہوتے ہیں :۔

اکثر طلباء کو یہ دقت پیش آتی ہے۔ کہ مضمون کی ابتداء کس طرح کی جائے اور اسکے خاتمے کو کس طریق سے سرانجام دیا جائے۔ اس کے متعلق یہ لحاظ ضروری ہے کہ تمہید کو بے جہت طول دینا گویا پڑھنے والے کو ملول کرنا ہے بعض ماہرین فن کا خیال ہے کہ تمہید ایک غیر لازمی چیز ہے

Marfat.com

فوراً نفسِ مضمون پر لکھنا شروع کر دینا چاہیئے۔ تاکہ پڑھنے والا بغیر کسی تامل کے اس میں محو ہو جائے۔ ہاں مختصر سی تمہید ہو جو انشاء پرداز کے نکتۂ نگاہ کو ابتدا میں عیاں کر سکے تو نہایت موزوں معلوم ہوتی ہے۔ مضمون اگر بجائے خود مختصر ہو تو اس کے اوّل میں ایک طویل و عریض تمہید پیوستہ کرنا ایک گھروندے کے آگے گویا دالان نما ڈیوڑھی تعمیر کرنا ہے ؛

خاتمہ کے متعلق یہ کہنا کافی ہوگا کہ بعض اوقات خاتمہ میں خیالات مذکورہ بالا کی اعادہ کے طور پر تلخیص کر دی جاتی ہے۔ کبھی مضمون کے مالۂ و ماعلیہ کی نسبت کوئی ذاتی رائے قائم کی جاتی ہے غرض جو کچھ بھی لکھا جائے وہ نہایت برجستہ اور پُر زور الفاظ میں ہونا چاہیئے۔ اگر خاتمہ ضعیف اور ڈھیلے لفظوں میں کیا جائے تو خواہ باقی مضمون نہایت زوردار اور باشکوہ پیرائے میں لکھا گیا ہو۔ انجام کار مطالعہ کرنے والے کی طبیعت پر وہ کیفیت باقی نہیں رہتی خاتمہ کا دلنشیں اور موثر پیرائے میں ہونا اسلئے بھی ضروری ہے۔ کہ اکثر اوقات مضمون کے آغاز اور انجام پر نظر ڈالی جاتی ہے۔ اور درمیانی حصّہ کو ممتحن قلّت وقت و کثرتِ کار یا تغیّر مزاج کی وجہ سے نظرانداز کر دیتا ہے ؛

ہم ذیل میں ایک مضمون کی بطریق اختصار چند یادداشتیں لکھ کر انہی کو پھیلا کر مضمون کی صورت میں قلمبند کرتے ہیں ؛

حُبّ ِوطن

(۱) حُبِّ وطن صفت مروت و انسانیت ہست (۲) باعث اتحاد و قوّت اجتماعی است (۳) موجبِ ترقیٔ ہر نوع است (۴) روحِ حیاتِ ملی است و ما ہندیاں ازو بے نصیب ہستیم۔

حُبّ ِوطن

حُبِّ وطن یکے از انجملہ صفات است کہ خدائے آفریدگار در طبع ہر متنفس مرکوز کردہ است و وجود ہر آنکہ ازو قطعاً معرّا باشد از بس نادر است۔ الحق صفتے است کہ لازمۂ مروّت و خاصۂ انسانیت است چنانکہ ہر شخص با مادر و پدر الفت دارد۔ بار فقا در رشتہ انس و اخوت بستہ است با قوم خود خویشی و قرابت دارد و میخواہد۔ اگر برائے یکے از انہا مصیبتے دست دہد با ہر حیلہ مے تواند کرد او را اعانت نماید

Marfat.com

از و دفع شر و آفت کند۔ ہم چناں اگر برائے وطن محبوبش حادثہ عمر و دہد میخواہد کہ ہیچ سعی در ازالۂ آں بدبختی دریغ ندارد۔ سببش چیست۔ سببش غیر ازیں نیست کہ ایں وطن عزیز اوست۔ و ہیچ دیگرے نمے تواند دریں نسبتِ اُنس و محبّت با و حریف باشد ؎

وطن لفظے است موضوع برائے زاد بوم و مسکن شخصے و ہم برائے آں ملکے و دیار کہ در آں وطنِ اوّل الذکر واقع باشد۔ و اگرچہ غالباً حُبِّ مسکن و مرز بوم نسبت بہ حب دیار سرزمین استوار تر باشد۔ امّا باید کہ جذبۂ حب و حمایت دائرہ وسیع تر فرا گیرد۔ ہرگز نمے تواند بود کہ بنگالہ مثلاً از بلائے قحط و بخار دلفگار باشند و ما اہل پنجاب ہیچ ہمدردی و مہر نداشتہ خاموش و خرم باشیم۔ چنیں حب آئین ہر دین و عماد ہر ملت است چراکہ ہمیں حُبِّ وطن است کہ ہر قوم و ملت را از حضیض پستی باوج ارتقاء و شرف برساند۔ ہمہ کس مے داند کہ از ابتدائے آفرینش تاکنوں ہوس ملک و جاہ ہر کشائش و تدافع قومی را برانگیختہ است اگر ما ہندیاں حُبِّ وطن مے داشتیم انگلیسہا بغیر ازانکہ تیغ از نیام مے کشیدند۔ ملکِ ہند را ہرگز از تصرف ما ہا نمے ربودند لیکن حُبِّ وطن کہ ما داشتیم نسبت بآں حُبِّ وطن کہ آناں داشتندے ضعیف تر بود۔ آناں خواستند۔ کہ وطنِ خود شاں را گہوارۂ فتح و نصرت و مرکز ہر قوّت و سطوت بسازند و مصنوعات تاجرے خود شاں را بازارے پیدا کنند و انجام کار بہ ہر حیلہ و سببے کامگار گشتند۔ امّا ما ہا ہمہ از عناد ہائے مذہبی و از تعصّب بیجا و سبک عقلی از ہم سوا بودیم و عاقبت آں ہمہ بر ما نازل آمد کہ مے بینیم و نمے توانیم باز گوئیم ؎

حب وطن روح حیات ملی است و ہر جمعیت را موجب اتحاد و یکدلی مے بودہ است انیست بدوں ہر محرک دیگر کہ ہر قوم را چوں خضر خجستہ پے بر شاہراہ ہائے اقدام و ارتقاء رہبری کند۔ بہ حرفت و صنعت مائل گرداند۔ بہ اصلاح و تمدّن و معاشرت برانگیزد۔ و بہ تاسیس درسگاہ ہائے علمی عوام را از ظلمت کدۂ جہالت بہ تجلی گاہ معارف مے کشد۔ چہ قوم است کہ ادعائے حُبِّ وطن داشتہ بہ ایں مراتب عمل رو نہادہ است ہرگز۔ میدانید وحشیانِ ینگی دنیا چوں اہل فرنگ بسواحل دیار شاں رسیدند و در صدد آں شدند کہ ملک آمریکا در تصرف خود بیاورند چہ جدوجہد سرفروشانہ نمودند و چہ کوششہائے گرامی ورزیدند تا وطن عزیز را از دست برد دشمن نگاہدارد۔ مگر بیچارہا از

Marfat.com

اقوام متمدنہ دور افتادہ۔ خدیعۂ و مکر را نابلد۔ تفنگ فشنگ نادیدہ۔ چہ طور مے توانستند در میدان مقاومت چیرہ بشوند۔ شہامت و حبِ وطن ایشاں ہرچہ بے سُود در عاقبت حُسنِ سرفروشی و نشانِ شہادت دارد و ماند عیاں شائستگی و تہذیب را مایۂ عبرت است کہ از جمعیّت اقوام عقب ماندہ ایم وہم باد حشیاں نمے توانیم دعویٰ برابری بکنیم یک نوع خواب است کہ ما خفتگاں ازل را فرو گرفتہ است کہ سوائے مرگ چیزے نتواں ما را بیدار ساخت ؎

ہوا مخالف و شب تار و بحر طوفاں خیز۔ گسستہ لنگر کشتی و ناخدا خفتہ است ؎

مردہ باد آں روح کہ حُبِّ وطن ندارد۔ مردہ باد ہر نفسے کہ فدائی وطن نیست ؎

ذیل کے چند مضامین جو مختلف انشا پردازوں کے نتائج قلم ہیں تمثیل کے طور پر درج کیے جاتے ہیں متعلم کو لازم ہے کہ فارسی رسائل و اخبار کے مطالعہ سے اپنے آپ کو پیوستہ بہرہ مند رکھے تاکہ اس کے خیالات میں روانی و سلاست اور تحریر میں انسجام پیدا ہو ؎

(۱) عہد جوانی و ہمّت کار

شاعرے المانی مے گوید "جوانی موج مے زند و اوقیانوس زندگی بجوش درمے آید۔ اے جوانان برخیزید و بکوشید پیش از آنکہ روح شما تاریک مے گردد"

در تمام موجوداتِ عالم دورۂ جوانی۔ دورۂ قوت۔ طراوت و شجاعت است۔ جوانی میدان آزمائش عزم و ہمت و نمائش گاہ قوائے مخفیٔ خلقت است۔ جوانی دورۂ دیوانگی و عشق و جرأت و دلربا ترین جلوۂ روح بشریت است۔

اگر جوانان مے دانستند و مے توانستند خزائن لایفنائے قوت و سعادت را کہ در جوانی مکنوز است بلند از ند نہ تنہا خود و جامعۂ خود را اختیار مے توانستند۔ بکنند بلکہ زمین ما را نمونۂ بہشت بریں مے ساختند۔

جوانان یک ملت مرکز قوت ستاریخ ثروتمندا ارکان موجودیت او مے باشند و بدیں مناسبت

است کہ یکے از حکما گفتہ اند۔ فقط از راہ تربیت و تعلیم جواناں و نوزادگان یک ملت در ظرف ۲۵ سال میتواں اوضاع اجتماعی و مقدرات سیاسی آں ملت را بکلی تغیر داد چراکہ زمام مقدرات ملت بدست جواناں و نونہالاں امروز خواہد گذشت و بدیں سبب تغیر حال و سعادت یک ملت بستہ بہ تغییر حال و تربیت جواناں او ہست۔

دریں جا نظر ما منحصر بہ افرادیکہ از حیث سن جواں ہستند نیست بلکہ کسانے نیز کہ ہنوز قلب آنہا نیفسردہ است در نظر ما جواں ہستند۔ ما افرادیکہ ہنوز قوۂ ادراک و تفکر را دارا بودہ و قلب آنہا ہنوز آشیانۂ عشق ملت است جواں مے شماریم۔ مردمانیکہ آں قدر قوۂ تمیز دارند کہ مے فہمند۔ زندگی امروزۂ ایشاں شائستہ مقام شرافت و فضیلت انسانی نیست و تا آں درجہ ہمت و شجاعت دارند۔ کہ اصلاح حال خود ربودن گوئے نیک نامی و سعادت را بہر قیمت باشد تصمیم گرفتہ اند۔ خلاصہ مردمانِ نیک بین و زندہ دل و امید پرور و کار دوست و با عزم را جوان مے دانیم۔ چہ برائے ما روشن است کہ بشریت صدی نود و نہ از آثارِ خوش بختی و ترقیٔ خود را مدیون ذکاوت و ہمت ایں گونہ افرادِ زندہ دل کردہ است کہ روح آناں با قطع نظر از بزرگی سال ہمیشہ جوان بودہ است۔ و چنانکہ حکیمے گفتہ جوانی روح یک جوانیٔ جاودانی است و جاودانی عین جاودانی است۔

جواناں زندہ دل و باروح را باید کوشید تا ایں گنج شایگان جوانی را کہ طبیعت بہ ایشاں ارزانی داشتہ مفت از دست ندہند و برائے رسیدن بہ مقصدِ مقدس و آرزوہائے پاکیکہ در دل دارند بکوشند۔ بقوت جوانی مے دانند۔ بداں مقصود و آرزو برسند و با قوۂ عزم ہمت و متانت مے توانند ہمہ مشکلات را از جلو ئی راہِ مقصود خود شاں بردارند و دریں راہ توشہ جز ہمتِ بلند و پائداری و پافشاری لازم نہ دارند۔

ایں جوانی گنجیست کہ اگر آں را بکار نہ برند از بد خود بخود نابود مے شود و چنانچہ گونتہ مشہور شاعر المانی گفتہ اند "جوانی نیز مانند پاکترین و بہترین عشقہائے سرانجامے دارد۔ ایں جوانی گنجیست کہ با گنجہا تمام عالم یک لحظۂ آں را نمے تواں خرید" ۔ بیند لیشید از روزے کہ شما نیز مانند سعدی خواہید گفت "حیف جوانی بشد از دستِ من و دریغ آں زمن دلفروز" یا مانند حکیمے خواہید

فریاد زد "اے جوانی باز آ، و بار دیگر ہم باز آیا مانند فیلسوف سالخوردہ رُو بخالق کائنات کردہ خواہید گفت "آہ جوانی مرا بمن باز دہ"

جوانی بہار زندگانی است۔ چوں فطرت چمنستان را برنگ و بو و بہ گل و ثمر در فصل برشکال جلوہ و آب مے دہد۔ ہمیں طور طبیعت در آوانِ شباب بشر را افراوانی قوت و تازگی بہ بخشد۔ باید کہ چوں بہار را برائے گلستان زمانۂ دمیدگی و حاصل خیزی مے پندارند۔ وقتِ جوانی را ہم افضل ترین اوقات شمردہ در آں استعمال قوائے جسمانی و روحانی و کسب معرفت بکنند کسے کہ وقتِ عزیز خود را در سہرگی و بیہدہ ورزی بر باد دہد۔ بشخصے ماند کہ روزہائے خود را ہم بخواب تضییع کند۔

۲) حفظ صحّت

بموجب حدیث معروف علم بدن یعنی طبابت بعلوم دینی تقدم دارد حفظ الصحّت را کہ یک رشتہ از علم الطب است میتوان بر طب ہم مقدم شمرد۔ زیرا کہ علم طب برائے خلاصی دادن از رنج بیمار بیست و بسے از امراض ہست کہ اغلب اوقات مداوا پذیر نیست و مہلک ہم نہ باشد۔ بلکہ ہمیشہ شخص را دو چار رنج و زحمت مے دارد۔ اما حفظ الصحّت حافظ، سلامت و جلوگیر امراض و رنجوریہا مے باشد۔ پس علیکہ انسان را از ابتلا بمرض محفوظ داشتہ از طبیب و دوا بے نیاز مے کند۔ بر علم طب ہم مقدم است۔ درینصورت دانستن، حفظ الصحّت و عمل کردن بہ آں یک جز اعظم و الزم زندگیٔ بشر است۔

خوراک: دفعات غذا را باید متعدد و قرار داد و مقدار آں را کم کرد۔ غذاہائے سنگین و دیر ہضم را خوبست موکول بہ ناہار کنند۔ روئے ہر غذا میوہ ہائے نرم شیریں بلکہ پختہ تناول کنند۔ برائے ہضم و فعالیت معدہ خیلے مفید باشد۔ چونکہ مزاج را باید ہر روز در حال لینت و نرمی نگاہداشت و خود انقباض مزاج را باید بسبب بسیاری از امراض مانند سوئے ہضم و سردرد و بے حالی وغیرہ میشود و مشروبات مُسکر برائے ہر مزاج ضرر دارد۔ مگر مانند دوا بہ اجازۂ طبیب

صرف شود۔ در بین غذائے گرم آب یا شربتِ خیلے سرد نوشیدن خوب نیست۔ و مخصوص برائے دندان و معدہ بے ضرر نہ باشد۔ قہوہ یا چائے بعد از غذا خوبست۔ پاک کردن دہان و دندانہا بعد از ہر غذا یا دوا ہائے مخصوص یا فقط با آب نمکدار نہ یا صابون کہ تیزاب دارد بسیار خوب و مفید است۔

خواب:۔

برائے اطفال و آدم جوان در ہر شبانہ روز تا دہ ساعت خواب بدنیست ولے، عادتاً ہشت ساعت کافیست۔ زیادتر از آن ضعف و سستی مے آورد۔ اطاق خواب بہتر است۔ در بلندی باشد کہ ہوائے زیاد داشتہ و از ہر دو طرف دارائے پنجرہ باشد۔ و مخصوصاً از رطوبت محفوظ باشد کہ خیلے مضر است۔ اطاق خواب حتماً از یک طرف باید آفتاب گیر باشد۔

رخت خواب باید دارائے یک ملاف مخصوص غیر از استر لحاف و توشک باشد و ہر دو روز آں ملافہ را مقابل آفتاب بگذارند۔ یا در ہوائے آزاد پہن کنند۔ و ہر ہفتہ آں را عرض کردہ بشویند۔ روئے تخت خوابیدن برائے صحت مزاج خیلے مدخلیت و فائدہ دارد۔

گردش:۔

ورزش برائے صحت بدن و موزوں نگاہداشتن اعضا بسیار مفید است و یکے از لوازم زندگی است کہ ہر کس در ہر روز اگر بشود دو مرتبہ و گرنہ یک بار آید برائے گردش از خانہ بیروں رفتہ در ہوائے صاف گردش کند و ماندن در خانہ برائے تمام اوقات شبانہ روز بسیار مضر است۔ ہر روز اقلاً دو ساعت و مخصوصاً بعد از تمام کردن کار در ہوائے صاف قدم باید زد و چشم را اگر در گرد و غبار عبور کنند۔ باید آب جوشیدہ نیمگرم را در فنجانے ریختہ توئے آں باز کنند۔ تا خوب شستہ بشود۔ پس از خوردن شیرینی مربا و میوہ ہائے شیرین باید دہن را بشویند۔

تمیزی بدن:۔

بدن را ہر روز باید یکبار با آبِ سرد یا نیم گرم و صابون شستشو داد۔ و در تابستان

باآب سرد بہتر است۔ پس از حمام در ہوائے جاری زیست کردن یعنی خود را بجریان ہوا معروض داشتن خطا است۔ و بسبب سرما خوردگی و نزلہ مے شود۔ پس از خارج شدن از آب گرم پا را در آب سرد بگذارند مضر مے باشد۔ و ہمچنیں پس از بیرول آمدن از حمام گرم نوشیدن آب نیا شربت سرد بلا فاصلہ خطرناک است۔ ہر روز موئے سر را با شانہ و یا برس مخصوص مُو پاک باید کرد۔ تا چربی و ذرات ہوا مُو ہا را خوردہ و خراب نہ کنند۔

تمیزی لباس :-

ہر دو روز و یا اقلاً ہفتہ یک بار لباسہائے محاور بدن را باید عوض نمود۔ در موقع شستن لباسہا بہتر است۔ آنہا را اندرون دیگے ریختہ ۱۵ دقیقہ بجوشانند و پس از آں بشویند در آفتاب بودن لباس اقلاً یک روز خیلے لازم مے باشد۔ تمیز نگاہ داشتن منزل یکے از فرائض صحت است زبالہ دانہا را ہر ہفتہ یک بار باید خالی کرد و ماندن خاکروبہ و کثافات سبب تولید امراض مے گردد۔ اطاق نشیمنی باید از رطوبت محفوظ باشد۔ ہر کس بتواند بقدر امکان اگر روئے صندلی و تخت بنشیند بہتر است۔ در زمستان باید وقت کرد۔ در اطاقہائے کہ با بخارے گرم مے کنند۔

درجۂ حرارت از سی تا سی و پنج بالاتر نشود۔

(۱) آزاد

۳) صنائع لطیفہ

کلمۂ صنعت را بطور کلی وسیلۂ زندگانی تعبیر نمایند و آں بر دو نوع است۔ یکے وسیلۂ زندگئ جسم کہ عبارت از صنائع مفیدہ و عمومیست۔ دیگر وسیلۂ زندگئ روح کہ صنائع مستظرفہ و آزاد گفتہ مے شود۔

صنائع مفید و عمومی :-

صنائعے است کہ محرک و عامل مہم شان علوم است از قبیل تجارت۔ فلاحت۔ کارخانہ میکانک حمل و نقل وغیرہ۔ صنائع مستظرفہ و آزاد کہ از نقطۂ نظر صوری وسیلۂ زندگئ روح۔ یعنی

Marfat.com

وسیلۂ تغذیۂ پرورش ترقی و تعالی روح انسانی گفتیم - برشتہ ہائے پنجگانۂ ذیل کہ ترتیب تقدم تاریخی و مرتبت خویشاوندی در آں مراعات شدہ منشعب میشود - معماری - حجاری - نقاشی ادبیات - موسیقی -

ایں صنائع یک قسمت مہم از وقت عالم را بخود مشغول داشتہ و ہماں طور کہ روز بروز بوسیلۂ انکشافات و اختراعات جدید وسائلِ زندگی جسمانی انسان طریق کمال راپیمودہ و متین تر مے شود - ہماں نسبت ہم عالم عالمِ اکتشافات و مصنوعات جدید بوسیلۂ اشخاص ذہنی و نادر برائے پرورش و تربیت روح انسانی کہ یگانہ فرمانروائی قادر جسم است - بمعرض ظہور و نمائش گذاردہ مے شود -

اکنوں پس از آنکہ بایں حقیقت بے پردہ و تردیدے در صحت آں نہ کردیم - واضح مے بینیم کہ تہیۂ وسائلِ پرورش روح مقدّم بر وسائلِ پرورش جسم لازم آید - زیرا بدوں تربیت آں ایں را ردیفِ حیوان بشمار آرند و در ہیئت اجتماع چہار پائے مطیع و بارکش را بر آں مزیت باشد - پس ہر ملت کہ بخواہد حیات جسمانی غنودہ را در زمرۂ انسانہائے عالم کشیدہ و ازیں نعمت عظمیٰ و فضیلت آدمیت برخوردار باشد او را چارۂ جز تشبث بتربیت و تعالئ روح کہ تنہا راہنمائے شائستہ جسم است نخواہد بود -

اکنوں بدانیم بچہ ترتیب صنائع لطیفہ بوجود آمدہ اند -

معماری :- یکے از احتیاجات اولیہ و ضروریات طبعیٔ انسانی ہمانا محافظت خود از سوانح طبیعی بودہ است - ازیں احتیاج صنعتِ معماری یعنی اولین ظہور ہوش انسانی در زمینۂ صنعت بوجود آمدہ - مسلّم ہست کہ در بدو امر از حفر سوراخے برائے آشیانہ و پناہ حوادثِ طبیعی شروع و بالآخرۃ از برکت ہوش خدا داد بایں قصور و عمارات عالی گشتہ کہ قرون متمادی در راحتے و محافظت انسانی از حادثات طبیعی بکار مے روند - تخت جمشید و طاق کسریٰ خود یادگار خوبست از اہمیّت و قدامت ایں صنعت -

حجاری :-

برائے نمایاندن و تخصیص قسمتہائے متفاوت یک خانہ و یا بجہت تشخیص اقسام مختلفہ

Marfat.com

منازل علامات و برجستگیہائے از سنگ و چوب وغیرہ مے ساختہ اند کہ آنہا را میتوان نقطۂ مبدء صنعت حجاری تصور نمود۔ ایں صنعت در ابتدا اگرچہ با معماری کاملاً مخلوط بود۔ ولے حالیہ مدت زمانیست کہ بکلّی ازآں مجزی گشتہ و در تحت عنوان تجسّم و مجسّمہ سازی خود صنعتے مستقل و ثابت گردیدہ است۔ دریں موضوع یونانیہائے و رومنہا از دو ہزار و اندکے سال قبل شاہکارہائے بزرگ برائے ما گذاردہ اند کہ ہنوز قابل تقلید و نمونہ ہائے بزرگ از تمدن آں زماں است۔

نقاشی:۔ رنگ آمیزی قسمتہائے مخصوصی از منازل۔ الوان مختلف برائے تشخیص و معرفۂ اماکن مقدسہ و منازل رؤسائے قوم وغیرہ لزوم تکمیل تجسّم و شباہت حجاری ہا بہ موضوع خود سبب تولید صنعت نقاشی گشتہ۔ وجود خاتم کاری (موزائیک) و نقش دیوار (فرسک) ثابت مینماید کہ ایں صنعت ہم در بدو امر از لوازم معماری بودہ۔ ولے پس از مدتِ قلیل حجاری خود در تحت عنوان پردہ و شبیہ سازی مستقل و ثابت گشت۔

ادبیات:۔ حسِّ مدح و تحسین شجاعاں۔ زیبائی طبیعت۔ بروز شوق و وجد مجالس جشنی کہ ضروراً متعاقب فتحے لازم مے آید۔ و بالآخرہ راز و نیازے کہ زائیدہ شعلۂ عشق است اختصاصاتے بر زبان معمولی دادہ یعنی در ہر یک از مواقع فوق کلمات بیانات تشبیہات۔ ایہامات و کنایات بکار رفتہ تا بتدریج زبان ناہموار عالم با ظرافت و تشبیہات نغز آمیختہ مرتبت خاص یافت۔ ازیں پس صنعتِ زیبائے ادبیات قدم بعرصۂ وجود نہادہ و بصورِ مختلفۂ نظم و نثر فلسفہ و افسانہ۔ حکایت و تاریخ وغیرہ جلوہ نمود۔

موسیقی:۔ گرچہ حسِّ موسیقی در نہاد ہر ذی روح بودیت گذاشتہ شدہ لیکن تنظیم و دخول آں در ردیف صنائع مستظرفہ مقارن یا اندکے پس از وجود و ظہور ادبیات است۔ بدیں معنی کہ شاعر بتعقیب آرزوئے خود کہ شرکت دادن و محرم نمودن جمعیت با خیالات و احساساتِ خود است۔ موسیقی و آہنگ را بوسیلۂ قرار دادہ گفتہ ہائے خود را بایں لباس زیبا در معرض جمعیت گذاشتہ۔ و آنہا را خواہی نخواہی بواسطۂ یک تمایل و کشش رمزی کہ از اثر آہنگ و مقام موسیقی مترتب است با خود ہم صدا نمودہ بنائے صنعت موسیقی را داد۔

Marfat.com

ایں صنائع پنجگانہ را چنانچہ وصفِ آں در گذشت نتیجہ و ثمرِ پرورشِ تن و خورسندی روح حاصل بودہ۔ لیکن بعد ہا آں را خدمتے عظیم تر و مقامے رفیع تر میسّر گشتہ خدماتِ ثنایائے کنگھائے نمایانے بعالم علوی و ملکوتی نمودہ عوامل مہم انتشار عقیدہ و ایمان مذہبی گشتہ اند۔

چنانچہ از بیان فوق تحقیق پیوستہ ایں ہمہٴ فنون دارائے یک ریشہٴ یگانی و یک روح اند و ہر یک برائے دیگرے عضوے لازم محسوب شدہ و در حاصل مجموع ایں اعضائے مختلف الشکل تشکیل یک وجود واحد را امید ہند کہ آں را میتواں صنعتِ آزاد نام نہاد۔

اثرات ایں صنائع پنجگانہ در ہمہ صورِ حیات انسانی سرایت کردہ است معماری در بزرگی عظمت۔ پائداری بناہا و یادگار ہائے مذہبی از قبیل معابد و غیرہ۔ حجاری در تجسّم و ہیاکل مقدسہ و یادگار ہائے مقدّسین و مردماں بزرگ۔ نقاشی در گذشتہ ہائے تاریخی و خاطرہ ہائے عصبیت خیرہ شہدا و مبارزین۔ ادبیات در مساعد نمودنِ زمینہ برائے تاثیر اثراتِ چہار گانہٴ فوق و موسیقی در رقیق نمودن قلوب و وارستگی از قیودِ روزانہ در سکوت و آرامِ جمیعت و بالآخرہ در رونق عظمت و جلال ایں مجموع باشکوہ از مہم ترینِ عوامل بودہ اند۔

(۴) زبان فارسی

فارسی یکے از السنہٴ آریائی است کہ قوانین گرامری و ریشہٴ لغات سادہٴ اولیہ آں بسیار زبانہائے آریائی شباہت کامل دارد۔ برائے مثال در شباہت قوانین گرامری صیغہٴ جمع افعال را ملاحظہ مے نمائیم۔ در تمام زبانہائے آریائی صیغہٴ جمع ہر فعل بدو نفر و بیشتر دلالت مے کند۔ مثلاً کلمہٴ آمدند رامے تواں بہ آمدن دو نفر و بیشتر اطلاق نمود۔ و لے در زبانہائے سامی ایں حالت وجود ندارد بلکہ برائے نسبت فعلی بدو نفر صیغہٴ مخصوص و بالاتر از آں صیغہٴ دیگرے موجود است۔ مثلاً در زبان عربی کہ جزءِ السنہٴ سامی است در فعل آمدن، برائے دو نفر جاءا و بالاتر از آں جاءوا استعمال مے کنند و در نتیجہ ایں قبیل اختلافات (در تثنیہ و جمع و در مذکر و مؤنث) افعال آریائی باشش صیغہ مخصوص و سامی بادہ الی چاردہ

صیغهٔ صرف مے شوند و چنانکہ مے دانیم افعال زبانِ فارسی شش صیغہ بیشتر ندارند. نظر این ملاحظات را در تمام قواعد گرامری مے تواں بجائے آورد. برائے مثال در شباہت لغات کلمات خدا و پدر و مادر وغیرہ را کہ کلمات سادہ و طبعی ہستند. انتخاب مے نمائیم در کلمۂ مادر مثلاً برائے این کہ اولین بار طفل احتیاج خود را بمادر اظہار نمودہ درخواستِ شیر و غذا نماید. ہماں حرکتے را کہ لب ہائے او در موقع مکیدن پستان مے نمودند او در موقع اظہار احتیاج بلب ہائے خود مے دہد بدین ترتیب از فشار لب ہائے بیک دیگر و عقب کشیدن عضلات محرکۂ لب حرف میم تولید مے شود این حرف در لغت مادر بسیاری از السنۂ موجود است ولے در زبانہائے آریائی اختصاصاتے موجود است کہ بلغتِ مادر شکل مخصوص مے دہد. مثلاً اطفال آریائی نژاد ابتداءً لب ہا را بہم چسپانیدہ بعد باز مے نمایند. بدین ترتیب ازین حرکت لب ہائے بجائے "دما" درست مے شود. ولے مثلاً در السنۂ سامی مانند عبرانی و یہودی و عربی ابتدا دہاں باز شدہ بعد لب ہائے بہم فشار دادہ مے شوند. بدین ترتیب در السنۂ نوع اوّل کلمۂ مادر بہ میم شروع مے شود (مادر۔ موتر۔ ماذر وغیرہ) در صورتیکہ در السنۂ نوع دوم میم در آخر کلمہ واقع مے شود (ام۔ ایم۔ ام وغیرہ) و این تغیرات نتیجۂ تاثیرات خارجی از قبیل اختصاصات محیطی و نژادی وغیرہ است۔ چنانکہ ملاحظہ مے شود. اختصاصات لغت مادر را زبانہائے آریائی زبان فارسی نیز دارا است. نظیر این ملاحظات را مے تواں در حرف پ و یا حروف مبدل ازاں (ب۔ ف) کہ در کلمۂ پدر موجودند۔ بجائے آورد. برائے وجود این حرف در کلمۂ پدر علت مخصوصی در دست نیست. ولے چوں در اغلب السنۂ دیدہ مے شود. بلاشک یک علت طبیعی دارد. چہ کاملاً نظیر کلمۂ مادر بودہ از جملہ کلمات عمومی از قبیل "ماما"، "ننا مان"، برائے مادر۔ برائے کلمۂ پدر نیز موجود است۔ مانند پاپا و بابا وغیرہ۔ و نیز مانند حالت سابق در زبانہائے آریائی این حرف در ابتدائے کلمۂ (پدر۔ فاتر۔ فاذر وغیرہ) و در السنۂ سامی در انتہائے آں واقع شدہ۔ (مانند کلمۂ اب در زبان عربی) گمان مے رود کہ حروف اپ۔ پ۔ ف در لغاتِ پدر

درنتیجۂ محبّتِ پدر و بوسیدنِ او کہ یک نوع اظہار محبت طبیعی است۔ تولید شدہ باشد

ازملاحظات فوق نتیجہ مے شود کہ زبان فارسی نیز تمام اختصاصات زبانہائے آریائی را دارا است۔

السنۂ آریائی نیز بواسطۂ اختلافات وضع زندگانی و محیط وطبیعت ہر قوم ہر یک صورت مستقلی در آمدہ اند۔ وبدیں ترتیب زبان فارسی قبل از عرب نیز بچند قسم پہلوی دری وغیرہ۔ تکلم مے شدہ بوجود آمدہ است۔ ہجوم اعراب ہماں اثر را کہ در سائر قسمت ہائے تمدن ایرانی نمود۔ در زبان فارسی نیز تولید کرد۔ یعنی بواسطۂ تعصب اعراب مقدار زیادے از لغات فارسی باستانی ازمیان رفت۔ در اینجا غفلت و بے مبالاتی ایرانیاں نیز بخرابی زبان فارسی کمک زیاد کرد۔ یعنی ہر نویسندہ ایرانی زبردستی خود را در کثرت استعمال کلمات و لغات واحادیث واخبار وامثلہ واشعار عرب فرض نمود۔ بدیں جہت درحقیقت زبان فارسی ازبین رفتہ زبان جدیدے فارسی جدید یا عدّۂ زیادے لغات عربی در روابط فارسی باقی ماند۔

مقدراتِ کارزبانِ فارسی را ازقرون وسطی بسعد بجائے کشاند کہ ادبائے ایرانی نہ فقط زبان عربی را داخل فارسی کردند۔ بلکہ عُدّۂ نیز در ادبیات عربی زحمت کشیدند۔ قصائد وغزلیات ونظم ونثر خود را بزبان عربی گفتند ونوشتند بقسمے کہ عدّۂ از ادبائے مہم عرب، اساساً فارسی زبان وایرانی نژاد ہستند۔ مثلاً بدیع الزمان ہمدانی کہ از وجود ہائے فوق لعادۃ بودہ است۔

فارسی زبان موجودہ ازبس ناقص وکم مایہ است۔ نمے تواند مطالب گوناگوں معاشرتِ کنونی را یا مفہومات علمی را کہ اکتشافات جدیدہ بمعرض وجود درآوردہ اند۔ بصحتِ بیان بنماید۔ بہ تکمیل ومستقل ساختن او باید ہرممکن اعتنا کردہ شود وبیخ زبانہائے دیگر از شکرستان فارسی برانداختہ شود۔ چہ امروز ہیچ کس مقصود خود را بدوں استعمال لغات بیگانہ نمے تواند۔ چنانکہ باید اداکند۔ ازطرف دیگر ہر کس تواند بدلخواہ خود ہر کلمۂ عربی و

Marfat.com

اروپائی را استعمال کند و ہر کس عبارت بوقلموں صفت زنگارنگ او را نفہمد جزء جہال است۔

یک نقطہ دیگر ہم باید فراموش نکنیم۔ و آں اینکہ ایں زبان علاوہ بر پیش آمدہائے فوق الذکر رواج اولیۂ خود را نیز از دست دادہ وسعت قلمرو آں کوچکتر شدہ است۔ یعنی پیش آمدہائے تاریخی از بعضے نقاط اہمیت آں را از بین بردہ چنانکہ در نواحی قفقاز بواسطۂ استیلائے روسہا و تبلیغات ترکہا تقریباً اثرے ازیں زبان شیریں باقی نماندہ درصورتیکہ ایں نواحی عدۂ از سخنوران بزرگ فارسی زبان را پرورش دادہ اند۔ مثلاً از شہر شیروان حکیم خاقانی شیروانی برخاستہ کہ احساسات ایران دوستی وے بر ہر شخص تیز بین آشکار است ہمیں طور شہر گنجہ حکیمے مانند نظامی گنجوی را پرورش دادۂ کہ از شعرائے درجۂ اول ما و تحسنیں شاعر رمانیتک زبان فارسی است۔ بایں حال امروز دریں نواحی اثرے از زبان فارسی نیست و نیز در شہرہائے ترکستان مانند بخارا و مرو وغیرہ کہ مہد پرورش عدۂ از شعرائے بزرگ از قبیل رودکی وغیرہ ہستند و ہمچنیں در افغانستان نزدیک است کہ تبلیغات ملل دیگر زبان فارسی را از بین برد۔

اولاً در بارۂ لغات معمولی باید آنچہ ممکن است لغات فارسی را جمع آوری کردہ بکار بریم و آنچہ دسترس بلغات فارسی نداریم واز دانستن آنہا ناگزیریم۔ لغات عربی را قبول کردہ ولے عدۂ آنہا را معین و محدود کنیم بعبارت دیگر آنہا را رسماً فارسی بشناسیم و ہمہ معاملہ را کہ با کلمات فارسی مے کنیم۔ بانہا نیز مے نمائیم۔ در جمع و دیگر صور گرامری۔

ثانیاً در بارۂ لغات علمی باید اصطلاحات بین المللی را قبول کرد۔ برائے آنکہ ما مجبور ہستیم علوم جدیدہ را از اروپائیہا اتخاذ کنیم۔ و ایں تدبیر قابل تطویل کلام است۔ کہ در حیز ایں مقالہ مختصر نمے گنجد۔ خلاصتہً برائے اصلاح زبان مروجہ و تسہیل آں خیلے لازم است کہ یک لغت جامع مطابق شرح فوق تہیہ نمودہ شود۔ تا زبان فارسی از زبانہائے دیگر بے نیاز شود۔ و باز فراگیر آں رواج و وسعت باشد۔ کہ در عہد اولین شباب خود مے بود۔

(۵) زن و نفوذ او در مرد

از انجا کہ زن و مرد محتاج ہمدیگر ہستند و در وجود ہیئت جامع بمنزلۂ پر و بال مرغ مے باشند - لذا نسبت بہ یکدیگر ہم پارۂ وظائفے دارند و چوں موضوع صحبت ما نسبت درینجا فقط از وظائف او سخن خواہیم راند - اگرچہ وظائف طبعی زن مادر شدن تربیتِ اولاد و خانہ داری ہستند در حقیقت موضوع وظائفش باز مرد است - ولے چوں زن بر حسب خصائص فطری خود یک نفوذ و جاذبۂ بزرگ و غریبے در نفس مرد دارد - لہذا حسنِ استعمال این نفوذ و جاذبہ یکے از مہم ترین فرائض زن را نسبت بمرد تشکیل میدہد -

زن با نفوذ و جاذبۂ خود میتواند مرد را بدرجۂ عالیٔ انسانیت و شرافت برساند و یا بمرتبۂ حیوانیت بمیداند - زن مے تواند با الہامات روحی خود مرد را در عالم ملکوت سیر دہد - و یا در پست ترین درجاتِ اخلاق رذیلہ سرنگوں سازد - زن مے تواند با قوۂ محبت و عشق خود قوائے مرد را مضاعف نمودہ تحمل ہر گونہ شداید و مصائب توانا و بانجام دادن کارہائے سخت و ہولناک موفق سازد و یا او را در سر پنجۂ مکر و حیلہ و شہوت و سرکشی و کینہ و حسد خود مقہور و زبون ساختہ تمام قوائے روحی و دماغی او را درہم شکند و مجال عروسک بنیداند زن مے تواند از یک مرد ترسو و بے ارادہ و فرومایہ یک انسان جسور و با عزم و با غیرت درست کند و یا عکس آں را بوجود آورد -

تاریخ زندگانی بشر خود نمونۂ بزرگیست از نفوذ زن در جریان امور زندگی و در جزر و مد بدبختیہا و خوشبختیہائے عالم - دریں باب احتیاج بتاریخ گذشتہ ہم نداریم - اگر حال ہر یک خانوادہ را تدقیق کنیم مے بینیم کہ در سعادت و رفاہ آں و یا سفالت و بدبختی آں زن تا چہ پایہ نفوذ و مدخلیت داردہ تاریخ بشر پُراست از وقائعیکہ زن آنہا ایں نفوذ متضاد خود را بمعرض خودنمائی گذاردہ است - از یک طرف می بینیم کہ در اغلب جنگہائے و خونریزیہا و جنایتہا و قتلہا انگشت زن در کار بودہ است - چہ خانمانہا کہ طعمۂ آتش رشک و کینہ

Marfat.com

زن نگشته وچه مردان بزرگ که از دستِ بغض وحیله وخود پرستیٔ زن ناکام ونا مراد وبا بدترین حالے درسینۂ خاک تیره نخوابیده اند۔ چه قلبهائے پاک که دستهائے زن با خون آنهارنگین نگشته وچه قصرہا وکاخہا بلند که در راهِ هوا وهوس زن با خاک یکساں نگردیده است۔ و از طرف دیگر مے بینیم که زن با اکسیرِ صحبت وعواطف قلبیٔ خود سنگ را گوہر کرده واز ضعیف ترین وزبون ترین مرد ہا جہانگیرانِ قوی پنجه ودلبران باشہامت آفریده است۔ پیغمبراں را مصدر وحی وشاعرآں رامنبع الہام بوده است۔ دلہائے مرده رازنده وروحہائے افسرده را بیدار کرده است۔ چه زخمہائے کارگر که بامرہم محبت خود آنہارا بہبودی داده وچه دقیقه ہائے تلخ وزہرناک که بانگاہائے سحر آلوده ونوازشہائے رُوح پرور وکلمات شیرین خود در کام بشر مبدل به شیر وشکر نموده است۔ چه آتشہائے خشم وقہر که با چند قطرۂ اشکِ خود فرونشانده خاموش کرده وچه شراره ہائے جہاں سوز مقدس که بایک نگاه خود درکانون دلہا برافروخته است۔

آرے زن یک اعجوبۂ حیرت بخش است۔ یک جہاں نیست که چندیں جہاں در برادر ویک شعاع نیست که بچندیں رنگ تجربه مے شود۔ گاہے بایک نگاه روح ما را صید ومسخر مے کند وگاہے بایک اشاره صدہا بے گناه را در خاک وخون مے غلطاند گاہے باالہام روح خود جہاں ما را سرچشمۂ آسائش مے نماید وگاہے باغوائے حس کینه ورشک گلزار سعادت مبدل به دریائے خون مے سازد۔ گاہے در رخسارش آب ورنگ روحانیت جلوه گراست وگاہے از لبانش بوئے خون مے آید۔ واز چشمانش گاہے سوختن چندیں کاشانہا۔ بربادرفتن جلالہا وعزتہا وویران شدن خانمانہا وبلب رسیدن جانہا آتش حرص وکینه اش را خاموش نمے کند وگاہے مشاہده یک بچه گرسنه وتضرع یک مرد بیمار وزخمی دلِ اورا پرخون مانندِ موم وروح اورا بلرزه مے اندازد۔

آیا این حالات متضاد واین رنگہائے گوناگون واین نفوذ ہائے مثبت ومنفی لازمۂ فطرت وودیعۂ طبیعت اوست۔ درنظر ما این طورنیست۔ این حال نتیجۂ اجتماعی اوست

ایں حال زادۂ اخلاقِ امروزی و برانگیختۂ آں اوضاعیست کہ نامش را تمدن گذاشتہ ایم ۔

پس اگر بخواہیم زن باآں خصائلیکہ طبیعت در نہاد او گذاردہ پرورش یابد و از نفوذ ہائے منفی آزاد ماندہ باالہاماتِ معنوی و عواطف پاک قلبی خود جہاں ما را گلشن جاویدان سازد باید او را در دائرۂ وظائف او تربیت کنیم ۔ زیرا تربیت زن بہترین ضامن نیک بختی نوع بشر و نخستیں وظیفۂ ہر ہیئت اجتماعیست ۔

مابدیں مناسبت زن را مخاطب ساختہ مے گوئیم "تو اے اعجوبہ طبیعت اگر تو نفوذ معنوی خود را در راہ تسکیں آلام بشر و در ہدایت مردہا بشاہراہ صلاح محبت و درست کاری صرف میکردی ۔ چقدر زمین مانوسۂ بہشت بریں مے گشت ۔ آرے آں وقت تو خدائے روے زمین مے گشتی و موجودات دیگر را پرستندہ خود مے ساختی :

۶) زندگی و امید

اے زندگانی! چقدر برائے بشر ذیقیمت و گراں ہستی! تا چہ اندازہ بشر تو قدر و عظمت دادہ و احترام مے گذارد! حتماً یک چیز در توئے تو وجود دارد کہ تا ایں اندازہ تو را دارائے بہت و جلال نمودہ است ۔ آرے آرے یک چیز در تو ــــ در توائے زندگانی و حیات ہست کہ دماغ بشر بجہت نقائے تو یک چشمۂ زندگانی و آب حیات در یک فسحت ظلماتی موہومی از خود زائیدہ است ۔ و گرنہ خضر و الیاس در خشکی و دریا چہ کارہ اند! برائے ابدیت تو است ۔ اے زندگانی کہ بشر ایں ہمہ تفحصات عجیب و غریب در عالم علم و معرفت نمودہ و مے نماید ۔ برائے لایزال بودن تو است ۔ کہ ایں ہمہ علم و فنون متنوع و رنگا رنگ از عدم بوجود آوردہ و مے آورد ۔ ایں یک چیز را من چگونہ بفہم چیست ؟ ایں چیز یکہ تو را ــــ اے زندگانی معبود بشر قرار دادہ کجا جستجو کنم ؟

ہرچہ است در قلب است ۔ آرے قلب ۔ قلب بشر قلب جایگاہ کلیۂ اسرار خلقت بشمار میرود ۔ قلب محل شاہکار ہائے یزدان توانا ست قلبیکہ ہم از آسمانہا عظمتش ،

زیادہ تر و بیشتر است۔ زیرا و فتنہ نگان بخورد ما فوق آسمانہا کہ آستان گرد گار است۔ بنگان در مے آید۔ قلب نسخۂ حکمتِ یزدان است۔ قلب آئینہ ایست کہ مظہر جلواتِ ربّانی قرار گرفتہ است۔ قلب محل کبریائی رب الارباب است۔ قلب مرکز حکومت کردگار است قلب قاضی و فرمانفرمائے کشور وجود است۔ قلب مزرعۂ کشتزار اعمال و افعال است۔ قلب محل سخنہا د گفتگو ہائے سربستہ و سری است۔ قلب بنگاہے است کہ معاہدہ ہائے عشق در آنجا بامضاء مے رسد۔ قلب جایگاہے است کہ قوانین معاشقہ در آں گذرانده میشود قلب گنجینۂ اسرار است۔ قلب مخزن راز و نیاز است۔ قلب صورتاً کوچک و بے معناً بقدرے عمیق و بے پایان است۔ کہ تمام آمالِ حیات در آں مدفون شدہ و بالاخرۃ قلب محلے است کہ اُمید در آنجا مسکن گرفتہ۔ اینست آنچہ را من در قلب جستجو مے کردم ہیں یک چیز است کہ بنیادِ زندگی را استوار فرمودہ۔

امید زندگانی را ذیقیمت کردہ است۔ امید حیاتِ بشر را با قدر نمودہ است۔ اگر آسمان دارائے ایں ہمہ کواکب درخشاں واختراں فروزاں نبود ہیچ گاہ در نظر با عظمت جلوہ نمے نمود۔ بہمچنیں اگر قلب دارائے گوہر امید نمے بود۔ ایں قدر ہا ارزش و بہا نداشتی۔ قلب بدون امید ہمیشہ صاحبش را بہ آغوش خاک مے کشاند۔ کار ہائے بزرگ فعالیتہائے خارق العادۃ۔ عملیائے بُہت انگیز و موفقیتہائے حیرت آمیز ہمہ و ہمہ پیش آہنگ شاں امید است۔ معجزہ امید است کہ انسان را در تہِ دریا گردش و در جوّ لایتناہی سیر مے دہد۔ بُلبل با امیدِ گل آشیانہ را رہا و دیوانہ وار سر بہ بوستاں میگذارد اگر بلبل و گل نبود۔ ایام بہار خالی از رونق و صفا بود۔ ہمیں طور اگر امید وجود نداشت ایامِ حیات قدر و قیمتے نداشت۔

امید در زندگانیٔ بشر سرگذشت ہائے عجیبے دارد امید در تاریخ بشریت صاحبِ داستانہائے غریبے مے باشد۔ امید در افسانہائے خود پہلوانان برجستہ ای را نشان مے دہد سیروسہا۔ اسکندر ہا۔ داریوشہا۔ اردشیر ہا۔ پطر ہا۔ نادر ہا۔ ناپلیئو نہا۔ شاہ عباسہا۔ لینن ہا۔ و خلاصہ ہمہ و ہمہ مردمان قوی۔ پہلوانان اساطیر امید ہستند۔ امید وظائف زندگی را انجام

Marfat.com

مے دہد۔ امید خالق سعی و عمل است۔ امید رب النوع کوشش و کار است امید است یگانہ سر قیمت زندگانی۔

بیائید امید را از قلب خود نرانیم۔ بیائید امید را از کشور دل تبعید نکنیم۔ بیائید امید را از مرکز وجود بیروں ننمائیم و بالآخرۃ بیائید امید را از ایں قلب کہ تعریف آں را خواندید۔ دور نیفگنیم کہ قلب مایوس بقدر پشیزے ارزش ندارد۔

۷) گلستان و بوستان۔ یک مناظرۂ ادبی

ہر کس کہ بزبان شیرین فارسی تکلم مے کند۔ گلستان و بوستان را بخوبی مے شناسد۔ ایں دو شاہکار ادبی۔ بمشابۂ دو اختر فروزندہ و دو گوہر ارزندہ ہستند کہ افق ادبیات ما را روشن و مزین ساختہ اند۔ وہر دو از نتائج افکار و زادۂ طبع سرشار شاعر بزرگوار ما شیخ سعدی است ما میخواہیم در موضوع گلستان و بوستان بر سبیل فکاہت و تفنن یک مناظرۂ ادبی بکنیم و مقصود ما از ایں مناظرہ تمجید یکے و تکذیب از دیگرے نیست بلکہ غرض ما ایں است کہ قدر و قیمت ایں دو اثر نفیس را معلوم و فضل و حکمت شاعر بزرگ را ظاہر کنیم و ایں ذرۂ بے مقدار جہت گلستان را التزام نمودہ است۔

گلستان دارائے دو جنبہ است نثرے دارد چوں نثرہ و فرقد و نظمے چوں گوہر منضد ولے بوستان فقط شعر منظوم و از محسنات نثر مجرد۔ ایں نقطہ گلستان کاملتر است۔

گلستان چوں اغلب نثر است از جہت فصاحت و بلاغت بر بوستان ترجیح دارد۔ زیرا کہ کلام منثور چوں از قید وزن و قافیہ آزاد ہست از برائے بیان مطالب و افادۂ مرام از کلام منظوم مساعد تر است۔

دیگر آنکہ خود موضوع خود بکر است و ہیچیک از استادان سخن چنیں کتابے تصنیف نکردہ اند۔ ولے امثال بوستان را از شعر گفتہ اند۔ منتہا بوستان مانند گلستان دارائے مزیت ابتکار نیست۔

Marfat.com

اشعار بوستاں چوں تمام در بحر تقارب ویک نواخت است۔ ہر قدر ہم لطیف و آبدار باشد۔ خواندن آں انسان را کسل وخستہ میکند۔ چنانچہ یک نوع غذا ہر قدر مطبوع و لذیذ باشد۔ ہمینکہ انسان چند مرتبہ ازاں خورد دیگر میل باآں نمے کند۔ واز برائے تغییر ذائقہ غذائے دیگر تقاضا مے نماید۔ شعر ہم غذائے روح است۔ اگر بطرز مختلف و اوزان مختلفہ، باشد۔ بیشتر مطبوع طبع واقع میشود۔ ایں مزیت در بوستان مفقود و در گلستان موجود است۔ کہ اشعار دلکش آں از بحور مختلفہ و تمام عبارت از قطعات و رباعیات ومثنوی وابیات منفردہ است کہ ہر یک از آنہا دارائے یک نصیحتِ عالی ویک نکتۂ اخلاقی و اجتماعی است وشعر ہر قدر مختصر و کوتاہ تر باشد۔ مطلوب تر واز برائے حفظ آسان تر است۔ وازیں نقطۂ نظر است کہ اشعار گلستاں بیش از اشعار بوستاں در السنہ وافواہ خاص وعام دایر است۔ واز عارف وعامی در ایران کسے نیست کہ از اشعار گلستاں چیزے کم وبیش نداند۔ ولے اشعار بوستاں آں شیاع وشہرت را نداردو وکمتر مردم بحفظ آں رغبت مے کنند۔

ما وجہ رجحانِ گلستاں را از افکار عمومی نیز مے توانیم بفہمیم۔ در تمام مکاتب ایران گلستاں را درس مے دہند وہمچنیں در ہند وسند وترکستان وافغان وبلادِ عثمانی امروز گلستان جزء دروس کلاسیکی محسوب مے شود۔ وحتیٰ فرنگیہا ہم آں را مے خوانند ومن مکرر دیدہ ام پارۂ از اروپائیہا در ضمن صحبت از اشعار گلستاں شاہدے مے آوردند۔ ولے بوستاں ایں قبول عامہ وتوجہ عمومی را بخود جلب نکردہ وایں نکتہ ثابت مے کند۔ کہ گلستان مفید تر از بوستان است۔

اگر کسے درست بوستاں را مطالعہ کند وذوق ادبی داشتہ باشد زود ملتفت خواہد شد۔ کہ در بوستاں حشو وزوایدے یافت مے شود۔ وجہت ایں انیست کہ بوستاں تمام منظوم است وقید نظم وقافیہ قدرت شاعر را محدود مے نماید۔ چنانچہ در مثل آمدہ۔ در تنگنائے قافیہ خورشید خور شود۔

گلستان کلمات قصارے دارد کہ آنقدر از حیث لفظ ومعنی فصیح وبلیغ است کہ اغلب

Marfat.com

آنہا امروز ضرب المثل است۔ مثلاً:۔ توانگری بہ ہنر است نہ بمال و بزرگی بعقل است نہ بسال۔ نہ ہر کس بقامت کہتر بقیمت بہتر جیف است کہ ہنرمنداں بمیرند و بے ہنراں جائے ایشاں بگیرند۔ مشک آں است کہ خود ببوید نہ آنکہ عطار بگوید۔ آنرا کہ حساب پاک است۔ از محاسبہ چہ باک است۔

اگر در لغت فارسی قرآنے بود کہ آیاتش ازیں کلمات قصار فصیح تر نبود۔ نکتہ سنجان مے دانند کہ دریں جملہ ہائے کوچک چہ مطالب بزرگ و نکات اخلاقی دقیقی تعبیہ شدہ۔ وما بتصدیق خود حضرت شیخ میتوانیم ثابت مے کنیم کہ گلستاں بر بوستاں ترجیح دارد۔ چنانچہ مے فرماید:۔

نہ نازم بہ سرمایۂ فضلِ خویش ... بدریوزہ آوردہ ام دست پیش

شنیدم کہ در روز امید و بیم ... بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

تو نیز ار بدی بینیم در سخن ... بخلقِ جہاں آفریں کار کن

چو بیتے پسند آیدت از ہزار ... بمردی کہ دست از تعنت بدار

برخلاف ایں گلستان در نظر شیخ نہایت درجہ مقبول و مستحسن و موضوع اعجاب او واقع شدہ بود کہ در چند جا الذیں تصنیف بطرز مختلف تعریف مے کند و گوید گل ہمیں انپنج شش روز دوام نہ دارد۔ و ایں گلستان ہمیشہ خوش و خرّم است۔ در جائے دیگر مے گوید۔ کہ ایں گلستاں ہم بکار ادیا منیخورد و ہم فن انشاء بحرریں مے آموز۔ و در موقع دیگر گلستان را از خوبی و آراستگی نگار خانۂ چینی و نقش ارژنگی مے داند۔ از ہمۂ ایں واضح است کہ شاعر بزرگوار بقدریکہ از گلستاں خود راضی بود۔ بر بوستان چنداں چشم رضا نداشتہ و علتش ہم آنچہ اشعار خود شیخ تتبع مے شود۔ ایں است یا در ایام مسافرت و سیاحت خود بنظم آوردہ یا آنکہ تازہ کہ از سیاحت برگشتہ و ہنوز از رنج سفر و سیاحت بحر و بر خاطرش نیاسودہ و فکرش خستہ بود تصنیف فرمودہ چنانکہ خود در بوستان مے فرماید۔

۱ در اقصائے عالم بگشتم بسے ... بسر بردم ایام با ہر کسے

تمتع ز ہر گوشۂ یافتم | ز ہر خرمنے خوشۂ یافتم
چو پاکانِ شیراز خاکی نہاد | ندیدم کہ رحمت بر آں خاک باد
تولائے مردان ایں خاک بوم | برانگیختم خاطر از شام و رُوم
دریغ آمدم زاں ہمہ بوستاں | تہی دست رفتن بر دوستاں

اما گلستاں را در شیراز وقتیکہ با یاراں الیف و مصاحباں حریف بفراغت خاطر بعیش بوستاں و معاشرتِ دوستاں مشغول بودہ تصنیف فرمودہ و منتہائے مہارتِ شاعرانۂ خود را در آں بکار بُردہ پس بعد از ایرادِ ایں دلائلِ روشن دیگر جائے تردید نیست کہ گلستاں بر بوستاں ترجیح دارد۔

ذیل میں نظم و نثر کے چند ٹکڑے درج کیے جاتے ہیں۔ ان کے مباحث پر تمہارے جو خیالات ہوں ان کو جواب مضمون کی صورت میں لکھو۔

(۱) مہرِ مادر

شب ماہتاب بود۔ عاشق و معشوق در کنار جوئے نشستہ مشغول راز و نیاز بودند۔ دختر از غرورِ حسن مست و جوان از آتش عشق در سوز و گداز بُود۔ جوان گفت۔ اے محبوب من آیا ہنوز در صافی محبت و خلوص عشق من شبہ اے داری۔ من کہ ہمہ چیز خود حتےٰ، گراں بہاترین دارائے خویش یعنی قلب خود را نثار راہِ عشق تو کردہ ام۔ دختر جواب داد دل در راہِ عشق باختن نخستیں قدم است۔ تو دارائے یک گوہر قیمت دارے ہستی۔ کہ گراں بہاتر از قلب تست و تنہا آں گوہر نشان صدق عشق تو میتواند بود۔ من آں گوہر را از تو میخواہم۔ و آں دل مادر تست۔ اگر دلِ مادرت را کندہ بمن آوردی۔ بصدق عشق تو یقیں خواہم کرد۔ و خود را پابند مہر تو خواہم ساخت۔

ایں حرف در تنہ روح و قلب جوانِ دل باختہ طوفانے برپا کرد۔ ولے قوتِ عشق بر مہر مادر غالب آمدہ از جا برخاست۔ و در آں حال جنوں رفتہ قلبِ مادر خود را کندہ راہِ معشوق

پیش گرفت ۔ باں شتاب کہ راہ مے پیمود ناگاہ پائش لغزیدہ بر زمین افتاد ۔ دلِ مادرش از دستش رہا شدہ روئے خاک غلطید و در آں حال صدائے ازاں برخاست "پسرہ جان آیا صدمہ برایت رسید؟

(۲) دخترِ نابینا

دخترِ نابینا دستِ مادرِ خود را رہا کردہ روئے نیمکت باغ جائے گرفت ۔ وپس ازینکہ دستِ خود را باطراف دراز کردہ از نبودنِ کسے در نزدیکی خود مطمئن شد رو بآسمان کردہ گفت ۔

خدائے من! میگویند کہ تو آفتابے آفریدہ ای کہ با پرتو خود دنیا را منور مے سازد ۔ و بہ موجوداتِ زندگی بخشد ۔ و ماہ و ستارگاں آفریدہ ای کہ شبہائے تاریک را مانند روز روشن مے کنند ۔ میگویند تو گلہائے رنگارنگ آفریدہ ای کہ بارنگہائے و بوئیہائے خود در دلہا و دیدہ ہا تماشا کنندگاں تولید فرح و انبساط مے کنند ۔ مے گویند کہ تو کوہ ہائے و درہ ہائے و دریا ہا آفریدہ ای کہ تماشائے آں روح را قوت مے بخشد و صاحبانِ ذوق را در جلو عظمتِ خود بوجد مے آورد ۔

خدائے من! مرا کہ از دیدن ہمہ اینہا بے بہرہ کردہ ای ۔ شکایتے بدرگاہ تو نمے کنم و دیدن ہیچ یک ازیں ہا را نمے خواہم ۔ وے دلم میخواست کہ اقلاً روئے مادرم را میدیدم ۔

(۳)

سحر مے گفت بلبل باغباں را — دریں گل جز نہال غم نگیرد
بہ پیری مے رسد خار بیاباں — وے گل چوں جواں گردد بمیرد

(۴) جمعیت الاقوام

برفتد تا روشِ رزم دریں بزمِ کہن — دردمنداں جہاں طرح نو انداختہ اند

Marfat.com

من ازیں بیش ندانم کہ کفن دزدے چند بہر تقسیم قبور انجمنے ساختہ اند

ان یادداشتوں پر غور کرنے کے بعد مضمون لکھو

(۱) شب ماہتاب

(۱) یک برقعۂ نور است کہ ہمہ اشیا را مے پوشد۔ (۲) خوبی و رونقِ ہر منظر را مے افزاید (کشت زار ہا جوئبار ہا.... روضۂ تاج گنج ....) (۳) آسمان با انجم ہائے سبک فروغ و کم تاب و قمر فلک پیما و ابرہائے سفید و سیاہ فکرِ بشر را محو نظارہ مے کند (۴) سکوتِ عالمِ حیات و چشم بیدارِ خالق لایزال کہ ہر چیز را برائے مقصدے خلق کردہ است۔

(۲) بحر

(۱) یک عالمِ وسعت کہ پایاں ندارد (۲) تموج و تلاطم۔ (۳) انواع حیوانات کہ از حد احصا بیروں است (۴) چہ قدر ہستیہا غرقۂ فنا شدند و ہیچ اثرے ازاں بر روئے بحر پیدا نیست۔ (۵) منافع گوناگوں۔

ان مضامین پر طبع آزمائی کرو

(۱) خیالات فرزند بر مرگِ مادر عزیزش (۲) فوائد تجارت۔ (۳) حسن و قبح تیاتر۔ (۴) جانور خانۂ لاہور (۵) ہیچ کس دریں عالم بکمال خوشی نہ پیوندند۔ (۶) ناپائداری دنیا۔ (۷) لذّت افلاس۔ (۸) مسرّت رحم۔ (۹) اگر موت از دنیا ناپید گردد چہ انقلابہا رو دہد (۱۰) جنگِ فرنگستان (۱۱) بیداری ماہندیاں۔ (۱۲) اسباب ناامنی در بلادِ ہند۔ (۱۳) محبت ورزیدن و ناکام ماندن از آشنائے دردِ محبت شدن بہتر است (۱۴) اثر زبانِ انگلیسی بر زبانِ اُردو۔

اس حکایت کو جس کا مختصر خاکہ پیش کیا جاتا ہے اپنے تخیل کے زور سے وسعت دیکر لکھو

یوسف تاجر رعنا۔ بدکردار۔ نجمہ زن با عصمت و وفاکیش او بہ بند محبت شوہر گرفتار۔ یوسف زن پارسی زربانو نام بنکاح آوردہ۔ زربانو ہرجائی و آزاد روش۔ بہ مردنامحرم رسم پیدا کند یوسف ہر چند بگو شد او را نجد مائل گرداند مگر بے سود۔ بیزار نجمہ را ہم بمادرش تنہا گذارد۔ نجمہ عجز نماید۔

Marfat.com

کہ باد اعتنا بکند اما بواسطۂ بے وفائی زر باتو سخت دل شدہ بہ شہر دیگرے رود - سوگواری و اضطراب بجمہ بسوز مفارقت کہ تابش نیاوردہ بخودکشی خود را نجات دہد - یوسف خوابہائے پریشان دیدہ پشیمان گشتہ وقائل وفائے بجمہ شدہ ترک دنیا مے گیرد *

جدید اصطلاحات و لغات

ذیل میں ضمیمہ کے طور پر وہ تمام اصطلاحات والفاظ درج کئے گئے ہیں جو (۱) اپنے مرادف الفاظ کی نسبت بکثرت و ترجیح استعمال کئے جاتے ہیں *
(۲) یورپ کی زبانوں سے فارسی نے مستعار لئے ہیں کیونکہ سائنس وعلوم جدیدہ کے اکتشافات کے لئے فارسی میں کوئی الفاظ موضوع نہ تھے *
(۳) اپنے اصلی معنوں میں مستعمل نہیں ہوتے بلکہ ان کے معانی کو بدل دیا گیا ہے - مثلاً از شخصے چیزے را قائم کردن - کسی سے بات کو مخفی رکھنا - ان میں متعدد ایسے الفاظ ہونگے جو عام مروجہ لغت کی کتابوں میں درج نہیں ہیں - اور حال کی مصنفات سے نہایت کاوش سے انتخاب کئے گئے ہیں *

آبِ جوش	سوڈا واٹر	اذن دادن	اجازت دادن
آجُدان	ایجوٹنٹ ایک فوجی منصب	ارابچی	گاڑی بان
آجُری	اینٹ کا بنا ہوا	ارابہ	گاڑی یا پہیہ
احتیاط کردن	دل میں خطرہ لانا	ارابہ کش	ارابچی
آخ واُوخ نمودن	ہائے وائے کرنا	ارباب قلم	سول کے ملازم
اختاجی یا اختجی	سائیس	اِرث	ورثہ
اخم کردن	غصے سے منہ بگاڑنا یا آنکھ کو اٹھنا	ارسنال	آرسنل اسلحہ خانہ
ادارات دولتی	سرکاری محکمے یا دفاتر	ارک	چھوٹا سا قلعہ
اَدعا داشتن	کسی کے خلاف دعوےٰ رکھنا	اُرگ	ارغنون ساز کا نام
بارواح پدرم	مجھے اپنے باپ کی جان کی قسم	اُطریش	آسٹریا

Marfat.com

اردپ	اردپا - یورپ	اطلاعات	معلومات
ازبراش	اسکی خاطر از برائے اش	اعتبار داشتن	بھروسا رکھنا
اسباب چاء	چاء کے برتن	از اعتبار افتادن	ناقابل اعتبار ہو جانا
اسباب بخار	سٹیم انجن وغیرہ	از اعتبار انداختن	غیر معتبر کر دینا
اسباب دروگر	فصل کاٹنے کے آلات	ازیں خیال بیفت	اس خیال کو چھوڑ دے
اسبابِ زراعت	آلاتِ زراعت	اعلیحضرت	ہز میجسٹی
اسبابِ کوکی	گھڑی کے متعلق آلات	آغایاں وخانمہا	تمام حضرات وخواتین
اسپہبدی	کمانڈر انچیف ہونا	....	جنٹلمین اینڈ لیڈیز
استادن گاہ	سٹیشن	اکواریوم	پانی کا حوض
استاسیون	دد	آلارم	الارم
اسکلہ	بندرگاہ	الجیر	ممالک الجزائر
اسلامبول	قسطنطنیہ	آبک	چھلنی
اسم بردن یادر کردن	شہرت حاصل کرنا	ابکجی	چھلنی ساز
آسیاب بادے	ہوائی چکی	امپراطریس	ایمپرس ملکہ
سخنِ آشکار زدن	صاف صاف بات کہہ دینا	امپراطور	امپرر - شاہ
باصلاح آوردن	اصلاح کرنا	امتحان کردن	امتحان لینا
اصناف خلق	ہر طبقہ کے لوگ	از امتحان بیروں رفتن	امتحان پاس کرنا
اطاق	کمرہ یا اسبابِ کمرہ	امثال شما اشخاص	تم جیسے لوگ۔
اطاقِ پذیری	استقبال کرنیکا کمرہ	امیرال	امیر البحر
اطاقِ خلوت	پرائیویٹ کمرہ	آمد و شد کردن	آمد و رفت داشتن
اطاق سفرہ	کھانے کا کمرہ	انداز کردن	پیشینگوئی کرنا پیش بینی کرنا۔
انطباع	چھپوائی	اے وائے	افسوس!
انعام کردن	بخشش نمودن	ایہہ	شرم شرم - اوف

Marfat.com

آں طرف تر	ذرا زیادہ اس طرف	با اطلاع	جسکی معلومات زیادہ ہوں۔
انگروس	ہنگری	....	
انگشت داشتن در کارے	دخل رکھنا	اے بابام	اے عزیز من
		از بابت	بوجہ
انگشت کردن	انگلی میں پہننا	باتماشا	دلچسپ
انگلند	انگلستان	باجلوہ	خوش اندام وخوش ناز
انگلیز	انگریز یا انگلینڈ	باجی	بہن
اورسلم	بیت المقدس	باران گرفتن	مینہ کا برسنا
اوطراق	محافظ دستہ فوج	بارعرادہ	بوجھ لادنے کی گاڑی
آواز کردن	بلانا	بارکردن	لادنا
اوَل	ہیرا	بارگیری نمودن	اپنے اوپر بوجھ لدوانا
اولاغ	خر۔ گدھا	باروح	خوش مزاج
اہل مجالس	تمام ایکٹر لوگ	بازبودن	کھلا ہونا
آہن پوش	جنگی جہاز	بازرنگ	ہوشیار بیدار مغز
آہنگرخانہ	لوہے کا کارخانہ	بازدید	ملاقات بوقت مراجعت
ایالت	گورنمنٹ	دل بازشدن	نشاط میں آنا
ایشیک آغاصی باشی	دربان خاص	بازی ژمناستیک	ورزش کے کرتب
ایلچی	سفیر	باسار	تیار
ایلخی	گھوڑوں کی جماعت	باستان	باتری
آئینہ کاری	آئینہ سازی یا آرائشی آئینے	باشمقچی	خادم باوردی
باصفا	خوبرو وخوش طبع	بخت من بستہ است	میری قسمت بری ہے
باطلاق	دلدل	بخشش کردن	خیرات کردن تقسیم کردن
باطناً	خفیہ طور پر	بداحوال شدن	بیمار ہو جانا

Marfat.com

باغ وحش	چڑیا گھر کے متعلق باغ	بدبختانہ	بدبختی سے
باغچہ بندی	گلکاری	بدخیالی کردن	بدگمانی کرنا
بالا کردن	نصب کردن	بدرفتاری	بدچلنی
بالابان	ڈھول نقارہ	بدقّت	توجہ سے
بالا بانجی	نقارچی	بدلقا	بدصورت
بالاپوش	اوورکوٹ	دوبرابر (سہ برابر)	دوگنا (تگنا)
بال دار	پردار	براحت	آسائش سے
بالکون	بالاخانہ۔ برآمدہ	برازندہ	اعلیٰ۔ بافضیلت
بانکِ دولتی	گورنمنٹ بینک	برازیل	برازیل۔ جنوبی امریکا
باور داشتن	یقین کرنا	برافروختگی	روشنی کرنا چراغاں کرنا
بادیہ	بوریا	کارزار پیش بردن	کامیاب ہونا
باہمت	عظیم الشان	برق زدن	بجلی کی طرح کوند جانا
بتوسط	ذریعے۔ سے	برلیان کردن	ہیرے کی آب دینا
بچہام	فرزندان من یا دوستو	....	پالش کرنا
بچہ دختر	ننھی سی لڑکی	بستنی	برف یا برف جمائی ہوئی
بنا کردن	شروع کرنا	بسروجان	نہایت خوشی سے
بنا گذاردن	بنیاد رکھنا	بسیار بودہ	اکثر ایسا ہوا
بحالی	مستقل ہو جانا	بشقاب	طشتری
بحر سیاہ	بحر الاسود	بطلاق۔ بتلاق	باطلاق۔ دلدل
بغل گذاشتن	بغل کے نیچے رکھنا	بےحصر	بےشمار
بگدہ	بڑا چاقو	بےخبر	بےاطّلاع کئے
زبان روسی بلد نیستم	میں روسی زبان نہیں جانتا	حرف بیہودہ زدن	جہالت کی باتیں کرنا
بلدیت	واقفیت	بےخیال	بےمطلب

Marfat.com

بلند شدن	اُٹھنا کھڑا ہونا	اسم بے مسمی	کسی کا برا نام
بلوک	پرگنہ ضلع	پارفتن	چلے جانا
بمحض اینکہ	جونہی کہ	پاپوش برائے شیطان	اپنے بڑے کو سبق پڑھانا
بنا شد	یہ فیصلہ ہُوا	دوختن	غیر مفید کام کرنا
بُندقیہ	پستول۔ بندوق	پاداری	پائداری
بواسطہ آنکہ	اس وجہ سے	پاچہ	پاجامہ
بُوط	جنگل جھاڑیاں	پاراد	پریڈ۔ فوجی معائنہ
بُوغازِ انگلستان	رودِ انگلستان	پاپس گذاشتن	پیچھے ہٹنا
بھارہ	شہد کی مکھیوں کا گردہ	پارچہ بافی	کپڑے بُننا
بھار کردن	شگفتہ ہونا	پارو کشیدن	کشتی کو چپو سے کھینا
بُوق	طُوطی۔ نفیری	پارو زدن	چپو لگانا۔ دو
بپئے بہانہ گردیدن	حیلہ ڈھونڈھنا	پالتو	اوورکوٹ
بہم زدن	درہم برہم کردینا	پدر سگ	جس کا باپ کتا ہو یعنی
بے احترام	گستاخ	....	کتے کا بچہ۔ گالی ہے
بے احترامی	بے ادبی	پدر سوختہ	جس کا باپ جہنمی ہو۔
بیان شدن	واضح ہونا	....	گالی ہے۔
درایں بین	اسی اثنا میں	پدر نامرد	حرامزادہ
بیجا	بے وجہ بے سبب	پرت کردن	زمین پر گرانا یا خود پلٹا کھانا
پوچ گفتن	واہیات باتیں کرنا	....	جیسے قلا بازی میں۔
پرت گاہ	کھڈ	پوشس	کم قیمت
پُرچانہ	باتونی	پوشاندن	معاملہ کو رفع دفع کردینا
پرچانگی زدن	بہت باتیں کرنا	پولتیک دان	ماہر سیاست
پرحرف زدن	دد	پولدار	مالدار

Marfat.com

پرده	تماشے کا ایک ایکٹ
پرده برکشیدن	تصویر اُتارنا
پردۂ تصویر	فوٹو
پردۂ نقاشی	دو
پرده دریده	بے شرم
پشم زدن	اُون کاتنا
پشتک زدن	پیچھے کی طرف قلابازی
....	کھانا۔
پشتو	پستول
پلّه	زینہ کی سیڑھی
پلّہ خوردن	سیڑھیاں رکھنا۔ پلّہ
....	دار ہونا۔
پلیس باشی	سُپرنٹنڈنٹ پولیس
پناگاہِ کشیکچی	سنتری کا چھوٹا سا
....	چوبی کمرہ۔
پنبہ ریسی	روئی کاتنا
پوچ	نکمّا کمینہ
تحصیل کردن	طالبعلمی کرنا
طالبانِ تحصیل	طلباء
تحویلدار	محافظ۔ خزانچی
تخم	بیضہ
تدارکِ عروسی	بیاہ کی تیاری
تراق تراق	بندوق وغیرہ کی آواز

پیانو زدن	پیانو باجا بجانا
پیش اُفتادن	آگے بڑھنا
پیش خریدن	قیمت پہلے ادا کردینا
تاج گذاری	کارونیشن
تاجری	کمرشل
تاجیک	بدذات
تاربرقی	الکٹرک تلغراف
تازه زاد	نوزاد
تاکستان	باغاتِ انگور۔ انگورستان
تالارِ بال	ناچ گھر
تالارِ سلام	مُلاقات کرنے کا کمرہ
تالارِ سوپہ	شام کا کھانا کھانے کا
....	کمرہ۔
تائیہ علف	گھاس کا گٹھا
تپہ	پہاڑی
تجسّس کردن	جاسوسی کرنا
منزل تحتانی	نیچے کی منزل
تلافی کردن	انتقام لینا
تُلُنبہ	فائر انجن۔ پمپ
تماشا داشتن	دلچسپ ہونا
تماشاچی	تماشائی لوگ
تماشاخانہ	تھیٹر
تموّج	بدلنا۔ جیسے قیمت کا

Marfat.com

ترقی دادن	اصلاح کرنا	تمیز کردن	پاک وصاف کرنا
ترکیدن	پھٹ جانا گولے	تنگ شدن	مضطرب ہونا
....	وغیرہ کا	تُنگ	صراحی نما برتن
ترمہ	بیل بوٹے دار ریشم	تنگہ	درہ۔ آبنائے
....	کا کپڑا۔	توپ انداختن	توپ چلانا۔ توپ زدن
تشخیص دادن	تمیز کرنا	تور ماہی گیری	مچھلیاں پکڑنیکا جال
ترسو	ڈرپوک	تولد شدن	پیدا ہونا
برائے من تفاوت	میرے لئے ایک ہی	تُولک	چالاک۔ شاطر۔ عیار
نمے کند	بات ہے۔	بہ تہمت انداختن	تہمت لگانا
تشریف بردن	چلے جانا	تیر ما بسنگ خورد	ہم ناکام رہے
تُشک	بستر لحاف۔ وغیرہ	تیاتر	تھیئٹر
تغییر یافتن	بدل جانا	تیرہ دار	بھورے رنگ کا
تفنگ سازی	بندوق بنانا	....	سیاہی مائل
تقصیر دار	مجرم تقصیر دار	تیُول	جائداد۔ اراضی
تَل	ٹیلا	جا انداختن	قائم ومضبوط کرنا
تکز	پپّہ	جارو کردن	جھاڑو دینا
جاری ساختن	نافذ کرنا	چشم سفید	بیحیا
جبون	ڈرپوک۔ ترسُو	چکش	بندوق کا گھوڑا
جز اینکہ	سوائے اس کے کہ	چوغُولی	چُغلی۔ فریب
جعبہ	ڈسک۔ بکس	حاصل شدن	وقوع پذیر ہونا۔
جفنگ گفتن	بیہودہ باتیں کرنا	حاکم نشین	نشستگاہِ حاکم
جمعیت	آبادی	ازحالا	ازیں پیش۔ آئندہ
جنرال	جنرل	حالی شدن	واضح ہونا

Marfat.com

جلوگرفتن	ٹھیرانا	حالی کردن	بیان کرنا
جُوز	رفیق ہمنشین	بحرف کسے بودن	کسی نصیحت کو قبول کرنا
جوشیدہ شدن	خفا ہو جانا	پیش خود حرف ساختن	اپنے دل سے باتیں کرنا۔
جہاز	جہیز	حرفِ خشک وخالی	بے معنی بیفائدہ بات
جُوجہ	چوزہ	حسودی	حسد کرنا
چاپ خانہ دولتی	سرکاری مطبع گورنمنٹ	حفظ کردن	نگاہبانی کرنا
....	پرنٹنگ پریس	حکیم دنداں	وہ ڈاکٹر جو دانتوں کی
چاپیدن	دھاوا کرنا	....	امراض کا علاج کرے
چاقو	چاقو	حکم رانی کردن	سلطنت کرنا
چال	کھڈ	حِلّیت خواستن	اجازت چاہنا الوداع
چیچلہ	دلدل	....	کہنا۔
چرک شدہ	میلا کچیلا	حیاط	احاطہ
چشم دوختن	ٹکٹکی باندھنا	خاک ریز	پُشتۂ خاک
چشم انداز	نظارہ۔ منظر	خرخر نمودن	ناک میں سے آواز نکالنا
چشم انداز شدن	نظر آنا۔ حدِ نگاہ میں ہونا	....	جیسے ریچھ کرتا ہے۔
خرناس کشیدن	خراٹے مارنا	دامنِ پُشت	پوشاک کا پیچھے لٹکتا
خش خش	آواز اسلحہ وقت بہم زدن	....	ہوا حصہ۔
خلب	نان (روسی لفظ)	دائر کردن	تبدیل کرنا۔
خُم پارہ	بم کا گولہ	دبیر الملک	سکرٹری آف سٹیٹ
خم کردہ	ٹیڑھا	در بندش نیستم	مجھ کو اس امر کی قید
خواستنگار	پیغام ودرخواست	....	نہیں ہے۔
....	لے جانے والا۔	درخوردن	متقابل ہونا۔
خواہان	نو آزمودہ و نومشق	درست چاق	توانا وتندرست

Marfat.com

خودتان	خود آپ کو	درست کار	نیکو کار
خود شماہا	خود آپ	دریائے قراد انگیز	بحر اسود
خدانکردہ	خدا نہ کرے	دزدی کرنا	چوری کرنا
خس خس کردن	آہ و اُوہ کردن	دریائے مالش	رڈ انگلستان
خوش اسلحہ	ہتھیاروں سے آراستہ	از دریا صدمہ دیدن	جہاز میں قے وغیرہ کرنا۔یا
خوش صحبت	بامذاق (دوست)	....	طبیعت کا ناساز ہونا۔
خیابان	دورویہ درختوں سے	دریابیگی	امیرال۔امیر البحر
....	گھرا ہُوا رستہ	دستجاب	فوجیں پلٹنیں
خیابان بندے	ایسا راستہ بنانا	دست کش	دستانہ
از وچہ خیر خیزد	اس سے کیا نفع ہو سکتا ہے	دستمال تکان دادن	رومال ہلانا
خیلے وقت است کہ	عرصہ ہُوا کہ	دستہ کالسکہ	ٹرین
دادزدن	نعرہ مارنا۔بآواز بلند پکارنا	دستی ساختن	ہاتھ سے کوئی چیز بنانا
دارالشورائی ملتی	ہوس آف کومنز دارالعلوم	دستور العمل دادن	ہدایت کرنا
دالان	گیلری	دیمس کورٹ	مقدمہ کا برخاست ہوجانا
دعوت شدن	مدعو ہونا۔بُلایا جانا	رخت شُور	دھوبی یا دھوبن
دنبلہ کردن	صف وار چلنا ایک کے	رخت شُور خانہ	لانڈری
....	بعد دوسرا قطار میں	رخت کن	حمام میں لباس اتارنیکا کمرہ
دلاک	حجام	ردیف گذاشتن	باترتیب رکھنا
دلواز	دلنواز	رستگار فرمودن نمودن	آزاد کرنا۔
فدو کردن یا بدو رفتن	سرپٹ جانا	بہم رسیدن	حاصل ہونا۔دستیاب ہونا
دوچار شدن	مقابل ہونا	....	مقابل ہونا۔
دود کردن	سٹیمر کو انجن سے باہر نکالنا	رشید	منچلا۔دلاور
دورِ کسے گرفتن	کسی کے گرد جمع ہوجانا	رضامندی	عیش و نوش آسودہ زندگی

Marfat.com

دلال باشی	چیف ایجنٹ	رضائے خدا	برائے خدا
دمنک	احمق و سادہ لوح	رعد	توپ۔ بندوق
دورا دور	گردا گرد	رقاص	گھڑی کا سپرنگ
دوستاق	قیدی	روبہ ترقی گذاردن	ترقی کی طرف مائل ہونا۔
دوری	طشت۔ ٹرے	رُوش (رواش)	اُس پر (اُس کے اُوپر)
دیر وقتی نیست	عرصہ نہیں گذرا	از روم بر نمے آید	مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا
ددک	جہازی کارخانہ	ہر روش را مے خواہی	جس کام کرنے کو کہو
راپورت	رپورٹ	مے زند	تیار ہے
راپورت دادن	آنے کی اطلاع کرنا	رنگ از روش پریدہ بود	اسکا چہرے کا رنگ فق تھا
راحت تر	زیادہ با آرام	روپاک	رومال تولیہ
راہ پیادہ رو	سڑک شارع عام	روانہ کردن	بھیج دینا
راہ رفتن	چلنا	روزِ کلاں	کرسمس
راہ عرادہ	گاڑیوں کی سڑک کارٹ روڈ	برُوز کردن	ظاہر ہونا
روزنامہ جی	اخبار نویس	ساخلو	گارد
روزنامہ نویسی	اخبار نویسی	ساعت ساز	واچ میکر
روشنائی الکتریسی	بجلی کی روشنی	پیرار (دسال)	پارسال سے گذشتہ سال
روغنِ کمان	وارنش	سانِ قشون	معائنہ فوج
رومیہ	روم رومانیا	سائرین	باقی لوگ
روواز	رو باز۔ بے پردہ	سبیر	سائبیریا
کالسکۂ روباز	کھلے مُنہ والی گاڑی	علی سبیلِ رسم	رسمی طور پر
ازہم ریختہ شدن	اجزا کا جدا ہوجانا	سبیلِ کندہ	جس کی مونچھیں صاف
ریز ریز کردن	ٹکڑے ٹکڑے کرنا	....	ہوں۔
زبانت را برگردان	اپنی زبان سے نہ پھر	ستون	دستۂ فوج

Marfat.com

زانوم	میرا زانو	سرِ قول خود استادن	وعدے کو نبھانا
زرنگ	ہشیار	سرازیر	نشیب کی طرف
زغالِ سنگ	پتھر کا کوئلہ	سراغ کردن	تحقیق کرنا
زودگی	تعجیل۔جلدی	سرباز خانہ	بارکیں
زودنویس	شارٹ ہینڈ رائٹر۔اختصار	سرتاخت	سرپٹ
....	نویس	سرکردگی	اختیار
زورخانہ	اکھاڑا۔جمنیزیم	سرکردگاں	سٹاف
زیرزدن	زمین پر پچھاڑنا	سفارش	پیغام
زیرو بالا کردن	پلٹ دینا	سفال پوش	روغنی (برتن)
ژاژ خای	بکواسی	سُفرہ خانہ	کھانے کا کمرہ
ازدستش کارے ساختہ		سکوی	بنچ پلیٹ فارم۔گھاٹ
نمے شود	وہ نکما ہے	سِگار	سِگرٹ
سگار کشیدن	سگرٹ پینا	شب کردن	رات گذارنا
سُمن	سمن۔بلاوا۔سرکاری نوٹس	شب نشین	مجلسِ رات۔شام کی پارٹی
سِن	سٹیج تھیٹر کا	شتردار	کاروان
سناطور	سینیٹر۔ممبر مجلس	شرارۃ	مُصیبت
سواکردن	جُداکرنا	شرط کردن	وعدہ کرنا
اہلِ سواد	ہنرمند لوگ	شریک شُدن	کسی ایسوسیشن کا ممبر ہونا
سنگر	باتری	شکارچی	شکارگاہ کا محافظ
سوپہ	شام کا کھانا	شکلک کردن	ہونٹوں کو نازسے یا غصہ
سوت زدن	سیٹی بجانا	....	سے ڈھیلا چھوڑ دینا
سوخاری	بسکٹ	شلتوک کاری	چاول کی کاشت
سوراخ کوہ	ٹنل۔سرنگ	شناساندن	بتلانا۔ہدایت کرنا

Marfat.com

سوگلی	عزیز و محبوب	شنلیک	فوجی سلامی
سول	نمک	شوخی کردن	ہنسی ٹھٹھا کرنا
سیاحت کردن	سیر کرنا خواہ زمین پر خواہ دریا پر	شورش مورش	ہرج مرج
سیب زمین	آلو	شوونات	امتیازات
سیتہ	شہر۔ سٹی	شوہر کردن	شادی کرنا منکوحہ ہو جانا
شاطر	ملازم باوردی	شُہرت دادن	افواہ اُڑانا۔ عام کرنا
شاہ و شوط	بات چیت۔ ہرزہ گوئی۔	شہرک	چھوٹا سا شہر
شاہپین	شراب انگریزی	شیوعی داشتن	مقبولیت عام رکھنا
شاہزادہ خانم	وارث تاج کی بیوی	صدقہ رفتن	خیرات مانگنا
شاہ زن	ملکہ	صرّاف خانہ	بینک
شاہی	پنی انگریزی سکہ جو ایک	صرف کردن	خرچ کرنا
....	آنہ کے مساوی ہے	صیغہ	عارضی نکاح۔ متعہ۔
شب را	رات کے وقت	زن صیغہ	ایسے نکاح والی عورت
آں را ضرور ندارم	مجھ کو اسکی ضرورت نہیں	غولو	آڑو
در ایں ضمن	اسی اثنا میں	غلبکن	جنگلا
ضمیمۂ رقیمہ	حاشیۂ خط	غوبرناتور	گورنر
طاقچہ	چھوٹی سی کھڑکی	غواص	پولیسمین
طائفہ اناثیہ	صنف نازک عورتیں	فرصت کردن	موقع پانا
طپانچہ شش لولہ	۶ گولیوں کا پستول	فشنگ	کارتوس
طرف عصر	قریباً بوقت شام	فشنگ سازی	کارتوس بنانیکا کارخانہ
طفرہ زدن	ٹال دینا	فک	دریائی بچھڑا
طلاآلات	سونے کے برتن	فُوت	فٹ $\frac{1}{3}$ گز
طُلنبہ جی	فائر مین	فُورغون	بیل گاڑی یا عام طور پر

Marfat.com

پر بوجھ لادنے کی گاڑی	....	طنّاز	باعشوہ و ناز
طول داشتن	طویل ہونا	قاب سیگار	سیگار کیس
اہل ظلمہ	سرکاری لوگ	قاشق	لکڑی کا چمچہ
عبور و مرور کردن	آمد و رفت کرنا	قالیچہ	غالیچہ
عرّادۂ توپ	مشین گن	قاپچی	قمچی
عروسی کردن	شادی رچانا	قائم مقام	لفٹنٹ کرنل
عفن شدن	بدبودار ہو جانا	قدّارہ	دودھاری تلوار
عرقِ گوگرد	تیزاب گندھک	قدغن کردن	منع کرنا حکم کرنا
عمارتِ ییلاقی	گرما گذارنے کا مکان	قاطر	خچر
عوض کردن	بدل لینا	قرانتین	کوارنتین
عقب کردن	پیچھا کرنا	ازایں قرار	مفصلہ ذیل
عرچہ کردن	دانت پیسنا	قراول	سنتری بحافظ شکار شکاری
غسال خانہ	مُردے نہلانے کا کمرہ	قراول خانہ	سنتری کا بکس یا کمرہ
غلام گردش	برآمدہ گیلری	قرمساق	بے غیرت
قشقہ	داغ پیشانی اسپ	کشتی ساز خانہ	جہازی کارخانہ
قشنگ	خوشنما باترتیب	عقب کشیدن	پیچھے ہٹ جانا
قِشلاق	سرما بسر کرنے کا مقام	کشیک	گارد
قشنگی	خوبی	کشیکچی	سنتری
قصاب خانہ	بوچڑ خانہ	پائی توئی کفشِ دیگر کردن	دوسرے کے کام میں دخل دینا
قذا	غذا	کلّہ زدن	ٹکّر مارنا
قمہ	خنجر	کم جثّہ	لاغر
قُورق	شکارگاہ	کوتاہ کردن	بھول جانا
قولدور	ڈاکو	ایلچی کوچک	ریذیڈنٹ

Marfat.com

کار دستم است	مجھے کچھ کام ہے	کوتک زدن	ڈنڈے سے مارنا
بکار خوردن	کارآمد ہونا	کودک پستان گزیدہ	بچہ شیر خوار
توچہ کارہ	تو کس لائق ہے	کورہ	انگیٹھی
کالسکہ	گاڑی	کورت	کچہری
کالسکۂ بخار	ریل گاڑی	کوک شدن	موافق و متفق شدن
کالسکچی	ڈرائیور	کول گرفتن	بازوؤں سے پکڑنا
کچل	جسکے سر پر بال نہ ہوں	کولاک	سمندر طوفان خیز
کالسکہ ساز	کوچ بلڈر	کولونل	کرنیل
کانگورو	کنگرو	کومدی	کامیڈی یسرت آمیز ڈراما
کتاب خانہ	لائبریری	کومدی در آوردن	ایسا ڈراما سٹیج پر دکھانا
کدخدا	محاسب	کومک	امداد
کرجی	چھوٹی سیر کی کشتی	کونسر	محفل راگ
سر در کردن	بھاگ جانا	کیف	باعیش زندگی
کرور	دس لاکھ	گار	سٹیشن
کسبل شدن	کاہل شدن	گراف	کونٹ۔ ارل۔ امیر
گردش	یورش غنیمت	لہستان	پولینڈ
گردش گاہ	سیرگاہ	لیلاج	عیار۔ بدمعاش
گردن گرفتن	خود کو ذمہ وار قرار دینا	ماچ کردن	بوسہ لینا
گردن کلفت	فربہ گردن والا	مارتی	گولی کی مار
گرمبیر	دیہات	ماشین	انجن
گری نیچ	گرین وچ کا ملک	ماموریت	کمشن
گلکاری	گلستان	مانع بودن	رکاوٹیں
گمرک	محصول چنگی	ماہوت	کپڑا

Marfat.com

گمرک خانہ	چنگی خانہ	ماہور	پہاڑی نشیب وفراز کی جگہ
گنجفہ بازی	ہاتھ کا کرتب	صاحب مایہ	دولتمند
گوراسب	زیبرا	مایہ	وجہ سبب ۔ سٹور
گوشت بمن باشد	میری بات کو توجہ سے سنو	مُبل	متاع خانہ ۔ فرنیچر
گول خوردن	دھوکا کھانا	مجارستان	ہنگری ملک ملحق آسٹریا
لامپ	لمپ	مجسم ۔ مجسمہ	بت
لجن زار	دلدل	مجسم ساز	بُت تراش
لُخت	برہنہ	مجلس نشیمن	سٹنگ ہاؤس
لخت کردن	لوٹ مار کرنا	بمحضِ دیدن تو	فقط آپ کے دیکھنے سے
لُژ	تھیٹر کا بکس	محضِ خاطرِ شما	محض آپ کی خاطر
لکاتہ	بدکار عورت	محل تماشا	سٹیج
لمپا	لمپ	مُحَوَّطَہ	احاطہ ۔ چار دیواری
لند لند کردن	بڑبڑانا	مراقب	نگاہدار
لنگہ	گٹھا	مراودہ داشتن	تجارت کردن
لُوپ	جبڑا	مُستحفظ	گورنر ۔ محافظ
لوندرہ	لندن	از من مضائقہ نکنید	مجھ سے دریغ نہ رکھئے
مضمون کاغذ	ضمیمہ خط	موعودین	مہمانان
وحشت کردن	خوفزدہ ہو جانا	مطبع دولتی	گورنمنٹ پریس
موقوف کردن	کام بند کرنا	ورشکست شدن	دیوالیہ ہو جانا
مغجر	جنگلا ۔ باڑ	میرالائی	کرنیل
دِل شدن	جُدا ہو جانا	معطل کردن	منتظر رکھنا
میز تحریر	لکھنے کی میز	ولایتی	سول خلاف ملٹری
مغوش	بے ترتیب	نارنجک	بم کا گولہ

Marfat.com

دیلاہا	دیہاتی بودو	مفسد رفتن	کسی کے خلاف	نامربوط گفتن	بیہودہ باتیں کرنا
......	باش کی جگہ	......	کہنا یا اطلاع کرنا	نائب السلطنۃ	وائسرائے
ہارکردن	سرگشتہ بنانا	مکدرانہ	بادل ناخوش	نظامی	ملٹری
ہارپ	بربط۔ سارنگی	ملاقاتِ بازدید	واپس آتے ہوئے ملاقات کرنا	نظور کردن	نگاہداشت کرنا
ہرزگی	بیہودگی	نفست بگیرد	خاموش باش	ہم پا	ہمراہ
ملتفت شدن	توجہ کرنا	نکول	اپنے الفاظ واپس لینا	ہنگامہ کردن	شورش برپا کرنا
ملتزمین	ملازم لوگ اہل دربار	نمچہ نمسہ	اسٹریا جرمنی	ہیپوپوتام	دریائی گھوڑا
ملّہ	مچھر۔ پسّو	نُمرہ	نمبر	یالی	سمندر کے ساحل پر
ملیون	دس لاکھ	بانمک	بامزہ۔ لذیذ	......	رہنے کا مکان
منارہ	سُتون	ننم	امان جان۔ نند جان	یاداش	آہستگی سے نرمی سے
منشی حضور	پرائیویٹ سکرٹری	نہ خیر	نہیں ہرگز نہیں	یرار	موزون و سہل
منکری	ہٹ دھرمی	نیم تنہ	صدری۔ بسکٹ	یراق	جواہر و زیور
منگنہ	رولر۔ زمین ہموار	نیمہ کارہ	خستہ و مستعمل	یراقِ اسب	سازِ اسب
......	کرنیکا آلہ	واپور	سٹیمر جہاز	حاضر یراق	مسلح
مورد	شعاعوں کے جمع ہونیکا	واکشیدن	سیدھا لیٹ جانا	یساور یساول	کانسٹبل سپاہی
......	مقام مرکز۔ فوکس	واگذار کردن	چھوڑ دینا	یورتمہ دُن (رفتن)	پویہ پویہ دوڑنا
موزہ	عجائب گھر	واگون	اسباب لادنے	ییلا۔ ییلاق	گرما بسر کرنے کا
موزیک زدن	نغمہ سرائی	......	کی گاڑی	......	مقام جیسے شملہ
موزی کانجی	مطرب ترانہ نواز	باوجاہت	خوبصورت	......	نینی تال ۔

تمام شد

ذخیرہ ... احمد شرقپوری نقشبندی ... لاہور پاکستان

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

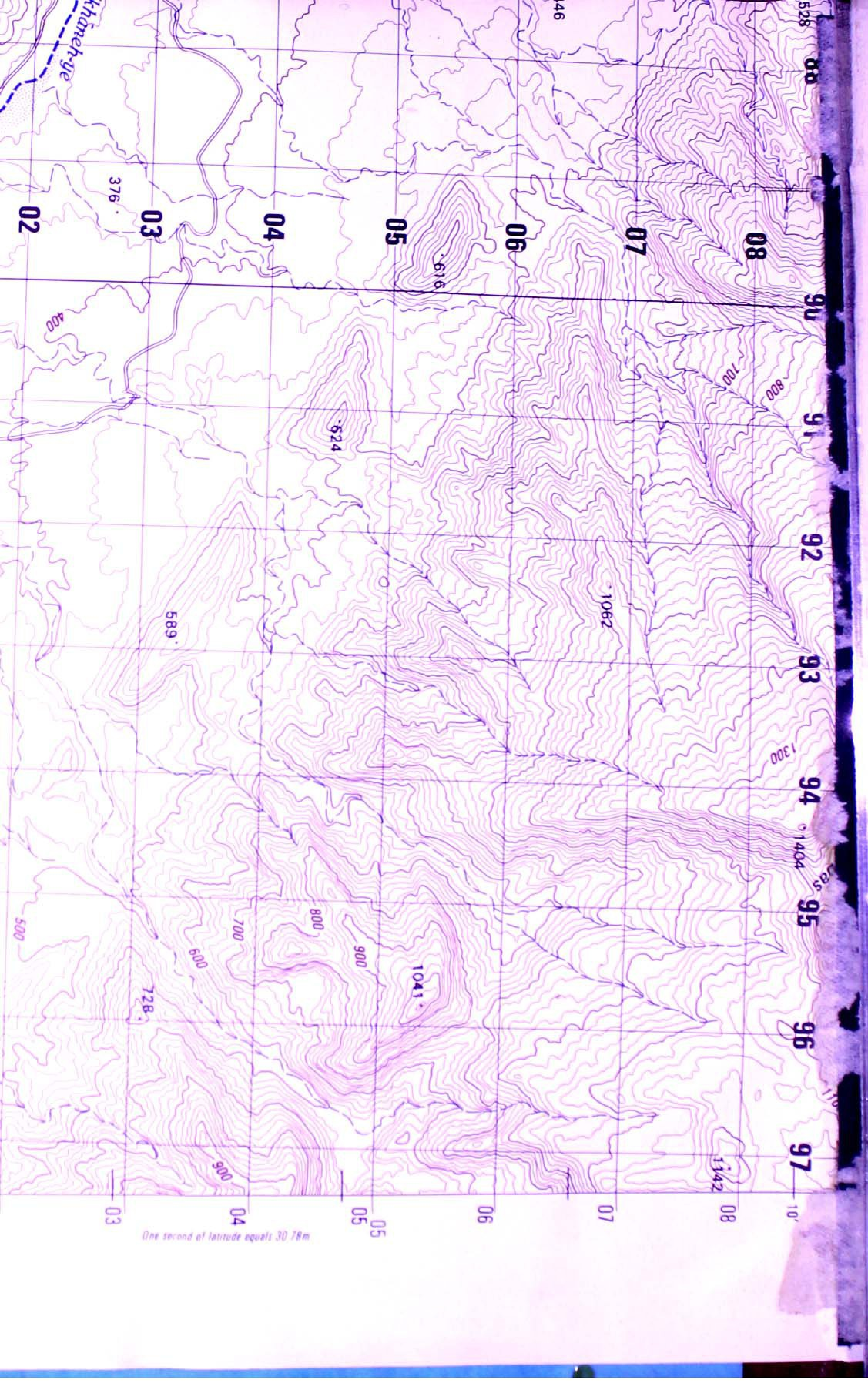
Khāmeh-ye
376
616
624
589
1062
1404
1041
728
1142
400
500
600
700
800
900
1300
One second of latitude equals 30.78m

Marfat.com